Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 15

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

15/رجب 1438 ہجری قمری 13/شہادت 1396 ہجری شمسی 13/اپریل 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور نے 7/اپریل 2017 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ اوّل پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اگر کوئی طاقت رکھے تو توکّل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کرسکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کرسکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کرسکتا۔ خائن اُس کا قرب حاصل نہیں کرسکتا۔ اور ہر ایک جو اس کے نام کیلئے غیرتمند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کرسکتا۔ وہ جو دُنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدّوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اُس کا قرب حاصل نہیں کرسکتے۔ ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے۔ ہر ایک ناپاک دل اس سے بیخبر ہے۔ وہ جو اس کیلئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائے گا۔ وہ جو اس کیلئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کیلئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملیگا۔ تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اُس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔ دُنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے جن میں سے ایک طاعون بھی ہے سو تم خدا سے صدق کے ساتھ پنجہ مارو تا وہ یہ بلائیں تم سے دور رکھے۔ کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک آسمان سے حکم نہ ہو اور کوئی آفت دور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو۔ سو تمہاری عقلمندی اسی میں ہے کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو۔ تمہیں دوا اور تدبیر سے ممانعت نہیں ہے مگر اُن پر بھروسہ کرنے سے ممانعت ہے اور آخر وہی ہوگا جو خدا کا ارادہ ہوگا۔ اگر کوئی طاقت رکھے تو توکل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19 صفحہ 13)

الجزائر کے احمدیوں کو ظلم کا نشانہ بنایا جارہا ہے

ان معصوموں اور مظلوموں کو ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے اللہ تعالیٰ انہیں ثبات قدم عطا فرمائے

اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کی اصلاح کیلئے اپنے وعدے کے مطابق جس کو بھیجنا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جس غلام صادق کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی اسے تلاش کریں

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 7/اپریل 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت تو اُس وقت سے ہورہی ہے جب ابھی باقاعدہ جماعت کا قیام بھی عمل میں نہیں آیا تھا اور آپ علیہ السلام نے بیعت بھی نہیں لی تھی۔ مسلمانوں نے بھی اور غیر مسلموں نے بھی اپنا پورا زور آپ کی مخالفت میں لگایا اور اب تک لگا رہے ہیں۔ آج تو زیادہ پیش پیش مسلمان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ آپ کی جماعت کو بڑھاتا چلا جارہا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت دنیا کے 209 ممالک میں قائم ہے۔ خاص طور پر مسلمان ممالک میں جہاں بھی لوگ جماعت کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں وہاں باقاعدہ منصوبہ بندی سے جماعت کی مخالفت شروع ہوجاتی ہے۔ بعض سیاستدان علماء اور ان کے زیر اثر سرکاری کارندے بلکہ عدالتوں کے جج بھی اس مخالفت کا حصہ بن جاتے ہیں۔

آجکل الجزائر کے احمدیوں کو ظلم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ جج صاحبان بھی یہی کہتے ہیں حکومتی کارندے بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر تم کہہ دو کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ جھوٹا ہے اور وہ مسیح موعود نہیں ہیں بلکہ نعوذ باللہ اسلام مخالف طاقتوں کے ایجنٹ ہیں اور اسلام مخالف طاقتوں کی پشت پناہی اور مغربی ممالک کی پشت پناہی انہیں حاصل ہے اور انہی کی طرف سے یہ کھڑے کئے گئے تھے، خاص طور پر انگریزوں کی طرف سے تو ہم تمہیں بری کردیتے ہیں ورنہ پھر جیل اور جرمانے کی سزا کیلئے تیار ہو جاؤ اور پھر ظالمانہ فیصلہ کرکے ان کو پھر جیلوں میں ڈالا جارہا ہے اور بڑے بڑے جرمانے بھی کئے جارہے ہیں۔ ان معصوموں اور مظلوموں کو ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے اللہ تعالیٰ انہیں ثبات قدم بھی عطا فرمائے اور ان ظلموں سے بھی بچائے۔

اسی طرح پاکستان کے احمدیوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں وہاں بھی پنجاب میں خاص طور پر باقاعدہ منصوبہ بندی سے ظلم کئے جارہے ہیں۔ مسلمان ممالک کے اندر جو فساد کی حالت ہے اور ایک ملک کی دوسرے ملک کے ساتھ تعلقات کی جو حالت ہے عقل رکھنے والوں کے لئے یہ حالت ہی اس بات کے سوچنے کے لئے کافی ہے اور ہونی چاہئے کہ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے اپنے وعدے کے مطابق جس کو بھیجنا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جس غلام صادق کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی اسے تلاش کریں جبکہ اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی نشانیاں بھی پوری ہوچکی ہیں اور ہورہی ہیں جو مسیح موعود کی آمد کے ساتھ وابستہ ہیں اور یہی ایک راستہ ہے جو مسلمانوں کی عظمت کو دوبارہ قائم کرسکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں میں خدا تعالیٰ کے وعدے کے موافق مسیح موعود ہوکر آیا ہوں چاہو تو قبول کرو چاہو تو رد کرو مگر تمہارے ردّ کرنے سے کچھ نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ نے جو ارادہ فرمایا ہے وہ ہوکر رہے گا۔ جو لوگ میری مخالفت کرنے والے ہیں وہ میری نہیں خدا تعالیٰ کی مخالفت کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس جماعت کے خلاف جو مخالفتیں ہورہی ہیں یہ مخالفتیں نہ پہلے کچھ بگاڑ سکیں اور نہ آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ کچھ بگاڑ سکیں گی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہمیشہ رہی اور ہمیشہ ہم نے یہی دیکھا کہ دشمن خائب و خاسر ہوا اور ہو رہا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ ہوتا رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا جہاں مخالفت ہوتی ہے وہاں تبلیغ کے راستے بھی کھلتے ہیں۔ فرمایا: الجزائر کی جماعت کوئی بہت پرانی جماعت نہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کو اس مخالفت کے ذریعہ سے ہی جہاں ایمان میں مضبوط کررہا ہے وہاں ان کے لئے تبلیغ کے راستے بھی کھول رہا ہے۔ وہاں کے احمدی لکھتے ہیں کہ ہم پریشان تھے کہ ملک میں تبلیغ کس طرح ہوگی تو اللہ تعالیٰ نے اس مخالفت کے ذریعہ خود ہی تبلیغ کا انتظام کردیا ہے۔ الجزائر کے احمدی کہتے ہیں کہ اگر بعض لوگ منفی اثر لے رہے ہیں تو بہت سارے ایسے بھی ہیں جو جماعت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے سے متعارف ہوئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جماعت کے خلاف جو ہورہا ہے وہ غلط ہورہا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کا یہی وقت تھا اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے موافق ہی آپ آئے ہیں تاکہ اسلام کی ڈولتی کشتی کو سنبھالا ملے۔ خود مسلمانوں کے بیان اخباروں میں بھی چھپتے ہیں اپنی تقریروں میں بھی یہ ذکر کرتے ہیں اور اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ مسلم اُمّہ کو سنبھالنے کے لئے کوئی آنا چاہئے لیکن یہ بھی ساتھ کہہ دیتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے علاوہ کوئی ہو۔

بہرحال جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کررہا ہے اسے یہ مانتے نہیں بلکہ انکار کررہے ہیں اور دشمنی کررہے ہیں لاکھوں لوگ ہر سال اس مخالفت کے باوجود احمدیت میں جو داخل ہوتے ہیں یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ ہے۔ بہت

باقی صفحہ 6 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

مَیں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کیلئے اپنے مالوں کو خرچ کرو

وقف جدید کے 60ویں سال کے آغاز کا بابرکت اعلان

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 6رجنوری 2017 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال مالی قربانی کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کو کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ فرماتے ہیں: مَیں بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے کیونکہ اسلام اِس وقت تنزّل کی حالت میں ہے۔ بیرونی اور اندرونی کمزوریوں کو دیکھ کر طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے اور اسلام دوسرے مخالف مذاہب کا شکار بن رہا ہے۔ مَیں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے منارۃ المسیح کی تعمیر کیلئے چندہ دینے والے دو دوستوں کی قربانی کا کن الفاظ میں ذکر فرمایا؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: میری جماعت میں سے دو ایسے مخلص آدمیوں نے اس کام کے لئے چندہ دیا ہے جو باقی دوستوں کے لئے درحقیقت جائے رشک ہے۔ ایک ان میں سے منشی عبدالعزیز نام ہے۔ جنہوں نے باوجود اپنی کم سرمائیگی کے ایک سو روپیہ چندہ دیا ہے۔ اور مَیں خیال کرتا ہوں کہ یہ سو روپیہ کئی سال کا ان کا اندوختہ ہوگا۔ وہ ایک اور کام میں بھی ایک سو چندہ دے چکے ہیں۔ دوسرے مخلص میاں شادی خان لکڑی فروش ساکن سیالکوٹ ہیں۔ ابھی وہ ایک کام میں ڈیڑھ سو روپیہ چندہ دے چکے ہیں اور اب اس کام کے لئے دو سو روپیہ چندہ بھیج دیا ہے۔

سوال حضور انور نے آیت کریمہ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ... الخ کی روشنی میں احباب جماعت کی مالی قربانیوں کا کیا بصیرت افروز نقشہ کھینچا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: غریب لوگوں کی یہ قربانی طَلٌّ یعنی شبنم کی طرح ہے۔ یہ ذرا سی نمی جوان کی معمولی قربانی سے دین کے باغ کو ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیشمار پھل لاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کاموں میں برکت بھی اللہ تعالیٰ اس قدر ڈالتا ہے کہ دنیا حیران ہوتی ہے کہ اتنے تھوڑے وسائل سے تم اتنا زیادہ کام کس طرح کر لیتے ہو۔ یہ اس لئے ہے کہ یہ قربانیاں کرنے والے وہ لوگ ہیں جو اپنے اموال اللہ کی رضا چاہتے ہوئے خرچ کرتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی رضا مقصد ہو تو پھل بھی بہت لگتے ہیں۔

سوال یونیورسٹی کی ایک طالبہ کو چندہ کی برکت سے کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں سے نوازا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ بچی یوگنڈا میں یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہے۔ کہتی ہے کہ مجھے یونیورسٹی کے داخلہ سے پہلے کچھ چیزیں خریدنی تھیں لیکن اس کے لئے رقم ناکافی تھی اور میرا چندہ بھی بقایا تھا۔ میں نے وہ رقم چندے میں دے دی۔ یونیورسٹی کھلنے میں تین دن باقی تھے میری ایک آنٹی نے فون کیا اور مجھے اپنے گھر بلایا۔ جب میں ان کے گھر گئی تو انہوں نے مجھے کچھ رقم پکڑائی جو چندہ میں دی گئی رقم سے دس گنا زیادہ تھی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایسی جگہ سے میری مدد کی جہاں سے مجھے امید بھی نہیں تھی۔

سوال کیرالہ کی منجیری جماعت کے ایک دوست کی قربانی کا کیا واقعہ حضور انور نے بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مکرم قمر الدین صاحب لکھتے ہیں کہ کیرالہ کی جماعت منجیری سے ایک صاحب Rexine کا کاروبار کرتے ہیں۔ چندہ وقف جدید کی وصولی کیلئے مَیں ان کی دکان پر گیا تو کہنے لگے ان کا کافی پیسہ پھنسا ہوا ہے اسلئے بہت دقّت پیش آ رہی ہے۔ لیکن اسکے باوجود موصوف نے ایک بھاری رقم کا چیک دیتے ہوئے کہا کہ اس وقت تو اکاؤنٹ میں اتنے پیسے نہیں ہیں مگر دعا کریں کہ خاکسار جلد اس کی ادائیگی کر سکے۔ کہتے ہیں اگلے روز ہی ان کا فون آیا کہ اللہ کے فضل سے چیک دینے کے بعد میرے اکاؤنٹ میں کافی بڑی رقم آ گئی ہے اسلئے آپ اپنا چیک کیش کرا لیں اور کہنے لگے کہ یہ صرف چندے کی برکت سے ہے کہ اتنی جلدی اللہ تعالیٰ نے یہ سامان پیدا کر دیا۔

سوال تنزانیہ کی ایک بیوہ خاتون کی مالی قربانی کا کیا ایمان افروز واقعہ حضور انور نے بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اَرِنگا ٹاؤن کے معلم ایک بیوہ خاتون امینہ کے پاس چندہ وقف جدید لینے گئے تو اس نے کہا کہ اس وقت پاس کچھ نہیں جونہی انتظام ہوگا مَیں حاضر ہو جاؤں گی۔ معلم صاحب ابھی گھر بھی نہیں پہنچے تھے کہ وہ خاتون دس ہزار شلنگ لے کر حاضر ہوئی اور بتایا کہ یہ رقم کہیں سے آئی تھی تو سوچا کہ پہلے چندہ ادا کر دوں اپنے خرچ بعد میں پورے کروں گی۔ میرا وعدہ پچیس ہزار کا ہے باقی پندرہ ہزار بھی جونہی مجھے ملے میں لے کے آ جاؤں گی۔ دس منٹ کے بعد وہ دوبارہ آئیں اور کہا کہ مَیں دس ہزار جو اللہ کی راہ میں دے کر گئی تھی ابھی گھر بھی نہیں پہنچی تھی کہ اس نے مجھے پینتیس ہزار بھجوا دیئے اور جس میں سے پندرہ ہزار بقایا چندہ ادا کرنے کے بعد بھی میرے پاس بیس ہزار بچ جاتے ہیں۔

سوال حضور انور کے خطبے نے کس طرح افریقہ کے نوجوانوں کو مالی قربانی کیلئے آمادہ کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نئے سال کے آغاز کے حوالے سے جو خطبہ مَیں نے دیا تھا اسے سن کر بنفورا ریجن میں بعض نوجوان جو ابھی نئے احمدی ہوئے ہیں اور بعض پرانے بھی فوراً بعد گھر گئے اور جو کچھ نئے سال کی تقریبات کے لئے جمع کیا تھا وہ لا کر وقف جدید میں دے دیا اور کہا کہ چونکہ خلیفہ وقت نے ہمیں نئے سال منانے کا طریق بتا دیا ہے اس لئے ہم یہ رقم چندہ میں دیتے ہیں اور رات کو تہجد ادا کر کے نیا سال منائیں گے۔

سوال پاؤں سے معذور ایک احمدی کی مالی قربانی کا کیا واقعہ حضور انور نے بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہمارے یہ احمدی بھائی چھوٹا سا سولر پینل لے کر لوگوں کے موبائل چارج کر کے گزارہ کرتے ہیں۔ ایک دن ہمارے معلم نے انہیں چندہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی تو کہنے لگے کہ مجھے گزشتہ دو دن میں دو ہزار شلنگ آمدن ہوئی ہے۔ مَیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں یہی ادا کر دیتا ہوں۔ معلم صاحب نے انہیں کہا کہ اگر آپ یہ سب رقم چندے کے طور پر ادا کر دیں گے تو گھر میں بچوں کو کیا کھلائیں گے؟ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ رزاق ہے وہ خود ہی انتظام کر دے گا۔ چنانچہ معلم صاحب کہتے ہیں کہ ابھی میں نے یہ رسید کاٹی ہی تھی کہ بہت سارے لوگ انکے پاس موبائل چارج کروانے کیلئے آئے اور انہیں اس سے زیادہ آمدن ہوئی جتنا انہوں نے چندہ ادا کیا تھا۔

سوال مالی قربانی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا کیا واقعہ حضور انور نے بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: تنزانیہ کے ریجن شیانگا کی ایک جماعت کے ایک دوست کے بیٹے کو شدید ملیریا لاحق ہو گیا اور ان کی جیب میں علاج کے لئے صرف پندرہ سو شلنگ تھے۔ سیکرٹری مال ان کے گھر گئے اور چندے کی طرف توجہ دلائی تو انہوں نے فوراً جیب سے وہی رقم نکال کے سیکرٹری مال کو دے دی۔ یہ دوست کہتے ہیں کہ پہلے تو مجھے خیال آیا کہ بیٹے کی دوائی کے پیسے کہاں سے آئیں گے۔ لیکن پھر میں نے کہا کہ اللہ کی راہ میں دیا ہے تو اللہ تعالیٰ خود ہی انتظام کر دے گا۔ چنانچہ کچھ ہی دیر بعد دوسرے شہر سے ان کے بڑے بیٹے نے فون کیا کہ میں اسّی ہزار شلنگ بھیج رہا ہوں اور یہ پیسے اسی دن ان کو مل گئے۔ بچے کا علاج بھی ہو گیا۔ دوسرے کام بھی ہو گئے اور ان کی ضروریات پوری ہو گئیں۔

سوال مالی قربانی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کس طرح تبلیغ کے راستے کھولتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بنگلہ دیش کے امیر صاحب کہتے ہیں کہ تین دوست زیر تبلیغ ہیں لیکن کافی تبلیغ کے باوجود کوئی بیعت کے لئے آمادہ نہیں ہو رہا تھا۔ گزشتہ جمعہ یہ تینوں دوست مسجد آئے۔ جمعہ کے خطبہ کے دوران وقف جدید کے حوالے سے توجہ دلائی گئی تو جمعہ کے بعد لوگ چندے کی ادائیگی کرنے کیلئے لائنیں بنا کر کھڑے ہو گئے۔ ان دوستوں نے جب یہ منظر دیکھا تو کہنے لگے کہ چندہ لینے کیلئے ہمارے مولویوں کا تو گلا اور زبان دونوں خشک ہو جاتے ہیں اور پھر بھی لوگ چندہ نہیں دیتے۔ یہاں ایک چھوٹا سا اعلان کیا گیا ہے اور لوگ لائنیں بنا کر کھڑے ہو گئے ہیں۔ یہی اصل اسلامی روح ہے۔ اس منظر کو دیکھنے کے بعد تینوں دوستوں نے اسی وقت بیعت کر لی اور وقف جدید کی مدّ میں چندہ بھی ادا کر دیا۔

سوال حضور انور نے وقف جدید کے کون سے سال کے آغاز کا اعلان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اب میں وقف جدید کے ساٹھویں سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔ وقف جدید کا اُنسٹھواں سال 31دسمبر 2016ء کو ختم ہوا۔

سوال امسال جماعت نے وقف جدید کی مد میں کتنی قربانی پیش کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ کے فضل سے دنیا کی جماعتوں نے وقف جدید میں اسّی لاکھ بیس ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کی۔ گزشتہ سال سے یہ گیارہ لاکھ انتیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔

سوال پاکستان کے علاوہ مجموعی وصولی کے لحاظ سے بیرونی ممالک کی پہلی دس جماعتیں کون سی ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نمبر ایک یوکے، برطانیہ ہے۔ نمبر دو جرمنی۔ نمبر تین امریکہ۔ چار، کینیڈا۔ پانچ پہ ہندوستان۔ چھ، آسٹریلیا۔ ساتویں نمبر پر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت۔ آٹھویں نمبر پر انڈونیشیا ہے۔ نویں نمبر پر پھر مڈل ایسٹ کا ایک ملک ہے۔ دسویں نمبر پر گھانا ہے۔

سوال اس سال (2016) وقف جدید میں کتنے چندہ دہندگان شامل ہوئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال وقف جدید میں تیرہ لاکھ چالیس ہزار چندہ دہندگان شامل ہوئے جو گزشتہ سال سے ایک لاکھ پانچ ہزار زیادہ ہیں۔

سوال چندہ دہندگان کی تعداد میں گراوٹ کے حوالے سے حضور انور نے سیکرٹریان وقف جدید کو کیا ہدایت دی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ربوہ سے مجھے ایک شخص نے لکھا کہ صدر محلہ ان کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ کا وعدہ وقف جدید کا نہیں ہے اور ادائیگی بھی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ مَیں تو بڑی باقاعدگی سے دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ یہ اس طرح ہو گیا کہ اس سال ہمارا سیکرٹری وقف جدید اتنا سست تھا کہ ہمارے محلّے کے کسی شخص سے وعدہ لیا ہی نہیں گیا اور نہ صحیح طرح وصولی ہوئی ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس سے پتا لگا کہ سیکرٹریان کی جو سستی ہے اس کی وجہ سے بعض دفعہ لوگ محروم رہ جاتے ہیں۔ وہ تمام ممالک بھی شاملین کی تعداد کی طرف توجہ دیں جن کے گزشتہ سال کے مقابلے میں کمی ہوئی ہے اور اپنی کمزوریوں کا جائزہ لیں۔ لوگوں میں کمزوریاں نہیں، کام کرنے والوں میں کمزوری ہے۔

سوال وصولی کے لحاظ سے بھارت کی دس جماعتیں کون سی ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا، بھارت کی دس جماعتیں ہیں کارُلائی۔ کالیکٹ۔ حیدرآباد۔ پاٹھا پریام۔ قادیان۔ کانور ٹاؤن۔ کولکتہ۔ بنگلور۔ سُولُور۔ پنگاڈی۔

سوال حضور انور نے شمولیت کے لحاظ سے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب خاص طور پہ شمولیت میں زیادہ اضافہ ہونا چاہئے۔ ٹھیک ہے رقم تو بڑھتی ہے لیکن ہر ایک کو شامل کرنا بھی ضروری ہے، چاہے تھوڑی رقم دے کے شامل ہوں۔

......☆......☆......☆......

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

خطبہ جمعہ

مسلمان ممالک میں دہشتگردی بھی بہت زیادہ ہے، شدت پسندی بھی ہے اور یہاں حملے بھی ہو رہے ہیں۔قطع نظر اس کے کہ شدت پسند گروہوں اور مسلمان ممالک میں باغی گروہوں کو ہتھیار مغربی ممالک سے ہی ملتے ہیں اور اپنے مقاصد حاصل کرنے کیلئے اور اسلام کے خلاف جو بغض ہے اسکے اظہار کیلئے بعض طاقتوں نے بڑی ہوشیاری سے ان گروہوں کو منظم کیا ہے۔ایک طرف حکومتوں کو ظاہری اور خفیہ مدد دی جارہی ہے اور دوسری طرف باغیوں کی اور اسی طرح شدت پسند گروہوں کی کسی نہ کسی طریقے سے مدد کی جاتی ہے۔اگر یہ مدد نہ ہو تو کوئی گروہ یا حکومت اتنا لمبا عرصہ لڑائی نہیں لڑ سکتے

بدقسمتی یہ ہے کہ مسلمانوں کو جب بھی نقصان پہنچا ہے مسلمانوں کے اپنے عمل اور سازشوں اور بغاوتوں اور ایک دوسرے کے حق نہ ادا کرنے اور ذاتی مفادات کو قومی اور ملّی مفادات پر ترجیح دینے سے ہی پہنچا ہے۔اسلام کی تعلیم کو بھولنے اور اپنے مقصد کو نظر انداز کرنے سے ہی پہنچا ہے

آجکل الجزائر میں یہ ظلم بڑھ رہا ہے۔پولیس احمدیوں کو ہراساں کر رہی ہے۔عدالتیں اپنی مرضی کے فیصلے کر کے احمدیوں کو جیلوں میں ڈال رہیں ہیں اور بعض کو ایک سال سے تین سال تک کی جیل کی سزا ملی ہے صرف اسلئے کہ انہوں نے یہ کہا کہ ہم نے آنے والے امام کو مان لیا ہے اور اسلئے مان لیا ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی ارشاد ہے

یہ لوگ جو ظلم کر رہے ہیں اور اسلام کے نام پر اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام پر ظلم ہو رہے ہیں وہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مظلوم کو دیکھ رہا ہے اور مظلوم کی دعائیں اللہ تعالیٰ کے عرش پر پہنچ رہی ہیں اور پہنچتی ہیں اس کی عدالت نے جب فیصلہ کیا تو ان ظالموں کی نہ دنیا رہے گی نہ آخرت، پس ان کو اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بھی ڈرنا چاہئے

تبلیغ کیلئے، اسلام کی خوبصورت تعلیم پھیلانے کیلئے، اسلامی احکامات کی حکمت بتانے کیلئے دلیل کے ساتھ بات کی ضرورت ہے نہ کہ اس طرح جس طرح یہ آجکل کے نام نہاد علماء یا شدت پسند گروہ کر رہے ہیں، تلوار کے ساتھ اسلام پھیلانے کا اللہ تعالیٰ نے کہیں حکم نہیں دیا

جب ہم تبلیغ کرتے ہیں اور اسلام کی پُرامن تعلیم دنیا کو بتاتے ہیں تو اسلام مخالف طاقتیں جو ہیں ہمیں ہمیشہ یہی جواب دیتی ہیں کہ ٹھیک ہے تم پُرامن ہو گے لیکن تمہیں تو مسلمان اکثریت مسلمان ہی نہیں سمجھتی لہٰذا تم اسلام کی نمائندگی نہیں کر سکتے

پس ان حالات میں ہمارے چیلنج مزید بڑھ جاتے ہیں اور ہر احمدی کو اس بارے میں اپنی ذمہ داری کا احساس کرنے کی ضرورت ہے اسکا ہر فعل اور عمل اسلام کا نمونہ ہو اگر تبلیغ نہیں بھی کر رہا تو پھر بھی اس کا قول و فعل اسلام کا پیغام پہنچانے والا ہو۔اس بارے میں حکمت سے اپنے اپنے دائرے میں ہر احمدی کو کام کرنا چاہئے

اسلام کی تعلیم کی حقیقت بھی ان لوگوں کی اکثریت کو معلوم نہیں۔ اسلئے ہر جگہ جہاں جماعت کی تعداد اتنی ہے کہ ہم مؤثر پیغام پہنچانے کا کام کر سکیں وہاں ہمیں اپنے روایتی پروگراموں کے ساتھ جو تبلیغی پروگرام ہیں اسلام کے امن اور سلامتی کے پیغام کو پہنچانے کیلئے بھی مؤثر پروگرام بنانے چاہئیں۔ان ملکوں میں جہاں اسلام کے خلاف قوتیں زور پکڑ رہی ہیں ان کے زور کو توڑنے کیلئے اگر کوئی منظم کوشش کر سکتا ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی کر سکتی ہے۔دوسرے مسلمان اسلام کی خوبصورتی کو ظاہر کرنے اور اسکا پیغام پہنچانے کا کام کر ہی نہیں سکتے ان میں وہ تنظیم ہی نہیں ہے نہ انکے پاس علم ہے۔یہ کام اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ منسلک ہونے والوں کے ذریعہ مقدر ہے۔پس اس بات کی اہمیت کو ہمیں سمجھنا چاہئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:’’اسلام کی حفاظت اور سچائی کو ظاہر کرنے کیلئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ‘‘

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق گزارنے والے ہوں۔سچے مسلمانوں کا نمونہ بننے والے ہوں اور تمام تر مخالفتوں کے باوجود اسلام کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلانے والے بنیں اور ہم میں سے ہر ایک حقیقی اسلام کی حفاظت اور سچائی ظاہر کرنے والوں میں سے بن جائے

مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب (قادیان)، مکرم فضل الٰہی انوری صاحب (جرمنی) اور مکرم ابراہیم بن عبداللہ اغزول صاحب (مراکش) کی وفات، مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 17/مارچ 2017ء بمطابق 17/امان 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ مغربی اور ترقی یافتہ دنیا میں انتہائی دائیں بازو کی سیاسی جماعتیں یا Far-rights جسے کہتے ہیں یا نسل پرست یا قوم پرست سیاستدانوں کی اور پارٹیوں کی پذیرائی بڑی بڑھتی جارہی ہے۔ان کی اہمیت بڑھتی جارہی ہے۔تجزیہ نگار بھی اس بارے میں بہت کچھ لکھتے ہیں کہ جو موجودہ حکومتیں ہیں جو بائیں بازو کی حکومتیں کہلاتی ہیں یا امیگریشن پالیسیز میں اتنی زیادہ سخت نہیں ہیں ان حکومتوں کی امیگریشن پالیسیز کی وجہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور اس کے علاوہ بھی کچھ وجوہات ہیں۔لیکن ان سب باتوں کی تان آ کر مسلمانوں پر ٹوٹتی ہے کہ مسلمانوں کو ان ممالک میں آنے پر Ban ہونا چاہئے۔ان کو روکا جانا چاہئے کیونکہ یہ ہمارے اندر جذب نہیں ہوتے اور علیحدہ رہتے ہیں اور اپنے مذہب اسلام پر عمل کرتے ہیں جو کہ اُن کے خیال میں شدت پسندی کا مذہب ہے۔یا پھر یہ کہا جاتا ہے کہ اگر یہاں ہمارے میں رہنا ہے تو ان کو اپنا مذہب اور اپنی روایات کو چھوڑ کر ہمارے طریقوں اور ہمارے رہن سہن کو اپنانا ہوگا۔اگر اس طرح نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ہمارے اندر جذب ہونا نہیں چاہتے اور جب اپنی انفرادیت یا مذہبی حیثیت قائم رکھتے ہیں یا رکھنا چاہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے ملک کے لئے خطرناک ہو سکتے ہیں۔عجیب جاہلانہ باتیں ہیں کہ مسلمانوں کی مسجد کے مینار ہمارے لئے خطرہ ہیں۔ان کی عورتوں کے حجاب ہمارے لئے خطرہ ہیں۔ان کی عورتوں کا مردوں سے مصافحہ نہ کرنا یا مردوں کا عورتوں سے مصافحہ نہ کرنا ہمارے لئے خطرہ ہے۔ یہاں یو۔کے میں تو اِکّا دُکّا سیاستدان ہی شاید اس قسم کی باتیں کرتے ہوں لیکن دوسرے ممالک میں اس بارے میں بہت شور ہے اور پھر ہر روز سیاستدانوں کے اس بارے میں بیان آ رہے ہیں۔اور پھر یہ دلیل بھی دیتے ہیں کہ دیکھو مسلمانوں کا ہمارے لئے خطرہ ہونا اس بات سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان ممالک میں شدت پسندی اور لاقانونیت انتہا کو پہنچی ہوئی ہے اور یہاں ہمارے ملک میں بھی شدت پسندوں کے حملے مسلمانوں کی طرف سے ہی زیادہ تر ہو رہے ہیں۔

ان کی باقی باتیں تو اسلام کی مخالفت میں ہیں لیکن بدقسمتی سے یہ بات ان کی صحیح ہے کہ مسلمان ممالک میں شدت پسندی ہے اور یہاں حملے بھی ہو رہے ہیں اور یہ بات جو ہے، یہ اعتراض جو ہے یہ بھی، جیسا کہ میں نے کہا، مسلمانوں کی طرف سے ان کے ہاتھ میں دیا گیا ہے کیونکہ مسلمان ممالک میں دہشتگردی بھی بہت زیادہ ہے، شدت پسندی بھی ہے اور یہاں حملے بھی ہو رہے ہیں۔

قطع نظر اس کے کہ شدت پسند گروہوں اور مسلمان ممالک میں باغی گروہوں کو ہتھیار مغربی ممالک سے ہی ملتے ہیں اور اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے اور اسلام کے خلاف جو بغض ہے اس کے اظہار کے لئے بعض طاقتوں نے بڑی ہوشیاری سے ان گروہوں کو منظم کیا ہے۔ایک طرف حکومتوں کو ظاہری اور خفیہ مدد دی جارہی ہے اور دوسری طرف باغیوں کی اور اسی طرح شدت پسند گروہوں کی کسی نہ کسی طریقے سے مدد کی جاتی ہے۔اگر یہ مدد نہ ہو تو کوئی گروہ یا حکومت اتنا لمبا

عرصہ لڑائی نہیں لڑ سکتے۔

بدقسمتی یہ ہے کہ مسلمانوں کو جب بھی نقصان پہنچا ہے مسلمانوں کے اپنے عمل اور سازشوں اور بغاوتوں اور ایک دوسرے کے حق ادا نہ کرنے اور ذاتی مفادات کو قومی اور ملّی مفادات پر ترجیح دینے سے ہی پہنچا ہے۔ اسلام کی تعلیم کو بھولنے اور اپنے مقصد کو نظر انداز کرنے سے ہی پہنچا ہے۔ بجائے اس کے کہ اپنی روحانی حالت کو بہتر کرتے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کی پیروی کرتے دنیا کے لالچ اور دنیاوی وجاہت اور مقاصد حکمرانوں کے بھی، دوسرے سیاستدانوں کے بھی اور علماء کی بھی ترجیح بن گئے ہیں اور علماء نے اُمّت کو مزید ظلمت کی گہرائیوں میں دھکیلنے میں اپنا کردار مذہب کی آڑ میں ادا کیا ہے اور کر رہے ہیں۔ بجائے اس کے کہ زمانے کی حالت کو دیکھتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو سامنے رکھتے ہوئے ان حالات کا جو تقاضا تھا ان پر غور کرتے اور یہ دیکھتے کہ ہم ایسے حالات میں اس شخص کی تلاش کریں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ ایسے حالات میں وہ ایمان کو ثریّا سے واپس لائے گا اور اسلام کی ساخت کو اور مسلمانوں کے ایمان کو دوبارہ قائم کرے گا۔ یہ لوگ نہ صرف اس بات سے لاپرواہ ہو گئے بلکہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی مخالفت میں اس قدر بڑھ گئے کہ دنیا کے ہر مسلمان ملک میں جا جا کر بلکہ غیر مسلموں میں بھی جا جا کر اس کے خلاف بغض و عناد اور دشمنی کی ایسی انتہا کی جس کی کوئی حد نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق جس کو بھیجا تھا اس کے ماننے والوں پر بھی ظلم و تعدی کی انتہا کر دی۔ پاکستان میں تو قانون کی آڑ میں یہ ظلم و تعدی کے بازار گرم ہیں۔ وہاں تو کئی سالوں سے، بلکہ کئی دہائیوں سے کہنا چاہئے، ہو ہی رہا ہے۔ بعض اور اسلامی ممالک میں بھی مُلّاں کے خوف اور ظالم افسروں کی وجہ سے احمدی مشکلات کا شکار رہے اور ہو رہے ہیں یا ان کو گزرنا پڑا۔ بعض جگہ اب نسبتاً حالات بہتر بھی ہو رہے ہیں۔ کتنا عرصہ رہتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فضل کرے اور ہمیشہ رہیں اور احمدی محفوظ رہیں لیکن آجکل الجزائر میں یہ ظلم بڑھ رہا ہے۔ پولیس احمدیوں کو ہراساں کر رہی ہے۔ عدالتیں اپنی مرضی کے فیصلے کر کے احمدیوں کو جیلوں میں ڈال رہی ہیں اور بعض کو ایک سال سے تین سال تک کی جیل کی سزا ملی ہے صرف اس لئے کہ انہوں نے یہ کہا کہ ہم نے آنے والے امام کو مان لیا ہے اور اس لئے مان لیا ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی ارشاد ہے۔ یہ لوگ جو جیل میں ہیں یا جن کو سزا دی گئی ہے یا سزا کا انتظار کر رہے ہیں اور پولیس کسٹڈی (Custody) میں ہیں یا جن کو ہراساں کیا گیا ان کی تعداد بھی دو سو سے اوپر ہے اور سب نے باوجود ان سختیوں کے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ جو بھی سختی ہم پر کر لیں ہم اپنے ایمان سے پیچھے ہٹنے والے نہیں ہیں۔

پس احمدی تو جب اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ مَیں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر بات پر ترجیح دینی ہے ہر دوسری چیز پر ترجیح دینی ہے، اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی بھی کرنی پڑی تو کرنی ہے تو پھر اس کے ایمان سے اس کو کوئی نہیں ہلا سکتا۔ لیکن یہ لوگ جو ظلم کر رہے ہیں اور اسلام کے نام پر اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام پر ظلم ہو رہے ہیں وہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مظلوم کو دیکھ رہا ہے اور مظلوم کی دعائیں اللہ تعالیٰ کے عرش پر پہنچ رہی ہیں اور پہنچتی ہیں۔ اس کی عدالت نے جب فیصلہ کیا تو ان ظالموں کی نہ دنیا رہے گی نہ آخرت۔ پس ان کو اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بھی ڈرنا چاہئے اور بجائے احمدیوں پر مظالم ڈھانے کے اپنی حالتوں کو دیکھیں۔ یہ لوگ اسلام کی خوبصورت تعلیم کی بدنامی کا جو باعث بن رہے ہیں، یہ دیکھیں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کی زندگیوں کا یہ مقصد بتایا تھا؟

یہ علماء جن کے فتووں کے پیچھے حکمرانوں اور دوسرے عدالتوں کے قاضی اور جج چل رہے ہیں اگر اسلام کا درد رکھنے والے ہوتے تو پھر اسلام کی ایسی حالت میں جب ہر طرف سے اسلام پر اعتراض ہو رہے ہیں سب علماء ایک ہو کے سوچتے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے تو اسلام کے تمام دنیا میں پھیلنے کے ہیں لیکن یہاں تو الٹا اسلام ان حرکتوں سے بدنام ہو رہا ہے۔ یہ کیا وجہ ہے؟ کیا دہشتگرد اور شدت پسند تنظیموں کے ذریعہ غلبہ ہوگا۔ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا تھا کہ قتل و غارت کر کے اسلام کو پھیلاؤ؟ کیا اسلام کے پاس براہین اور دلائل نہیں ہیں جن سے یہ پھیلایا جائے؟ کیا صرف تلوار سے مخالف فرقوں کے لوگوں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں اور معصوم عورتوں اور بچوں کو قتل کر کے اور بوڑھوں کو قتل کر کے اسلام کی خدمت ہو گی؟ اگر یہ ان کی سوچ ہے اور اکثر علماء کے جو متشددانہ عمل ہیں ان سے یہی نظر آتا ہے کہ یہی ان کی سوچ ہے تو پھر یہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے نافرمان ہیں۔ ایسے عمل اللہ تعالیٰ کی پکڑ کے ضرور مورد بنا سکتے ہیں۔ احمدیوں پر ظلم کر کے اور اسلام کے نام پر غلط کام کر کے ان کو کامیابی تو ملنی نہیں۔ اپنی حکومت اور طاقت کے بل بوتے پر جسے یہ اپنی کامیابی سمجھ رہے ہیں انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ایک دن اللہ تعالیٰ کے حضور بھی حاضر ہونا ہے اور وہاں ان ظلموں کا جواب بھی دینا ہوگا۔

مسلمانوں کی حالت بھی اس وقت عجیب ہوئی ہوئی ہے۔ ایک طرف تو نام نہاد مولویوں کا طبقہ ہے یا شدت پسند لوگوں کا طبقہ ہے جس نے جیسا کہ میں نے کہا ہر طرف اسلام کے نام پر اپنوں اور غیروں کے خلاف فساد برپا کیا ہوا ہے۔ اور دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو اُن کے ردّ عمل کے طور پر یا مغربی اور دنیاداری کے اثر کے تحت مذہب سے لاتعلق ہیں۔ اعتماد سے اسلامی تعلیم کی خوبیوں کو بیان کرنے کے بجائے یا لاتعلق ہیں یا خوفزدہ ہیں۔ بعض چیزوں میں اسلامی تعلیم کی خوبیوں کو بیان کرنے کے بجائے اور دنیاداروں کی باتوں کو غلط کہنے کی بجائے ان کی ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں اور اسلامی تعلیم کی غلط توجیہیں اور وضاحتیں پیش کرتے ہیں کہ یہ نہیں، اس کا مطلب تو یہ تھا یا یہ تھا۔ ان لوگوں پر دنیا کا خوف اللہ تعالیٰ کے خوف پر غالب ہے۔ اسی طرح بعض سیاستدان حکمران ہیں۔ دین سے ان کا لوگوں کا کچھ واسطہ نہیں ہے۔ وہ اگر مولوی سے متفق نہ بھی ہوں تو اپنی کرسی کے چھن جانے کے خوف سے کہ کہیں مولوی لوگوں کو ہمارے خلاف نہ بھڑکا دے یہ بزدلی اور اپنی دنیاوی اغراض کی وجہ سے جو اُن پر غالب آ جاتی ہیں، خاموش ہیں۔ گویا کہ مسلمانوں میں سے ہر وہ طبقہ جس نے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کا انکار کیا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں سے دُور چلا گیا ہے۔ چاہے وہ مذہب کے نام پر اپنی دوکان چمکانے والے مولوی ہیں۔ الزام تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کر کے دوکانداری بنائی ہوئی ہے لیکن حقیقت میں ان لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کو آسان کمائی اور دکان چمکانے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ دلیل ان کے پاس ہے کوئی نہیں جس کی وجہ سے آپ اکثر دیکھیں گے کہ گالیاں ہی دیتے ہیں۔ بہرحال مذہب کے نام پر یہ دوکانداری کرنے والا طبقہ ہے یا دنیاداری کی خاطر مذہب کو ثانوی حیثیت دینے والا طبقہ ہے یہ سب لوگ نام کے مسلمان ہیں۔ اسلام کی حقیقی تعلیم سے ان کا کوئی بھی واسطہ نہیں ہے۔

ایسے حالات میں احمدیوں کو سوچنا چاہئے کہ جب انہوں نے زمانے کے امام کو ماننا ہے تو ان پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ مخالفین نے ان پر ظلم تو کرنے ہی ہیں اور اسی طرح مذہب سے دور ہٹے ہوئے جو لوگ ہیں اور خدا تعالیٰ کا انکار کرنے والے جو ہیں انہوں نے بھی اس وقت ہماری مخالفت کرنی ہے جب ہم ان کی ان باتوں کے خلاف بات کریں گے جو وہ آزادی کے نام پر غلط باتیں کرتے ہیں یا قوانین بناتے ہیں، تب ان لوگوں نے ہمارے خلاف ہونا ہے۔ پس کیا ایسے میں ہم خوفزدہ ہو کر چپ ہو جائیں یا ایمانی کمزوری دکھاتے ہوئے ان کی ہاں میں ہاں ملانے لگ جائیں۔ اگر ہم نے بھی ایسا ہی کرنا ہے تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا کیا فائدہ؟ ہمیں تو آپ نے آ کر یہ بتایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلنا ہے اور اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنی ہے۔ اپنے ایمان کو بھی ضائع نہیں کرنا اور فساد کو بھی پیدا نہیں ہونے دینا۔ اور ساتھ ہی یہ چیز بھی سامنے رکھنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا تک پہنچانا بھی ہے تاکہ توحید کا قیام ہو اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلایا جائے اور دنیا کی اکثریت اس تعلیم کی قائل ہو۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو ہماری رہنمائی فرمائی ہے اس کے مطابق چلو اور وہ یہ ہے کہ اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَالۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَجَادِلۡھُمۡ بِالَّتِیۡ ھِیَ اَحۡسَنُ۔ (النحل:126) یعنی اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلا اور ان کے ساتھ ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔

پس تبلیغ کیلئے، اسلام کی خوبصورت تعلیم پھیلانے کیلئے، اسلامی احکامات کی حکمت بتانے کیلئے دلیل کے ساتھ بات کی ضرورت ہے نہ کہ اُس طرح جس طرح یہ آجکل کے نام نہاد علماء یا شدت پسند گروہ کر رہے ہیں۔ تلوار کے ساتھ اسلام پھیلانے کا اللہ تعالیٰ نے کہیں حکم نہیں دیا۔ پھر جو دنیادار ممالک ہیں اور جو حکومتیں ہیں ان میں بھی بعض ایسی باتیں رائج ہو گئی ہیں یا ایسی باتوں کو قانون تحفظ دیتا ہے جن کی مذہب اجازت نہیں دیتا اور مذہب کے نزدیک وہ نہ صرف اخلاق سے گری ہوئی باتیں ہیں بلکہ گناہ بھی ہیں ان کے بارے میں اگر ہم نے بات کرنی ہے اور اگر دوسرا فریق اس پر غصہ میں آتا ہے تو عارضی طور پر اس بات کو ٹالا جا سکتا ہے، وہاں سے سلام کر کے اٹھا جا سکتا ہے۔ یہی اس وقت حکمت کا تقاضا ہوگا لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم اس لئے کہ یہ قانون بن گیا یا دوسرا فریق غصہ میں آ گیا ہم ان کی ہاں میں ہاں ملانے لگ جائیں۔ اگر خوفزدہ ہو کر یا دنیاداری سے متاثر ہو کر ہاں میں ہاں ملاتے ہیں تو یہ غلط ہے اور پھر ہم اس گناہ میں شامل ہو جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’آیت جَادِلۡھُمۡ بِالَّتِیۡ ھِیَ اَحۡسَنُ کا یہ منشاء نہیں ہے کہ ہم اس قدر نرمی کریں کہ مداہنہ کر کے خلاف واقعہ بات کی تصدیق کر لیں۔‘‘

(تریاق القلوب، روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 305، حاشیہ)

پس حکمت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بزدلی دکھائی جائے بلکہ حکمت حق بات کو بغیر فساد کے کہنے میں ہے یا ایسے طریقے سے بات کی جائے کہ جس سے فساد پیدا نہ ہو اور جو اس بات کے کرنے کا حق ہے وہ بھی ادا ہو جائے۔

پس ایک مومن کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ بزدلی اور حکمت میں کیا فرق ہے۔ جو اسلام کے واضح حکم ہیں اور جن کو اسلام غلط کہتا ہے اس کو ہم نے نہیں کرنا اور غلط ہی کہنا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ قانون کو ہاتھ میں لے کر لڑائی بھی نہیں کرنی۔

پھر ایک جگہ اس بارے میں مزید وضاحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’جب تُو کسی .... کے ساتھ بحث کرے تو حکمت اور نیک نصیحتوں کے ساتھ بحث کر جو نرمی اور تہذیب سے ہو۔ ہاں یہ سچ ہے کہ بہتیرے اس زمانے کے جاہل اور نادان مولوی اپنی حماقت سے یہی خیال رکھتے ہیں کہ جہاد اور تلوار سے دین کو پھیلانا نہایت ثواب کی بات ہے اور وہ در پردہ اور نفاق سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ لیکن وہ ایسے خیال میں سخت غلطی پر ہیں اور ان کی غلط فہمی سے الٰہی کتاب پر الزام نہیں آ سکتا۔‘‘ (اگر وہ ایسی باتیں کرتے ہیں تو ان کی غلطی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر الزام آئے۔) فرمایا کہ ’’واقعی سچائیاں اور حقیقی صداقتیں کسی جبر کی محتاج نہیں ہوتیں بلکہ جبر اس بات پر دلیل ٹھہرتا ہے کہ روحانی دلائل کمزور ہیں۔ کیا وہ خدا جس نے اپنے پاک رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر یہ وحی نازل کی کہ فَاصۡبِرۡ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الۡعَزۡمِ (الاحقاف:36) یعنی تُو ایسا صبر کر کہ جو تمام اولوالعزم رسولوں کے صبر کے برابر ہو۔ یعنی اگر تمام نبیوں کا صبر اکٹھا کر دیا جائے تو وہ تیرے صبر سے زیادہ نہ ہو۔ اور پھر فرمایا کہ لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ (البقرہ:257) یعنی دین میں جبر نہیں چاہئے اور پھر فرمایا کہ اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَالۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ۔ یعنی...... حکمت اور نیک وعظوں کے ساتھ مباحثہ کر، نہ سختی سے۔ اور پھر فرمایا وَالۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَالۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ (آل عمران:135) یعنی مومن وہی ہیں جو غصہ کو کھا جاتے ہیں اور یاوہ گو اور ظالم طبع لوگوں کے حملوں کو معاف کر دیتے ہیں اور بیہودگی کا بیہودگی سے جواب نہیں دیتے‘‘۔ فرمایا کہ ’’کیا ایسا خدا یہ تعلیم دے سکتا

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ہر مومن سے میرا تعلق اتنا قریبی ہے کہ
اتنا تعلق اسے اپنی جان سے بھی نہ ہوگا۔ (صحیح مسلم)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

’’کوئی مذہب ہو، خواہ قوم ہو، خواہ جماعت ہو
بغیر رُوحانیت کے کوئی قائم نہیں رہ سکتا۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 61)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

تھا کہ تم اپنے دین کے منکروں کو قتل کر دو اور ان کے مال لوٹ لو اور ان کے گھروں کو ویران کر دو۔ بلکہ اسلام کی ابتدائی کارروائی جو حکم الٰہی کے موافق تھی صرف اتنی تھی کہ جنہوں نے ظالمانہ طور سے تلوار اٹھائی وہ تلوار ہی سے مارے گئے اور جیسا کیا ویسا اپنا پاداش پا لیا۔‘‘ فرمایا کہ ’’یہ کہاں لکھا ہے کہ تلوار کے ساتھ منکروں کو قتل کرتے پھرو۔ یہ تو جاہل مولویوں اور نادان پادریوں کا خیال ہے جس کی کچھ بھی اصلیت نہیں۔‘‘ (تبلیغ رسالت (مجموعہ اشتہارات) جلد 3 صفحہ 194 تا 196 حاشیہ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام زیر سورۃ النحل آیت 126)

جو مولوی ہیں اسلام کے پھیلانے کے نام نہاد علمبردار بنے پھرتے ہیں یا وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں یا جو اسلام کے مخالف لوگ ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ اسلام کہتا ہے کہ منکروں کو قتل کرو۔ (حالانکہ یہ) کہیں نہیں لکھا۔

پس یہ ہے اسلام کی تعلیم جس پر دوسرے مسلمان تو عمل نہیں کرتے یا اس لئے کہ ان کو اسلام کا پیغام پہنچانے سے دلچسپی نہیں ہے یا اس لئے کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: نادان اور جاہل مولوی ہیں۔ لیکن ہم نے مسلمانوں میں بھی اور غیر مسلموں میں بھی یہ تعلیم عام کرنی ہے۔ اس لئے اپنے اپنے حلقے میں، اپنے اپنے دائرے میں ہر احمدی کو اس طرف توجہ کی ضرورت ہے کیونکہ پہلے اگر یہ لوگ چھپے ہوئے تھے اور نفاق کی زندگی گزار رہے تھے لیکن اسلام کی شدت پسند تعلیم کا نظریہ رکھتے تھے تو اب ایسے گروہ ہیں جو کھلے عام ایسی باتیں کرتے ہیں اور پھر غیروں کو ہی نہیں بلکہ مسلمان مسلمان کی گردن کاٹ رہا ہے اور اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ احمدیوں کے خلاف تو یہ سب ہیں ہی۔ ایک فرقہ دوسرے فرقے کے خلاف اور ایک گروپ دوسرے گروپ کے خلاف بھی قتل و غارت گری کر رہا ہے۔ ایسے میں احمدیوں کا کام بہت بڑھ گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’یاد رکھو جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آ جاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آ کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمے سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونو جمع نہیں ہو سکتے۔‘‘ فرمایا ’’جو مغضوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے۔ جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 5، صفحہ 126 تا 127، ایڈیشن 1985ء، مطبوعہ انگلستان)

پس جب غضب اور جنون ہو جائے تو انسان پھر عقل کی باتیں نہیں کرتا اور یہی ہم غیروں میں دیکھتے ہیں۔ ہمارے خلاف تو مولوی ہر جگہ یہ عمل دکھا رہا ہے اور اس کا یہ عمل صرف ہمارے خلاف ہی نہیں ہے، اسلام کو بھی بدنام کر رہا ہے۔ جب ہم تبلیغ کرتے ہیں اور اسلام کی پُرامن تعلیم دنیا کو بتاتے ہیں تو اسلام مخالف طاقتیں جو ہیں ہمیں ہمیشہ یہی جواب دیتی ہیں کہ ٹھیک ہے تم پُرامن ہو گے لیکن تمہیں تو مسلمان اکثریت مسلمان ہی نہیں سمجھتی لہٰذا تم اسلام کی نمائندگی نہیں کر سکتے۔

پس ان حالات میں ہمارے چیلنج مزید بڑھ جاتے ہیں اور ہر احمدی کو اس بارے میں اپنی ذمہ داری کا احساس کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کا ہر فعل اور عمل اسلام کا نمونہ ہو۔ اگر تبلیغ نہیں بھی کر رہا تو پھر بھی اس کا قول و فعل اسلام کا پیغام پہنچانے والا ہو۔ پھر تبلیغ کے لئے ہمیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکمت کی اس بات کو بھی سامنے رکھنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ ’’دلوں کی کچھ خواہشیں اور میلان ہوتے ہیں جن کی وجہ سے وہ کسی وقت بات سننے کے لئے تیار رہتے ہیں اور کسی وقت اس کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ (کبھی انسان کوئی بات سننے کے لئے تیار ہوتا ہے کبھی نہیں ہوتا) اس لئے لوگوں کے دلوں میں ان میلانات کے تحت داخل ہوا کرو۔ (یہ دیکھا کرو کہ اس وقت کیا صورتحال ہے اور پھر اس کے مطابق بات کرو) اور اس وقت اپنی بات کہا کرو جب وہ بات سننے کے لئے تیار ہوں۔‘‘ (ماخوذ از نہج البلاغہ جزء 4 صفحہ 470 روایت نمبر 506 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت 2005ء)۔ پس اس حکمت کو ہمیں اختیار کرنا چاہئے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ رہنمائی فرمائی کہ: ’’چاہئے کہ جب کلام کرے تو سوچ کر اور مختصر کام کی بات کرے۔ بہت بحثیں کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا‘‘۔ فرمایا کہ ’’بس چھوٹا سا چٹکلہ کسی وقت چھوڑ دیا جو سیدھا کان کے اندر چلا جائے۔ پھر کبھی اتفاق ہوا تو پھر سہی۔‘‘ (ملفوظات، جلد 10، صفحہ 119، ایڈیشن 1985ء، مطبوعہ انگلستان)

اب یہ باتیں اسی وقت ہو سکتی ہیں جب مستقل رابطے ہوں۔ آزادی کے نام پر خدا تعالیٰ کے قانون سے ٹکرانے اور آزادی کے نام پر غیر اخلاقی باتوں کو اخلاق کے زمرہ میں لانے کی جو مذہب مخالف طاقتیں ہیں کوشش کر رہی ہیں۔ ہم حکمت کی باتوں اور مستقل رابطوں اور کوشش سے ہی ان کے ردّ کر سکتے ہیں۔ ان کا توڑ کر سکتے ہیں۔

اب آسٹریلیا میں اگر ایک طبقہ اسلام دشمنی میں یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ اگر مسلمان مرد عورتوں سے یا عورتیں مردوں سے مصافحہ نہیں کرتے تو انہیں ملک سے نکال دینا چاہئے۔ یا حجاب کے کچھ لوگ خلاف ہیں یا بعض ملکوں میں مسجدوں اور میناروں کے خلاف ہیں۔ یا ہالینڈ کے ایک سیاستدان کا بیان ہے کہ تمام مسلمانوں کو ہی ملک سے نکال دو۔ یا ایک مخصوص ملک کے مسلمانوں کو ملک سے نکال دو۔ یا امریکہ کے صدر بعض مسلمان ممالک کے لوگوں پر پابندیاں لگانا چاہتا ہے تو یہ بیشک اسلام مخالف سوچ کا نتیجہ ہے۔ یہ ساری باتیں اور بعض مسلمان گروہوں کے عمل اس کو ہوا دینے والے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی اسلام کی تعلیم کی حقیقت بھی ان لوگوں کی اکثریت کو معلوم نہیں۔ اس لئے اس بارے میں حکمت سے اپنے اپنے دائرے میں ہر احمدی کو کام کرنا چاہئے۔ ہر جگہ جہاں جماعت کی تعداد اتنی ہے کہ ہم مؤثر پیغام پہنچانے کا کام کر سکیں وہاں ہمیں اپنے روایتی پروگراموں کے ساتھ جو تبلیغی پروگرام ہیں اسلام کے امن اور سلامتی کے پیغام کو پہنچانے کے لئے مؤثر پروگرام بھی بنانے چاہئیں۔ ان ملکوں میں جہاں اسلام کے خلاف قوتیں زور پکڑ رہی ہیں ان کے زور کو توڑنے کے لئے اگر کوئی منظم کوشش کر سکتا ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی کر سکتی ہے۔ دوسرے مسلمان اسلام کی خوبصورتی کو ظاہر کرنے اور اس کا پیغام پہنچانے کا کام کر ہی نہیں سکتے۔ ان میں وہ تنظیم ہی نہیں ہے نہ ان کے پاس علم ہے۔ یہ کام اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ منسلک ہونے والوں کے ذریعہ مقدر ہے۔ پس اس بات کی اہمیت کو ہمیں سمجھنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں: ’’جس قدر زور سے باطل حق کی مخالفت کرتا ہے اسی قدر حق کی طاقت اور قوت تیز ہوتی ہے‘‘۔ فرمایا ’’...... یہ ایک قدرتی نظارہ ہے۔ حق کی جس قدر زور سے مخالفت ہو اسی قدر وہ چمکتا اور اپنی شوکت دکھاتا ہے‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’ہم نے خود آزما کر دیکھا ہے جہاں جہاں ہماری نسبت زیادہ شور و غُل ہوا ہے وہاں ایک جماعت تیار ہو گئی اور جہاں لوگ...... سن کر خاموش ہو جاتے ہیں وہاں زیادہ ترقی نہیں ہوتی۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 310 تا 311، ایڈیشن 1985ء، مطبوعہ انگلستان)

پس اس مخالفت میں جہاں مسلمانوں کی طرف سے مخالفت ہے وہاں ہم دیکھتے ہیں کہ احمدیت کا تعارف ہو رہا ہے اور ترقی بھی ہو رہی ہے۔ الجزائر میں بھی ہماری تبلیغ سے شاید جماعت کا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اتنا تعارف نہ ہوتا جتنا ان مقدمات اور ہمارے خلاف اخباروں میں لکھنے کی وجہ سے ہوا ہے اور سعید فطرتوں پر اس کا نیک اثر بھی ہو رہا ہے۔ اسی طرح غیر مسلم ممالک میں بھی جب اسلام کے خلاف فضا ہے ہمیں زیادہ سے زیادہ احمدیت اور حقیقی اسلام کو متعارف کروانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ پرامن تعلیم کو پھیلانا چاہئے اس سے شاید ایک طبقہ میں ہماری مخالفت بھی بڑھے گی۔ بعض جگہ ایسے نمونے سامنے آ بھی رہے ہیں کہ غیروں میں بھی عیسائیوں میں بھی مخالفت بڑھتی ہے مثلاً مشرقی جرمنی میں جماعت کے خلاف قوم پرست بہت کچھ کہتے ہیں لیکن نیک فطرت دلوں پر اس کا مثبت اثر بھی ہو رہا ہے۔ جماعت کا تعارف ہو رہا ہے۔ پس اس سے ہمیں خوفزدہ ہونے کی بجائے خوش ہو کر اپنے کام کو تیز کرنا چاہئے اور ہر احمدی کو اپنے نمونے اور اپنے اظہار سے تبلیغ کا حصہ بننا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ۔‘‘ (ملفوظات، جلد 8، صفحہ 323۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق گزارنے والے ہوں۔ سچے مسلمانوں کا نمونہ بننے والے ہوں اور تمام تر مخالفتوں کے باوجود اسلام کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلانے والے بنیں اور ہم میں سے ہر ایک حقیقی اسلام کی حفاظت اور سچائی ظاہر کرنے والوں میں سے بن جائے۔

نمازوں کے بعد مَیں کچھ جنازے غائب پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ غائب مکرم و محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب قادیان کا ہے جو محترم محمد عزیز الدین صاحب کے بیٹے تھے۔ 15/مارچ 2017ء کو ستانوے سال کی عمر میں ان کی وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے دادا حضرت حکیم مولوی وزیر الدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے اور تین سو تیرہ صحابہ کی فہرست میں ان کا نام حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی دو کتب آئینہ کمالات اسلام اور ضمیمہ انجام آتھم میں درج فرمایا ہوا ہے۔ حضرت حکیم مولوی وزیر الدین صاحب کانگڑہ میں ایک مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق 1905ء میں کانگڑہ میں جو خوفناک زلزلہ آیا تھا اس میں آپ اور مدرسے کے طلباء معجزانہ طور پر بچ گئے۔ حکیم محمد دین صاحب مرحوم جون 1920ء کو مکیریاں ضلع ہوشیار پور میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کا امتحان لاہور سے اور انٹر کا امتحان قادیان سے پاس کیا۔ منشی فاضل کی ڈگری حاصل کی۔ دو سال طبیہ کالج لاہور میں تعلیم حاصل کی۔ وہاں سے حکیم حاذق کی ڈگری حاصل کی۔ 1939ء سے 1944ء تک محکمہ ریلوے میں اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کے طور پر کام کیا۔ پھر 1943ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر وقف زندگی کی درخواست دی۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ ارشاد فرمایا کہ اپنا کام جاری رکھیں اور تبلیغ کرتے رہیں۔ لیکن حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبہ کو سن کر ان کی خواہش یہی تھی کہ وقف کریں اور باقاعدہ مبلغ کے طور پر کام کریں اور آخر پھر اسی خواہش کی وجہ سے اور مسلسل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو لکھتے رہنے کی وجہ سے ایک وقت آیا جب ان کو بطور مبلغ لے لیا گیا اور بمبئی میں ان کو مبلغ انچارج بنا دیا گیا۔ پہلے انہوں نے مولانا عبدالرحیم نیر صاحب کے تحت معاون کے طور پر کام کیا۔ پھر خود ان کو مبلغ انچارج بنایا گیا۔ مجموعی طور پر 25 سال تبلیغ کے میدان میں خدمت بجا لانے کی توفیق پائی۔ 1972ء کے آخر میں قادیان مرکز بلا لیا گیا۔ یہاں مدرسہ احمدیہ میں پہلے استاد مقرر ہوئے۔ پھر بارہ سال بطور ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ خدمت بجا لانے کی توفیق ملی۔ بحیثیت ناظم دار القضاء، صدر مجلس انصار اللہ بھارت اور ممبر اور پھر صدر مجلس کارپرداز کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ ناظم وقف جدید بھی بنائے گئے۔ اور 2011ء میں ان کو صدر صدر انجمن احمدیہ بنایا تھا اور 2014ء تک یہ صدر صدر انجمن احمدیہ کی خدمت بجا لاتے رہے۔ اس لحاظ سے ان کا جو خدمت کا عرصہ ہے بہت وسیع ہے۔ کئی سالوں پر پھیلا ہوا ہے۔ ان کو حج بدل کے طور پر حج بیت اللہ کی بھی توفیق ملی۔ قرآن کریم کی تلاوت بڑی عمدہ کیا کرتے تھے۔ آواز بھی بڑی اونچی تھی۔ ان کی وصیت پہلے 1/10 تھی پھر انہوں نے 1/7 کی اور پھر 1/5 کے موصی تھے۔ بڑے بے نفس انسان تھے۔ بڑی عاجزی سے اور بے نفس ہو کر انہوں نے ہمیشہ خدمت کی۔ اپنے سے بہت جونیئر کے بھی ماتحت رہے تو کامل اطاعت کے ساتھ انہوں نے اپنے جونیئر مربیان کے تحت بھی کام کیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے۔ انکی اولاد اس وقت تین بیٹیاں پاکستان میں ہیں۔ تین بھارت میں ہی ہیں۔ دو بیٹے ہیں جو جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی وفا اور اخلاص سے اپنے عہد بیعت کو نبھانے اور خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرم فضل الٰہی انوری صاحب ابن مکرم ماسٹر امام علی صاحب کا ہے جو 4/مارچ 2017ء کو 90 سال کی عمر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہر اس بات کو برا سمجھیں جسے اللہ تعالیٰ نے برا کہا ہے اور ہر اس بات پر عمل کریں جسکے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14/اکتوبر 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت واخوت میں بڑھ جائے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30/ستمبر 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

میں جرمنی میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 16/اپریل 1927ء کو یہ بھیرہ میں پیدا ہوئے اور 1946ء میں تعلیم الاسلام کالج قادیان سے ایف۔ایس۔سی کا امتحان پاس کیا۔ 1947ء میں اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا۔ پھر اس کے بعد انہوں نے بی۔ایس۔سی میں داخلہ لیا اور 1950ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔ایس۔سی کی۔ 1951ء میں جامعۃ المبشرین میں داخل ہوئے اور پھر اس کے بعد آپ کی خدمات کا سلسلہ کافی لمبا ہے۔ 1956ء میں بطور مبلغ گھانا بھجوایا گیا۔ 1960ء تک آپ وہاں رہے۔ 1960ء سے 1964ء تک جامعہ احمدیہ ربوہ میں استاد رہے۔ 64ء سے 67ء تک مغربی جرمنی کے مبلغ رہے۔ پھر 68ء میں افریقہ میں نائیجیریا بھیجے گئے۔ 1972ء تک وہاں رہے۔ 1972ء میں پھر جرمنی آئے اور 1977ء تک وہاں خدمات انجام دیں۔ 1979ء میں حدیقۃ المبشرین میں بطور سیکرٹری کام کیا۔ ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن بھی مقرر ہوئے۔ اور 1982ء میں گیمبیا مبلغ کے طور پر گئے۔ 1983ء تک پھر وہاں رہے۔ پھر بطور مبلغ ان کا نائیجیریا تبادلہ ہو گیا اور 1986ء تک وہاں رہے۔ 1986ء میں پاکستان واپس گئے تو جامعہ احمدیہ میں بطور استاد خدمت کی توفیق پائی اور پھر 1988ء میں آپ کا تقرر وکالت تصنیف میں ہوا۔ 1988ء تک خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔ اسکے بعد آپ کی ریٹائرمنٹ ہوئی۔ اس کے بعد سے آپ جرمنی میں ہی تھے۔ 1974ء کے حالات کے بعد آپ نے جرمنی میں احمدیوں کو وہاں منگوانے کا اور امیگریشن دلوانے کا بڑا کام کیا جس کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بڑا سراہا اور وہاں رہنے والے جو بعض پرانے احمدی ہیں انہوں نے مثلاً عرفان خان صاحب نے مجھے لکھا کہ باپ کی طرح انہوں نے ہمیں وہاں رکھا اس وقت جماعت کے مالی حالات بھی ایسے نہیں تھے تو یہاں تک احتیاط کرتے تھے کہ ہم پانی نہ ضائع کریں اور وضو کرتے ہوئے ہمارے پیچھے کھڑے ہو جایا کرتے تھے کہ پانی تو ضائع نہیں کر رہے۔ اس وقت وہاں اکثریت نوجوانوں کی ہی آئی تھی تو ان کو آپ نے باقاعدہ جماعت کے ساتھ منسلک رکھا اور ان کی تربیت بھی کرتے رہے۔ بڑے قناعت پسند تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ انہوں نے درویشان کی مختلف خصوصیات پہ بعض کتب بھی لکھی ہیں۔

تیسرا جنازہ مراکش سے ابراہیم بن عبداللہ اغزول صاحب کا ہے۔ جو جمال اغزول صاحب کے والد ہیں۔ 10/مارچ 2017ء کو 81 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ انہوں نے سن 2000ء میں بیعت کی تھی۔ ان کی اہلیہ نے ان سے پہلے بیعت کی تھی اور ان کی اہلیہ نے ہی انہیں بیعت کے لئے تیار کیا تھا۔ اکثر ایم ٹی اے دیکھتے رہتے تھے۔ نمازوں کے پابند اور قرآن کریم سے خاص محبت رکھنے والے تھے۔ سب افراد خانہ سے بہت شفقت کرتے بہت نرم خُو تھے۔ اولاد کی تربیت میں کبھی سختی نہیں کی۔ اپنے کنبے کو، خاندان کو ہمیشہ متحد رکھا۔ سخاوت اور صلہ رحمی میں بہت نمایاں تھے۔ مالی لحاظ سے کمزور بھائیوں کو اچھے دنوں میں اپنی تجارت میں شریک کر کے ان کے مالی حالات بہتر کرنے کی کوشش کرتے۔ مہمان نوازی ان کا خاص وصف تھا۔ جماعتی مہمانوں کے آنے پر بڑے خوش ہوتے تھے۔ جوانی سے ہی ایمانداری میں مشہور تھے حتی کہ جس شخص کے پاس کام کرتے تھے وہ اپنا سارا سامان تجارت اور اموال ان کے حوالے کر دیتا تھا جس پر ان کے ساتھی تاجر حیران ہو جاتے تھے۔ آخری عمر میں بیماری کی حالت میں بار بار نماز کی بابت دریافت کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور خلافت اور جماعت سے وابستہ رکھے۔

......☆......☆......☆......

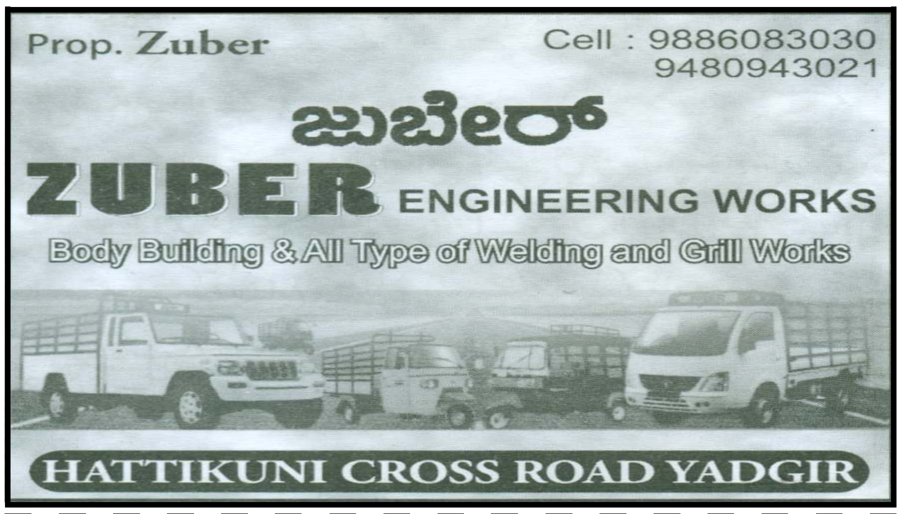

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ○لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 1

سارے ایسے ہیں جو اپنے واقعات لکھتے ہیں کہ کس طرح احمدی ہوئے اور ان کے واقعات کو پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نیک فطرتوں کیلئے قبولیت کے انتظام فرما رہا ہے۔ بعض واقعات میں پیش کرتا ہوں۔

یہ پہلا واقعہ جو میں پیش کروں گا یہ الجزائر کا ہی ہے جہاں اس وقت مخالفت زوروں پر ہے۔ لکھنے والے کہتے ہیں کہ احمدیت سے تعارف سے بہت پہلے میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک بلند چھت والے وسیع و عریض ہال میں بہت سے لوگوں کے ہمراہ ایک لائن میں ہوں جس کے ایک سرے پر دو شخص کھڑے ہیں۔ ہماری لائن میں سے ہر ایک اپنی باری پر ان دو اشخاص میں سے دائیں جانب والے شخص کے ساتھ بڑی گرمجوشی کے ساتھ مصافحہ کر کے ہال کے دروازے کی جانب چلا جاتا ہے۔ گویا یہ طویل لائن ان دو میں سے ایک شخص کے ساتھ مصافحہ کے لئے خاص طور پر بنائی گئی ہے۔ کہتے ہیں میں دور سے یہ منظر دیکھ کر کہتا ہوں کہ لوگ دونوں کی بجائے صرف ایک شخص سے مصافحہ کیوں کرتے ہیں اتنی گرمجوشی سے؟ دونوں سے کیوں نہیں کرتے۔ تو قریب پہنچنے پر میں دیکھتا ہوں کہ ان میں سے ایک شخص سفید داڑھی والا ہے جبکہ اس کے دائیں جانب والا ایک درمیانے قد اور گندمی رنگ کا شخص ہے جس کے سر اور داڑھی کے بال سیاہ ہیں۔ کہتے ہیں جب میری باری آئی تو میں نے سفید داڑھی والے شخص کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس نے مجھے سیاہ داڑھی والے اور گندمی رنگ والے شخص کی طرف اشارہ کیا کہ ان سے سلام کرو تو میں نے نہایت گرمجوشی کے ساتھ ان کے ساتھ مصافحہ کیا اور کہتے ہیں اس کے ساتھ ہی میرا دل اس شخص کی محبت میں ڈوب گیا۔ وہ مجھے دیکھ کر مسکرایا۔ اس کی مسکراہٹ میں ایک ایسا جادو تھا کہ میں آج تک اس مسکراہٹ کو بھلا نہیں سکتا۔ پھر کہتے ہیں جب احمدیت کا تعارف ہوا اور میں نے ایم۔ٹی۔اے دیکھنا شروع کیا تو انہی ابتدائی ایام میں ایک روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی گئی پھر کچھ دیر کے بعد میری تصویر سامنے آئی تو کہتے ہیں دونوں کو دیکھ کر مجھے اپنی خواب یاد آ گئی۔ خواب میں دکھایا جانے والا سفید داڑھی والا جو شخص تھا وہ مَیں تھا (یعنی حضور انور ایدہ اللہ) جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیاہ داڑھی والے تھے جن کو سب لوگ مل رہے تھے اور میں بھی اشارہ کر رہا تھا کہ ان کو ملو۔ کہتے ہیں اس کے بعد احمدیوں سے انٹرنیٹ پر رابطہ کیا۔ مختلف سوالات کئے جن کے جواب پانے کے بعد میں نے بیعت کر لی۔

پھر ایک صاحب جن کے واقعہ کو دیکھ کر لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ گھیر کر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل کرنا چاہتا تھا کوئی نیک بات ان کی پسند آئی اللہ تعالیٰ کو۔ یہ مصر کے ہیں عبد الہادی نام ہے یہ کہتے ہیں کہ احمدیت سے تعارف ایم۔ٹی۔اے العربیہ کے ذریعہ ہوا۔ جو پروگرام تھا بڑا اچھا تھا لیکن کہتے ہیں کہ امام بانیٔ جماعت احمدیہ کی نبوت اور صاحب وحی اور الہام ہونا سمجھ نہیں آتا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نے بار بار پروگرام الحوار المباشر میں فون کرنے کی کوشش کی لیکن ہر بار ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا۔ رابطہ نہیں ہوتا تھا اور مقصد صرف ایک سوال کا جواب لینا تھا اور سوال یہ تھا کہ کیا جماعت کے بانی دیگر انبیاء کی طرح معصوم ہیں اور کیا وہ صاحب وحی والہام ہیں؟ کہتے ہیں اگر اس کا جواب مجھے ہاں میں دیا جاتا تو میں اسی روز اس چینل کو اپنی لسٹ سے کاٹ دیتا کیونکہ اس وقت میرا یہی عقیدہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی بند ہے اور اس کا دعویدار جھوٹا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی خاص قدرت سے ایسا ہوا کہ میں کبھی بھی پروگرام میں کال کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں ایم۔ٹی۔اے دیکھتا رہا اور رفتہ رفتہ تمام امور کے ساتھ ختم نبوت کا مسئلہ بھی میری سمجھ میں آ گیا یہاں تک کہ میرے سامنے امام الزمان مسیح موعود اور امام مہدی کی بیعت کے علاوہ کوئی راستہ نہ بچا چنانچہ میں نے بیعت فارم پُر کر کے ارسال کر دیا۔ بیعت کے بعد میں چاہتا تھا کہ یہ خبر دوسروں تک بھی پہنچے۔ چنانچہ اس کے لئے میں نے اپنے ایک قریبی دوست کا انتخاب کیا جس کے بارے میں مجھے بہت حسن ظن تھا کہ وہ میری بات سنے گا۔ میں نے اسے احمدیت کا پیغام پہنچایا تو وہ خلاف توقع اچانک شدید غصہ میں آ کر حضرت مسیح موعودؑ کی شان میں گستاخی کرنے لگا۔ کہتے ہیں مجبوراً میں اسے چھوڑ کر نہایت دکھی دل کے ساتھ بے چین روح کے ساتھ اپنے گھر لوٹ آیا اور حسب عادت جب ٹی وی آن کیا تو اس وقت ایم.ٹی.اے پر سورۃ آل عمران کی یہ آیت پڑھی جا رہی تھی۔ فَاِنۡ كَذَّبُوۡكَ فَقَدۡ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِكَ جَآءُوۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالۡكِتٰبِ الۡمُنِيۡرِ کہ پس اگر انہوں نے تجھے جھٹلا دیا ہے تو تجھ سے پہلے بھی رسول جھٹلائے گئے تھے۔ وہ کھلے کھلے نشان اور الٰہی صحیفے اور روشن کتاب لائے تھے۔ کہتے ہیں یہ آیت میرے دل کی حالت کے لئے درود وسلام بن گئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ کوئی اتفاق نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے لئے پیغام ہے کہ رسولوں کی تکذیب اور ان سے استہزاء تو ہوتا چلا آیا ہے پھر اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ایسا ہوا تو یہ کوئی نئی بات نہیں۔

مبلغ سلسلہ بینن لکھتے ہیں کہ اس سال بارش کے مہینے میں باسیلہ شہر میں شدید طوفانی بارش ہوئی جس کی وجہ سے مشن ہاؤس کی ایک دیوار گر گئی۔ رات کو بھی بارش جاری رہی خطرہ تھا کہ دوسری دیوار بھی گر جائے گی مشن ہاؤس کا نقصان ہو رہا تھا بڑا پریشان تھا تو میں نے دعا کی کہ اے اللہ اس نقصان کو تو بیعتوں کے ذریعہ پورا فرما دے اور جماعتی ترقی میں برکت دے۔ کہتے ہیں میں نے دعا ختم نہیں کی تھی ابھی کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ رات بارہ بجے کا وقت تھا۔ بارش اور شدید کڑک تھی بجلی کی۔ میں نے فون اٹھایا تو ایک شخص جس کا نام محمد تھا کہنے لگا کہ گاؤں والے بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ یہ گاؤں مشن ہاؤس سے 110 کلومیٹر دور تھا۔ مبلغ کہتے ہیں میں کچھ دن بعد ان کے پاس گیا تو وہاں 198 افراد بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دُنیا کے مختلف ممالک سے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور آخر پر فرمایا: مخالفین کو جو علماء ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بات پر غور کرنا چاہئے۔ آپؑ نے فرمایا کہ یاد رکھو اگر مجھے قبول نہ کرو گے تو پھر تم کبھی بھی آنے والے موعود کو نہیں پاؤ گے۔ پھر فرمایا میری نصیحت ہے کہ تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دو اور خدا ترسی سے ان باتوں پر غور کرو اور تنہائی میں سوچو اور آخر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرو کہ وہ دعاؤں کو سنتا ہے اگر نیک نیتی سے دعائیں کرو گے تو وہ دعاؤں کو سنے گا اور رہنمائی کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ لوگ اس قابل ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ ان کے سینے کھولے۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: نماز کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم حاجی لوس فرین ہینسن صاحب کا ہے یہ ڈینش احمدی تھے پرسوں ان کی وفات ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اخلاص و وفا اور جماعتی خدمات کا ذکر فرمایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی بیوی اور بچوں کو بھی احمدیت قبول کرنے اور احمدیت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

23؍مارچ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بڑا اہم دن ہے کیونکہ اس دن حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کی باقاعدہ بیعت کے ذریعہ سے بنیاد رکھی، آپ نے فرمایا کہ آنے والا مسیح موعود اور مہدی معہود جس کے آنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی وہ مَیں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ مَیں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا کہ توحید کا قیام کر کے محبت الٰہی دلوں میں پیدا کروں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ یہ مقام و مرتبہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور آپ سے سچے عشق کی وجہ سے ملا ہے

ظالم ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے ماننے والے نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو کم کرتے ہیں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور آپ کی سیرت کے واقعات سے آپ کی محبت الٰہی، عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمدردیٔ بنی نوع انسان کا نہایت روح پرور تذکرہ اور اس حوالہ سے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دینے کی پُرزور تاکید

یہ باتیں سن کر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کرتا ہے وہ ظالم اور جاہل اور فتنہ پرداز ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں کہا جاسکتا، ان کا معاملہ اب خدا تعالیٰ پر ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد جہاں توحید کا قیام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو واضح کر کے دنیا کو آپ کے جھنڈے تلے لانا تھا وہاں حقوق العباد کی ادائیگی اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت کا اِدراک دلوانا اور اس پر عمل کروانا بھی تھا

آپ کے مشن کو ختم کرنے کیلئے بہت سارے مسلمان علماء نے کوششیں کیں۔ بیشمار نام نہاد علماء نے آپ کی مخالفت کی۔ آپ پر کفر کے فتوے لگائے اور اب تک لگاتے چلے آ رہے ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ دنیا کے مختلف ممالک میں، مسلمان ممالک میں ہماری مخالفت ہوتی ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کا ہم پر اثر ہے کہ آج بھی ہم ان مخالفین کے جواب میں انکے خلاف اخلاقی معیاروں کو نہیں چھوڑتے اور قانون کو بھی اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے۔ کاش ان لوگوں کو سمجھ آ جائے کہ اس زمانے کے حَکم اور عدل اور مسیح اور مہدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی ہیں اور اسلام کی اشاعت اور توحید کا قیام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی حکومت جو دلوں پر قائم ہونی ہے، زمینوں پر نہیں، دلوں پر قائم ہونی ہے، وہ مسیح موعود کے ذریعہ سے ہی قائم ہونی ہے اور آپکی جماعت کے ذریعہ سے ہی قائم ہونی ہے نہ کہ کسی تلوار یا بندوق یا طاقت سے یا دہشتگردی پھیلانے سے اور اسلام کے نام پر مظلوموں کو قتل کرنے سے

یورپ میں جو واقعات ہو رہے ہیں، اسلام کے نام پر افراد یا تنظیمیں کر رہی ہیں یا یہاں لندن میں دو دن پہلے ظالمانہ طور پر معصوموں کو قتل کیا گیا ہے راہ چلتے راہگیروں پر کار چڑھا دی، ایک پولیس والے کو قتل کیا، تو یہ اسی وجہ سے ہے کہ ان نام نہاد علماء نے لوگوں کی غلط رہنمائی کر کے ان کے دلوں میں بجائے اسلام کی خوبصورت تعلیم ڈالنے کے ظلم و بربریت کے خیالات پیدا کر دیئے ہیں

قتل و غارت کی، معصوموں کو قتل کرنے کی جو یہ حرکتیں ہو رہی ہیں، ان حرکتوں کو ہمیں سختی سے ہر جگہ رد کرنا چاہئے، اسکے خلاف آواز اٹھانی چاہئے اور متاثرین سے ہمدردی کرنا بھی ہمارا کام ہے

اللہ تعالیٰ کے مسیح کا لگایا ہوا یہ بیج اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھل پھول اور بڑھ رہا ہے، ہم نے اگر اس کی سبز شاخیں بننا ہے تو ہمارا کام ہے کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں اور عمل سے ثابت ہے ہم اللہ تعالیٰ سے محبت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور اپنے اعمال اور نوع انسان سے ہمدردی اور محبت کو اس طرح بنائیں کہ ہمارے ہر عمل سے یہ نظر آئے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 24؍مارچ 2017ء بمطابق 24؍امان 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

کل 23؍مارچ تھی اور 23؍مارچ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بڑا اہم دن ہے کیونکہ اس دن حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کی باقاعدہ بیعت کے ذریعہ سے بنیاد رکھی۔ آپ نے فرمایا کہ آنے والا مسیح موعود اور مہدی معہود جس کے آنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی وہ مَیں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ مَیں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا کہ توحید کا قیام کر کے محبت الٰہی دلوں میں پیدا کروں۔

آپ نے فرمایا کہ ”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔“ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 306 تا 307)

پھر آپ نے فرمایا کہ یہ مقام و مرتبہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور آپ سے سچے عشق کی وجہ سے ملا ہے۔ اس لئے تمام دنیا کے لئے یہ پیغام ہے کہ اس رسول سے محبت کرو اور اس کی پیروی کرو۔ اس سے خدا تعالیٰ سے بھی تعلق قائم ہوگا اور حقیقی موحّد بھی بن سکو گے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ”تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔“
(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 13 تا 14)

یہ ہے وہ مقام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت جس کا آپ نے ہمیشہ بھرپور اظہار کیا اور اپنے ماننے والوں کو بھی اس بات کی تلقین کی کہ وہ اس محبت اور مقام کو اپنے سامنے رکھیں۔ ظالم ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے ماننے والے نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو کم کرتے ہیں اور آجکل الجیریا میں بھی احمدیوں پر یہ الزام لگایا جا رہا ہے اور الزام لگا کر انہیں جیلوں میں ڈالا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ اب عورتوں پر بھی انہوں نے ہاتھ ڈالنے شروع کر دیئے ہیں۔ ان پر مقدمے قائم کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ کئی کئی گھنٹے سفر کروا کر دودھ پیتے چند مہینوں کے بچوں کے ساتھ عورتوں کو دوسرے شہروں میں لے جایا جاتا ہے اور مقدمہ قائم کیا جاتا ہے اور جیل بھیج دیا جاتا ہے۔ لیکن عورتیں بھی یہی پیغام مجھے بھجوا رہی ہیں کہ ہم نے مسیح موعود کو مانا ہے

اوراس ماننے کے بعد ہی ہمیں حقیقی توحیداورآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ومرتبہ اورآپ سے سچی محبت کی حقیقت پتا چلی ہے۔ہم کس طرح اپنے ایمان سے پیچھے ہٹ سکتی ہیں۔

جہاں ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان احمدیوں کے لئے آسانیاں پیدافرمائے وہاں ہماری یہ بھی دعا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کوآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ وہ جو اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق توحید کے قیام اوراسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے آیا تھا۔اللہ تعالیٰ سے محبت اورتوحید کے قیام کے لئے آپ کی تڑپ کی ایک جھلک آپ کےان الفاظ سے ملتی ہے۔

آپ اللہ تعالیٰ کومخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ:’’دیکھ!میری روح نہایت توکّل کے ساتھ تیری طرف ایسی پرواز کررہی ہے جیساکہ پرندہ اپنے آشیانے کی طرف آتا ہے۔سومَیں تیری قدرت کے نشان کا خواہشمند ہوں لیکن نہ اپنے لئے اورنہ اپنی عزت کے لئے بلکہ اس لئے کہ لوگ تجھے پہچانیں اور تیری پاک راہوں کواختیار کریں اور جس کوتُو نے بھیجا ہے اس کی تکذیب کر کے ہدایت سے دُور نہ جاپڑیں۔‘‘فرمایا کہ’’مَیں گواہی دیتا ہوں کہ تُو نے مجھے بھیجا ہےاور میری تائید میں بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں۔ یہاں تک کہ سورج اور چاند کوحکم دیا کہ وہ رمضان میں پیشگوئی کی تاریخوں کے موافق گرہن میں آویں.......... مَیں تجھے پہچانتا ہوں کہ تُو ہی میرا خدا ہے۔اس لئے میری روح تیرے نام سے ایسی اچھلتی ہے جیسا کہ شیرخوار بچہ ماں کے دیکھنے سے۔لیکن اکثر لوگوں نے مجھےنہیں پہچانا اورنہ قبول کیا۔‘‘

(تریاق القلوب،روحانی خزائن،جلد15،صفحہ 511)

اس بات سے جہاں آپ علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے محبت اوراس کی عظمت قائم کرنے کے لئے تڑپ نظرآتی ہے وہاں انسانیت کو بچانے کے لئے بے چینی کا بھی شدید اظہار نظر آتا ہے۔اور کیوں نہ ہو۔آپ ہی تو آخری زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اللہ تعالیٰ کی محبت کودلوں میں قائم کرنے والے اورنہ صرف خود قائم کرنے والے ہیں بلکہ خود بھی اللہ تعالیٰ کی محبت میں ڈوبے ہوئے تھے۔آپ کوکس قدرتڑپ تھی کہ اللہ تعالیٰ سے عشق ومحبت کی یہ چنگاری دوسروں کے دلوں میں بھی پیدا ہوجائے۔اس بارے میں آپ فرماتے ہیں۔

’’کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کواب تک یہ پتہ نہیں کہ اُس کا ایک خدا ہے جو ہرایک چیز پرقادر ہے۔ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اُس کو دیکھا اور ہرایک خوبصورتی اُس میں پائی۔یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔اے محرومو!اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔مَیں کیا کروں اورکس طرح اس خوشخبری کودلوں میں بٹھادوں۔کس دَف سے مَیں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں۔اورکس دوا سے مَیں علاج کروں تا سننے کیلئے لوگوں کے کان کھلیں۔‘‘

(کشتی نوح،روحانی خزائن،جلد19،صفحہ 21 تا22)

ان الفاظ کی تہہ میں کس قدر درد ہے۔ بلکہ کہنا چاہئے کہ ہر ہر لفظ میں درد کے کئی پہلو چھپے ہوئے ہیں۔ ہرلفظ کے کئی پَرت ہیں اور ہر پرت میں درد ہے اوران کی گہرائی میں ہرایک اپنے فہم اورادراک کے لحاظ سے جاسکتا ہے لیکن جس حد تک بھی کوئی اپنی استعداد کے مطابق پہنچے گا روحانیت میں غیرمعمولی بلندی اور غیرمعمولی ترقی حاصل کرنے والا ہوگا۔پھر خدا تعالیٰ کی عبادت اور خدا تعالیٰ سے محبت کی نصیحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:’’اگرتم خدا کے ہوجاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔تم سوئے ہوئے ہوگے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔تم دشمن سے غافل ہوگے اور خدا اسے دیکھے گا اوراُس کے منصوبے کوتوڑے گا۔تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔اوراگرتم جانتے توتم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہوجاتے۔ایک شخص جوایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہےاور چیخیں مارتا ہےاور ہلاک ہونے لگتا ہے؟ پھراگرتم کواُس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہرایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہےتوتم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے۔خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہرایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔تم بغیراس کے کچھ بھی نہیں اورنہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں‘‘۔فرماتے ہیں’’غیرقوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلّی اسباب پر گر گئی ہیں‘‘(دنیاداری اور مادیت کے علاوہ ان میں کچھ نہیں)’’اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی۔اور جیسے گِدھ اور کُتّے مردار کھاتے ہیں انہوں نے مردار پر دانت مارے۔وہ خدا سے بہت دور جاپڑے......‘‘

فرمایا کہ’’......مَیں تمہیں حدِّ اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا‘‘۔(کام کرنے سے، چیزوں سے فائدہ اٹھانے سے، مادی چیزوں کے استعمال سے منع نہیں کرتا)’’بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیرقوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہوجاؤ اوراس خدا کوفراموش کردو جواسباب کوبھی وہی مہیا کرتا ہے‘‘(یہ وسائل جو ہیں، جو مادی چیزیں ہیں یہ وہی مہیا کرتا ہے۔ان پر نہ گرو بلکہ خدا کی طرف دیکھو جو یہ چیزیں مہیا کرتا ہے) فرمایا کہ’’اگرتمہیں آنکھ ہوتو تمہیں نظر آجائے کہ خدا ہی خدا ہےاور سب ہیچ ہے۔‘‘ (کشتی نوح،روحانی خزائن،جلد19،صفحہ 21 تا22)

پس یہ تعلق ہے خدا تعالیٰ سے جس کوہم نے حاصل کرنا اور قائم کرنا ہے۔جوآپ اپنے ماننے والوں سے چاہتے ہیں کہ یہ معیار حاصل ہوں۔

جیسا کہ مَیں ابھی ذکر کرچکا ہوں کہ توحید کے قیام اوراسلام کی نشأۃ ثانیہ کا کام آپ علیہ السلام کوآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اورآپ سے عشق ومحبت کی وجہ سے ملا۔اس عشق ومحبت کے نظارے ہمیں آپ کی ذات میں کس طرح نظر آتے ہیں اس کے بیشمار واقعات ہیں۔

ایک واقعہ کوراوی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ مسجد مبارک میں اکیلے ٹہل رہے تھےاور کچھ گنگنارہے تھےاور ساتھ ہی آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ جب اس شخص نے عرض کی کہ کون ساصدمہ حضور کو پہنچا ہے؟ توفرمایا کہ مَیں حضرت حسّان بن ثابت کا یہ شعر پڑھ رہا تھا جوانہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کہا تھا۔شعر یہ ہے:

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِيْ فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ اُحَاذِرُ

یعنی اے خدا کے پیارے رسول!تُو میری آنکھ کی پتلی تھا جوآج تیری وفات کی وجہ سے اندھی ہوگئی ہے۔اب تیرے بعد جو چاہے مَرے مجھے تو تیری موت کا ڈر تھا جو واقع ہوگئی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا میں یہ شعر جب پڑھ رہا تھا تو میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا‘‘ یہ شعر پڑھتے ہوئے آپ کی آنکھوں سے بے انتہا آنسوؤں کا نکلنا آپ کے دل کی کیفیت کا حال بتارہا تھا۔پس وہ لوگ اس عشق ومحبت کے اظہار کے قریب بھی کہاں پہنچ سکتے ہیں جوآپ پر الزام لگاتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ نے اپنے آپ کوآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام سے اونچا درجہ دیا ہوا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی اس جذباتی حالت کی جو کیفیت تھی اس کا بڑے دردانگیز انداز میں اس طرح نقشہ کھینچا ہے کہ وہ شخص جس نے ہرقسم کی سختی اور تنگی کا سامنا کیا جس پر مخالفتوں کی بے شمار آندھیاں چلیں، بیشمار تکلیفوں اور ایذاؤں سے گزرے۔قتل کے مقدمات آپ پر بنے۔عزیزوں اور قریبیوں اور دوستوں حتی کہ بچوں کی موت کے نظارے دیکھے۔لیکن آپ کے قریب رہنے والوں نے کبھی آپ کے چہرے اور آنکھوں پر آپ کے دلی جذبات کا اظہار نہیں دیکھا۔لیکن اس موقع پر جہاں عشق رسول کے اظہار کا موقع آیا تو آپ کی آنکھیں سیلاب کی طرح بہہ نکلیں۔ (ماخوذ ازسیرت طیبہ ازحضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ،صفحہ 28 تا30)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت کے نظارے آپ کی تحریروں اور ملفوظات میں بھی بیشمار ملتے ہیں۔ ایک جگہ مخالفین اسلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ہنسی ٹھٹھا کرنے کی باتیں سن کر اپنی دلی کیفیت کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ’میرے دل کو کسی چیز نے کبھی اتنا دکھ نہیں پہنچایا جتنا کہ ان لوگوں کے ہنسی ٹھٹھا نے پہنچایا ہے جو وہ ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کرتے رہتے ہیں۔ان کے دل آزار طعن وتشنیع نے جو وہ حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کے خلاف کرتے ہیں میرے دل کو سخت زخمی کررکھا ہے۔خدا کی قسم!اگر میری ساری اولاداَور اولاد کی اولاداَور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور مَیں اپنی تمام مُرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔پس اے میرے آسمانی آقا!تُو ہم پر اپنی رحمت اور نصرت کی نظر فرما اور ہمیں اس ابتلائے عظیم سے نجات بخش۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام،روحانی خزائن،جلد5،صفحہ 15،عربی عبارت کا اردو ترجمہ)

(سیرت طیبہ ازحضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ،صفحہ 43 تا44)

کیا کوئی ہے جو اس طرح کے جذبات کا اظہار کر سکے۔عشق ومحبت کا دعویٰ کرنے والے تو بہت ہیں۔ ناموس رسالت اور ختم نبوت کے نام پر فتنہ وفساد اور قتل وغارت کرنے والے تو بہت لوگ ہیں۔لیکن کیا کوششیں کی ہیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو دنیا سے منوانے کے لئے اور اسلام اور قرآن کو دنیا میں پھیلانے کے لئے۔آپ کے الفاظ صرف منہ کا دعویٰ نہیں ہے بلکہ آپ کے ساتھ تعلق رکھنے والے بھی اور غیر بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور محبت کا اظہار آپ کے دل کی آواز اور آپ کے ہرعمل سے ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کا اظہار کرتے ہوئے امرتسر کے ایک اخبار جس کا نام’’وکیل‘‘ تھا جو غیر احمدیوں کا اخبار تھا اس نے آپ کی وفات پر لکھا کہ:’’مرزا صاحب کی رحلت نے ان کے بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ہاں روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرادیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص اُن سے جدا ہوگیا ہے اور اس کے ساتھ ہی مخالفین اسلام کے مقابلے پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا بھی جو اس کی ذات کے ساتھ وابستہ تھی خاتمہ ہوگیا ہے‘‘۔پھر کہتا ہے’’مرزا صاحب کے لٹریچر کی قدر وعظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کرچکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے‘‘۔ لکھتا ہے کہ’’آئندہ ہماری مدافعت کا سلسلہ خواہ کسی درجہ تک وسیع ہوجائے‘‘(دفاع جو اسلام کا دفاع ہے کسی درجہ تک وسیع ہوجائے)’’ناممکن ہے کہ مرزا صاحب کی تحریریں نظرانداز کی جاسکیں۔‘‘ (بحوالہ سیرت طیبہ ازحضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ،صفحہ 45 تا46)ان تحریروں کے بغیر اسلام کا دفاع ممکن ہی نہیں۔

پس یہ سب کچھ جو آپ نے کیا تو اسلام کو اللہ تعالیٰ کا آخری دین اور کامل اور مکمل دین ثابت کرنے کے لئے کیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی وجہ سے آپؐ کے مقام کا لوہا منوانے کے لئے کیا۔دنیا کو بتانے کے لئے کیا کہ اصل مقام آپ کا ہی ہے۔تمام دنیا کو اور دنیا کے مذاہب پر یہ واضح کیا کہ دین محمدؐ جیسا کوئی دین نہیں ہے۔

اعتراض کرنے والے آپ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت کے اظہار کو تو پڑھیں، اس پر غور کریں ورنہ اعتراض برائے اعتراض تو جہالت کی نشانی ہے۔آپ ایک وفاشعار شاگرد اور ایک احسانمند خادم کی طرح ہمیشہ فرماتے تھے کہ یہ سب کچھ مجھے میرے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور آپ کی پیروی سے ہی ملا ہے۔چنانچہ اس کا اظہار کرتے ہوئے آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:’’مَیں اسی (خدا) کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اس

کلامُ الامام

’’گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہوسکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔‘‘

(ملفوظات،جلد5،صفحہ 92)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین۔صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

’’کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں اور کچھ حقوق عباد کے متعلق، ہر دو قسم کی غلطیوں کی معافی مانگنی چاہئے۔‘‘

(ملفوظات،جلد5،صفحہ 60)

طالب دُعا: سکینۃ الدین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندرآباد

نے ابراہیم سے مکالمہ ومخاطبہ کیا اور پھر اسحاقؑ سے اور اسماعیلؑ سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور موسیٰؑ سے اور مسیح ابن مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہمکلام ہوا کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی، ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی مَیں کبھی یہ شرف مکالمہ ومخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔‘‘

(تجلیاتِ الٰہیہ، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 411 تا 412)

یہ باتیں سن کر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کرتا ہے وہ ظالم اور جاہل اور فتنہ پرداز ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ یہ جو بڑے بڑے علماء بنے پھرتے ہیں ان کا معاملہ اب خدا تعالیٰ پر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد جہاں توحید کا قیام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو واضح کر کے دنیا کو آپ کے جھنڈے تلے لانا تھا وہاں حقوق العباد کی ادائیگی اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت کا اِدراک دلوانا اور اس پر عمل کروانا بھی تھا۔ چنانچہ آپ نے شرائط بیعت میں بھی یہ شرط رکھی بلکہ دو شرائط براہ راست اس تعلق سے ہیں۔

شرط نمبر 4 میں آپ نے فرمایا کہ ’’عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا‘‘۔ (بیعت کرنے والا یہ عہد کرے) ’’نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔‘‘

پھر نویں شرط ہے کہ ’’عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض لِلّٰہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔‘‘ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 564)

چنانچہ اس کے مطابق اسلامی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ’’دین کے دو ہی کامل حصے ہیں۔ ایک خدا سے محبت کرنا اور ایک بنی نوع سے اس قدر محبت کرنا کہ ان کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھ لینا اور ان کے لئے دعا کرنا۔‘‘

(نسیم دعوت، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 464)

پھر آپ فرماتے ہیں ’’اسلامی تعلیم کے رُو سے دین اسلام کے حصے صرف دو ہیں۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ تعلیم دو بڑے مقاصد پر مشتمل ہے۔‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’اوّل (یہ کہ) ایک خدا کو جاننا جیسا کہ وہ فی الواقعہ موجود ہے اور اس سے محبت کرنا اور اس کی سچی اطاعت میں اپنے وجود کو لگانا جیسا کہ شرط اطاعت ومحبت ہے۔‘‘ پھر فرمایا کہ ’’دوسرا مقصد یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی میں اپنے تمام قویٰ کو خرچ کرنا۔‘‘ (تمام تر طاقتیں اور استعدادیں اور صلاحیتوں کو خرچ کرنا) ’’اور بادشاہ سے لے کر ادنیٰ انسان تک جو احسان کرنے والا ہو شکر گزاری اور احسان کے ساتھ معاوضہ کرنا۔‘‘ (تحفہ قیصریہ، روحانی خزائن، جلد 12، صفحہ 281)

پس یہ ہے وہ تعلیم جو خدا تعالیٰ کی محبت کے بعد مخلوق سے معاملہ کرنے کی ہے۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے اس کی مخلوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتی ہے۔

اس بارے میں آپ کی اپنی حالت اور عمل کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی حالت اس بارے میں کیا تھی؟ آپ کس طرح عمل فرماتے تھے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ آپ فرماتے ہیں: ’’مَیں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے‘‘ (یعنی مَیں کسی کو بھی، ان مخالفت کرنے والوں کو بھی دشمن نہیں سمجھتا) فرمایا ’’میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے، بلکہ اس سے بڑھ کر‘‘۔ فرمایا کہ ’’مَیں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔‘‘

(اربعین، روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 344)

پھر آپ ایک جگہ مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’ظاہر ہے کہ ہر ایک چیز اپنے نوع سے محبت کرتی ہے۔‘‘ (جو اس کی جنس ہو، قسم ہو اسی سے محبت کرتی ہے) ’’یہاں تک کہ چیونٹیاں بھی (چیونٹیوں سے) اگر کوئی خود غرضی حائل نہ ہو۔ پس جو شخص کہ خدا تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے اس کا فرض ہے۔‘‘ فرمایا کہ جو شخص کہ خدا تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے (آپ خدا تعالیٰ کی طرف بلا رہے ہیں) اس کا فرض ہے ’’کہ سب سے زیادہ محبت کرے۔ سو میں نوع انسان سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔ ہاں ان کی بدعملیوں اور ہر ایک قسم کے ظلم اور فسق اور بغاوت کا دشمن ہوں۔ کسی کی ذات کا دشمن نہیں۔ اس لئے وہ خزانہ جو مجھے ملا ہے جو بہشت کے تمام خزانوں اور نعمتوں کی کنجی ہے وہ جوش محبت سے نوع انسان کے سامنے پیش کرتا ہوں اور یہ امر کہ وہ مال جو مجھے ملا ہے وہ حقیقت میں از قسم ہیرا اور سونا اور چاندی ہے کوئی کھوٹی چیز نہیں ہیں بڑی آسانی سے دریافت ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ ان تمام درہم اور دینار اور جواہرات پر سلطانی سکّہ کا نشان ہے۔‘‘ (یعنی سلطانی بادشاہ کے سکّہ کا نشان ہے۔ کون سا بادشاہ؟) ’’یعنی وہ آسمانی گواہیاں میرے پاس ہیں جو کسی دوسرے کے پاس نہیں ہیں‘‘ (اللہ تعالیٰ میری تائید کرتا ہے۔ میری گواہی دیتا ہے)۔ فرمایا کہ ’’مجھے بتلایا گیا ہے کہ تمام دینوں میں سے دین اسلام ہی سچا ہے۔ مجھے فرمایا گیا ہے کہ تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت کے کامل درجہ پر اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے۔ مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پُرحکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور مجھے خدا کی پاک اور مطہّر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ مَیں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حَکم ہوں۔ یہ جو میرا نام مسیح اور مہدی رکھا گیا ان دونوں ناموں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشرف فرمایا اور پھر خدا نے اپنے بلاواسطہ مکالمہ سے یہی میرا نام رکھا اور پھر زمانے کی حالت موجودہ نے تقاضا کیا کہ یہی میرا نام ہو۔‘‘ (اربعین نمبر 1، روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 345)

یہ باتیں صرف آپ نے لکھنے کے لئے نہیں لکھ دیں یا صرف دعویٰ ہی نہیں کیا کہ آپ کو بنی نوع سے محبت ہے اور سب سے زیادہ محبت ہے۔ اس کے عملی اظہار بھی آپ کی زندگی میں ہمیں نظر آتے ہیں۔ ایک طرف آپ کے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ ہے اور اس دعوے کی تصدیق کے لئے اللہ تعالیٰ جب لوگوں کے لئے بعض نشان ظاہر فرماتا ہے، ایسے نشان جو آفات کے رنگ میں ہیں تو آپ بے چین ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ مولوی عبدالکریم صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان کے ایک حصہ میں رہتے تھے بیان کرتے ہیں کہ طاعون کی وبا پھیلنے کے دنوں میں جب ایک ایک دن میں بیشمار لوگ اس کا شکار ہو رہے تھے اور موت کے منہ میں جا رہے تھے۔ مولوی عبدالکریم صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دعا کرتے ہوئے سنا جسے سن کر مَیں حیران رہ گیا۔ حضرت مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ ’’اس دعا میں آپ کی آواز (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز) میں اس قدر درد اور سوزش تھی کہ سننے والوں کا پِتّہ پانی ہوتا تھا۔‘‘ (سن کے بھی عجیب جذباتی کیفیت طاری ہو جاتی تھی)۔ ’’اور آپ اس طرح پر آستانہ الٰہی پر گریہ وزاری کرتے تھے (اس طرح رو رہے تھے اور ایسی تکلیف سے آپ کی آواز نکل رہی تھی) جیسے کوئی عورت دردِ زہ سے بیقرار ہو‘‘۔ (مولوی صاحب کہتے ہیں کہ) میں نے غور سے سنا تو آپ مخلوق الٰہی کے لئے طاعون کے عذاب سے نجات کے لئے دعا کرتے تھے کہ الٰہی اگر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہو جائیں گے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا‘‘

(ماخوذ از سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، صفحہ 54)

پس غور کریں کہ ایک پیشگوئی کے مطابق مخالفوں پر یہ عذاب آ رہا ہے لیکن آپ اس کے دُور ہونے کی دعا مانگ رہے ہیں اور اس عذاب کے ٹلنے کی وجہ سے عین ممکن ہے بلکہ مخالفین نے شور بھی مچانا تھا۔ آپ کی پیشگوئی مشکوک ہو سکتی تھی۔ لیکن بنی نوع انسان کی ہمدردی نے اس کی پرواہ نہیں کی اور دعا یہ کرتے ہیں کہ ان کو عذاب سے بچا لے اور ایمان کی سلامتی کے لئے کوئی دوسرا راستہ دکھا دے۔ آپ کے مخالف بھی کبھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ نے ہمدردی کے موقع پر ان سے ہمدردی نہیں کی۔ اس کے بیشمار واقعات آپ کی زندگی میں ملتے ہیں۔ ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔

جب منارۃ المسیح کی تعمیر شروع ہونے لگی تو ہندوؤں نے شور مچایا کہ اس سے ہمارے گھروں کی بے پردگی ہوگی۔ اس پر حکومت کی طرف سے ایک مجسٹریٹ تحقیق کے لئے آیا۔ اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام تفصیل بیان کی۔ بتایا کہ یہ تو ایک نشان کے طور پر ہے۔ اس پر روشنی لگائی جائے گی۔ علاقہ روشن ہوگا۔ بے پردگی بالکل نہیں ہوگی۔ اور اگر ان کی بے پردگی ہے تو ہمارے گھروں کی بھی ہوگی۔ تو یہ بالکل غلط تأثر ہے کہ بے پردگی ہوگی۔ یہ سب فضول عذر ہیں۔ مجسٹریٹ کے ساتھ وہاں کے ایک ہندو لالہ بڈھا مل بھی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ یہاں رہتے ہیں۔ قادیان میں ہمارے ہمسائے ہیں۔ اس شہر کے رہنے والے ہیں۔ ان کو پتا ہے کہ میں نے ہمیشہ ہمسایوں کا اور مخلوق کا خیال رکھا ہے۔ یہ لالہ بڈھا مل آپ کے ساتھ ہیں۔ ان سے پوچھیں کہ کبھی کوئی ایک ایسا موقع بھی آیا ہے جب ان کو میری مدد کی ضرورت ہوئی اور میں نے اس میں کوئی کمی کی ہو یا کسی بھی قسم کا فائدہ انہیں پہنچانے میں میری طرف سے کبھی روک ہوئی ہو۔ اور پھر ان سے یہ بھی پوچھ لیں کہ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ انہیں (لالہ صاحب کو) مجھے نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ملا ہو اور یہ نقصان پہنچانے سے رکے ہوں۔ انہوں نے ہمیشہ مجھے نقصان پہنچایا اور مَیں نے ہمیشہ ان کو فائدہ پہنچایا۔ اس وقت لالہ صاحب وہاں مجسٹریٹ کے ساتھ تھے ان کو جرأت نہیں ہوئی کہ اس بات کا انکار کریں بلکہ شرم اور ندامت کا اظہار تھا۔ (ماخوذ از سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، صفحہ 61 تا 63)

پس یہ تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نمونے کہ نقصان پہنچانے والوں کو بھی ہمدردیٔ مخلوق کے تحت فائدہ پہنچایا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب جنہوں نے مخالفت کی انتہا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کفر کا فتویٰ لگایا اور دجّال اور ضال قرار دیا، نعوذ باللہ۔ سارے ملک میں آپ کے خلاف نفرت اور دشمنی کی آگ بھڑکائی لیکن مقدمے میں جب آپ کے وکیل نے مولوی محمد حسین کے خاندان کے بارے میں بعض طعن آمیز سوالات کرنے چاہے تو آپ علیہ السلام نے سختی سے روک دیا۔ وکیل مولوی فضل دین صاحب غیر احمدی تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ مرزا صاحب عجیب انسان ہیں، عجیب اخلاق کے مالک ہیں کہ ایک شخص ان کی عزّت بلکہ جان پر حملہ کرتا ہے اور اس کے جواب میں جب اس کی شہادت کو کمزور کرنے کے لئے بعض سوالات کئے جاتے ہیں تو آپ فوراً روک دیتے ہیں کہ مَیں ایسے سوالات کی اجازت نہیں دیتا۔

انہی مولوی محمد حسین کے بارے میں اپنے ایک عربی شعر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ

قَطَعْتَ وِدَادًا قَدْ غَرَسْنَاهُ فِي الصَّبَا　　وَلَيْسَ فُؤَادِيْ فِي الْوِدَادِ يُقَصِّرٗ

یعنی تُو نے اس محبت کے درخت کو اپنے ہاتھ سے کاٹ دیا جو ہم نے جوانی کے زمانے میں اپنے دل میں نصب کیا تھا مگر میرا دل کسی صورت میں محبت کے معاملے میں کمی اور کوتاہی کرنے والا نہیں۔

(ماخوذ از سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، صفحہ 57 تا 59)

بہرحال یہ تو ایک مثال ہے کہ آپ کے مشن کو ختم کرنے کے لئے بہت سارے مسلمان علماء نے کوششیں کیں۔ بیشمار نام نہاد علماء نے آپ کی مخالفت کی۔ آپ پر کفر کے فتوے لگائے اور اب تک لگاتے چلے آ رہے ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ دنیا کے مختلف ممالک میں، مسلمان ممالک میں ہماری مخالفت ہوتی ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کا ہم پر اثر ہے کہ آج بھی ہم ان مخالفین کے جواب میں ان کے خلاف اخلاقی معیاروں کو نہیں چھوڑتے اور قانون کو بھی اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے۔ کاش ان لوگوں کو سمجھ آ جائے کہ اس زمانے کے حکم اور عدل اور مسیح اور مہدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
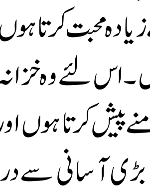
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

علیہ السلام ہی ہیں اور اسلام کی اشاعت اور توحید کا قیام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی حکومت جو دلوں پر قائم ہونی ہے، زمینوں پر نہیں، دلوں پر قائم ہونی ہے وہ مسیح موعود کے ذریعہ سے ہی قائم ہونی ہے اور آپ کی جماعت کے ذریعہ سے ہی قائم ہونی ہے نہ کہ کسی تلوار یا بندوق یا طاقت سے یا دہشتگردی پھیلانے سے اور اسلام کے نام پر مظلوموں کو قتل کرنے سے۔ یورپ میں جو واقعات ہو رہے ہیں یہ اسلام کے نام پر افراد یا تنظیمیں کر رہی ہیں یا یہاں لندن میں دو دن پہلے ظالمانہ طور پر معصوموں کو قتل کیا گیا ہے۔ راہ چلتے راہگیروں پر کار چڑھا دی۔ ایک پولیس والے کو قتل کیا۔ تو یہ اسی وجہ سے ہے کہ ان نام نہاد علماء نے لوگوں کی غلط رہنمائی کر کے ان کے دلوں میں بجائے اسلام کی خوبصورت تعلیم ڈالنے کے ظلم و بربریت کے خیالات پیدا کر دیئے ہیں۔

پس ایسے میں ہم احمدیوں کا کام ہے جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہتا رہا ہوں اور اکثر کہتا ہوں کہ اسلام کے حسن کو دنیا کے سامنے پیش کریں جہاں تک احمدیت کی مخالفت کا تعلق ہے یہ احمدیت کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے، اس لئے ہی بھیجا ہے کہ آپ کو کامیاب کرنا ہے اور اسلام اب آپ کے ذریعہ ہی پھیلنا ہے۔ پس ہم نے اس اسلام کو پھیلانا ہے۔ قتل و غارت کی، معصوموں کو قتل کرنے کی جو یہ حرکتیں ہو رہی ہیں ان حرکتوں کو ہمیں سختی سے ہر جگہ ردّ کرنا چاہئے اس کے خلاف آواز اٹھانی چاہئے اور متأثرین سے ہمدردی کرنا بھی ہمارا کام ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا اور حجت اور برہان کے رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور سلسلہ میں نہایت درجہ فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰحَسۡرَۃً عَلَی الۡعِبَادِ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ (یٰس:31) پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ مگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے رُوبرو آسمان سے اترے اور فرشتے بھی اس کے ساتھ ہوں اس سے کون ٹھٹھا کرے گا۔ پس اس دلیل سے بھی عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا آسمان سے اُترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اَب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰؑ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدے سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 66 تا 67)

اللہ تعالیٰ کے مسیح کا لگایا ہوا یہ بیج اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھل پھول اور بڑھ رہا ہے۔ ہم نے اگر اس کی سبز شاخیں بننا ہے تو ہمارا کام ہے کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں اور عمل سے ثابت ہے ہم اللہ تعالیٰ سے محبت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور اپنے اعمال اور نوع انسان سے ہمدردی اور محبت کو اس طرح بنائیں کہ ہمارے ہر عمل سے یہ نظر آئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

خطبہ نکاح

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 24/فروری 2015ء بروز منگل مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا:

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ تہمینہ رزاق واقفۂ نو کا ہے۔ (یہ مکرم عبدالرزاق صاحب لندن کی بیٹی ہیں) جو عزیزم آصف اقبال احمد ابن مکرم نثار احمد صاحب کے ساتھ دس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ نکاح ہر لحاظ سے بابرکت ثابت ہو۔ آپس میں ہمیشہ اعتماد اور تعلق کی فضا پیدا رہے اور ان کی نیک نسلیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آگے چلاتا رہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: نکاح کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 10/مارچ 2017)

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16/فروری 2017 بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

۞ مکرمہ رضیہ جاوید صاحبہ
(اہلیہ مکرم غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم، لندن)

14/فروری 2017ء کو 71 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ آپ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم چوہدری ناز احمد ناصر صاحب (وکالت تبشیر لندن) کی ہمشیرہ اور مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ) کی خالہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم نعمت اللہ صدیقی صاحب (آف یو ایس اے)

11/جنوری 2017ء کو 97 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت ماسٹر فقیر اللہ صاحب رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔ بطور Ship Captain آپ کو بذریعہ Ship مولوی امام دین صاحب مبلغ سلسلہ کو انڈونیشیا پہنچانے کی خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ مجلس انتخاب خلافت کے ممبر تھے اور خلافت خامسہ کے انتخاب میں شامل ہوئے۔ مرحوم کو خلافت سے پیار اور نظام جماعت کا انتہائی احترام تھا۔ آپ نے فلاڈلفیا جماعت میں لمبا عرصہ بطور سیکرٹری رشتہ ناتا خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم شیخ محمود احمد انور صاحب (ربوہ)

11/اکتوبر 2016ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند، سادہ مزاج، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ 1977ء میں خدام الاحمدیہ ربوہ میں سب سے پہلے کامرس ادارہ کی بنیاد رکھی اور لمبا عرصہ کمپیوٹر ٹریننگ کی خدمت بجالاتے رہے۔ جامعہ احمدیہ ربوہ کے طلباء کو بھی ٹائپنگ سکھاتے رہے۔ محترم محمود احمد بنگالی صاحب (سابق صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ) کی عاملہ کے ممبر کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔

(3) مکرمہ فضل بی بی صاحبہ
(اہلیہ مکرم محمد صادق صاحب، سیالکوٹ)

29/دسمبر 2016ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ ناخواندہ ہونے کے باوجود کافی جماعتی علم رکھتی تھیں۔ جماعت اور خلافت سے بہت پختہ تعلق تھا۔ جماعتی روایات کی بہت قدر کرتی تھیں۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتی تھیں۔ ان کی یہ خوبیاں ان کے بچوں میں بھی جاری ہیں۔

(4) مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ (طاہر آباد، ربوہ)

19/جون 2016ء کو 63 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ جماعت سے وابستگی آپ کی اولین ترجیح ہوتی۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، بہت صابرہ و شاکرہ خاتون تھیں۔ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کی۔ جماعت اور لجنہ کے ہر پروگرام میں بڑی باقاعدگی سے شامل ہوتی تھیں۔

(5) مکرم عبداللطیف بھٹی صاحب (گوجرانوالہ)

20/ستمبر 2016ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ نے مقامی جماعت میں لمبا عرصہ بطور صدر اور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔ آپ بہت نرم مزاج، ملنسار اور ہردلعزیز انسان تھے۔ چندوں میں باقاعدہ تھے۔ آپ نے مسجد کے لئے بھی جگہ پیش کرنے کی توفیق پائی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

جلسہ سالانہ قادیان 2016 میں عرب احباب کی شرکت (4)

گزشتہ تین اقساط میں ہم نے جلسہ سالانہ قادیان میں عربوں کی شرکت کے حوالے سے بعض امور کا تذکرہ کیا تھا، اس سلسلہ کی یہ آخری قسط ہے جس میں کچھ مزید تبصرے، جذبات اور بعض اہم امور بیان کئے جائیں گے۔

قادیان کی زیارت کرنے والے احباب اس بستی کو مختلف زاویوں سے دیکھتے ہیں، کوئی پرانی تاریخ کو سامنے رکھ کر اسکے دریچوں سے اس بستی اور اسکے مقامات کی زیارت کرر ہا ہوتا ہے اور کوئی دینی نصوص کو ذہن میں مستحضر کر کے اس بستی کی سیر کرتا ہے، کوئی خالصۃً صحت نیت اور قصد تعبّد سے ان مقامات میں داخل ہوتا ہے تو کوئی عقیدتوں کے پھول نچھاور کرتے ہوئے زیارت سے مشرف ہوتا ہے۔ زیارتیں کرنے والوں کی اکثریت اس بارہ میں اپنے تجربات لکھتی ہی نہیں ہے اور بہت سے زائر ایسے بھی ہیں جو لکھنا چاہتے ہیں لیکن اپنے جذبات کی ترجمانی نہیں کر سکتے۔ لیکن جب عقیدت بھی ہو اور جذبات کا دھارا بھی بہہ رہا ہو اور ان کی ترجمانی کیلئے قوت بیان اور الفاظ بھی ساتھ دیں تو یقیناً ایک مؤثر تحریر جنم لیتی ہے۔

عرب احباب میں سے بھی بعض نے مختلف زاویوں سے اس بستی کی زیارت کرنے کے بعد اپنے جذبات لکھنے کی کوشش کی۔ ان میں مکرم فتحی عبد السلام صاحب بھی تھے۔ انہوں نے ایک خاص جذباتی کیفیت میں ان مقامات کی زیارت کی اور پھر اس کے بارہ میں اپنے خاص جذباتی انداز میں لکھا۔ ہم ان کے ان جذبات کا خلاصۃً ترجمہ قارئین کرام کے لئے پیش کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

متفرق افکار و جذبات و تبصرے

☆ میرا تعلق مصر کی ایک معمولی سی بستی سے ہے۔ یہ محض خدا کا فضل اور میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ مجھ جیسے معمولی شخص کو اس بستی کی زیارت نصیب ہوئی جس کے ذروں نے مسیحا کے قدم چومے۔ قادیان کی بستی میں بہت سی عمارتیں بن گئیں، آبادی بڑھ گئی اور راستے بن گئے، لیکن اس میں ابھی تک اس خاک کی خوشبو رچی بسی ہے جس پر خدا کے نبی اور مسیح محمدی کے قدم پڑے تھے۔

☆ خدا تعالیٰ جو حیّ و قیوم ہے وہ اس شخص کیلئے ہمیشہ کی زندگی مقدر کر دیتا ہے جو روحانی طور پر مرے ہوئے لوگوں میں زندگی کا پانی تقسیم کرتا ہے۔ میں نے جو کچھ پڑھا تھا اس کی بناء پر میرے ذہن میں قادیان کی ایک تصویر بنی ہوئی تھی۔ قادیان کی زیارت کے ساتھ ہی وہ تصویر مکمل ہوگئی اور میں نے اپنی آنکھوں سے اس بستی کو دیکھ لیا جس میں مسیح محمدی نے اسلام کا دفاع کر کے اسے زندہ مذہب کے طور پر منوایا تھا اور روحانی مُردوں میں آبِ حیات کے جام تقسیم کئے تھے۔ لوگوں کو زندگی بخش جام پلانے والا خود کیسے مر سکتا ہے۔ وہ مسیح محمدی زندہ نبیؐ کا غلام تھا اور اپنے آقا کے نقش قدم پر چل کر وہ بھی ہمیشہ کی زندگی پا گیا۔

☆ قادیان میرے خیال کی دنیا میں ایک بستی کی شکل میں قائم تھی اور جب حقیقت میں اسے دیکھا تو یہ جان کر حیرانی ہوئی کہ باوجود اس کے کہ اب یہ ایک شہر کی شکل اختیار کر گئی ہے لیکن بستی کا رنگ ابھی بھی اس پر غالب ہے اور ایسے لگتا ہے کہ اس شہر نے بستی کا لبادہ اوڑھا ہوا ہے۔

☆ دنیا کی شاید ہی کوئی قوم ایسی گزری ہوگی جس میں اتنے کم عرصہ میں اس قدر بڑی تعداد میں مبلغین، معلمین اور داعیان الی اللہ پیدا ہوئے ہوں جتنے اس مسیح محمدی کی قوم میں پیدا ہوئے ہیں۔

☆ قادیان میں مجھے دو عالَم دکھائی دیئے۔ ایک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا عالَم تھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الدّار اور اس میں موجود مقامات مقدسہ اور بہشتی مقبرہ اور جماعت کے دفاتر وغیرہ تھے، اور دوسرا عالَم غیر احمدیوں کا ہے جو احمدیوں کے ساتھ نہایت امن وسلامتی، دوستی اور اچھی ہمسائیگی کے جذبات کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ اس حالت کو دیکھ کر مجھے مدینہ کا وہ معاشرہ یاد آ گیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آکر غیر مسلموں کے ساتھ امن وسلامتی کے ساتھ رہنے کی بنیاد ڈالی تھی۔

☆ تاریخ کے مطالعہ سے مجھے معلوم ہوا کہ تقسیم ہند کی ابتدائی حد بندی کے مطابق یہ حصہ جس میں قادیان واقع ہے پاکستان میں شامل تھا لیکن اچانک اسے ہندوستان میں شامل کر دیا گیا۔ اس میں یقینا خدا تعالیٰ کی حکمتیں شامل ہوں گی۔ اور ایک یہ بھی ہے کہ پاکستان میں جلسوں پر پابندی لگ گئی لیکن قادیان میں جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قائم رکھے۔ آمین۔

☆ کتنی عجیب بات ہے کہ مسیح اوّل کی قبر بھی ہندوستان میں ہے اور تقسیم ملک کے وقت مسیح ثانی کی قبر بھی خدا کی مشیت کے مطابق ہندوستان میں ہی رہی۔

☆ قادیان میں ہم نے لالہ ملاوامل کے پوتے کی دکان بھی دیکھی۔ ملاوامل وہی ہندو نوجوان تھا جسے ٹی بی ہوگئی تھی اور نوبت موت تک جا پہنچی تھی۔ پھر وہ مسیح موعود علیہ السلام سے دعا کا ملتمس ہوا اور حضور علیہ السلام نے جب دعا کی تو خدا تعالیٰ نے شفا کی نوید سنائی اور پھر وعدہ کے مطابق شفا پاکر ملاوامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام الٰہی کی سچائی اور آپ کے معجزۂ استجابت دعا کی صداقت پر ایک دلیل بن گیا۔

قادیان کی وسعت

قادیان کی چھوٹی سی بستی کو میں نے نہایت وسیع پایا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی وسعت میں دنیا کے ہر احمدی کا دل بھی شامل ہے، اس میں دنیا کی ہر احمدی مسجد کی جگہ بھی شامل ہے، اس کی وسعت میں ہر مرکزِ جماعت اور ہر دار الضیافت بلکہ ہر احمدی کا گھر بھی شامل ہے، اس میں دنیا میں پھیلی ہوئی احمدیت کی کتب، رسائل اور اخبارات کے صفحات کی جگہ بھی شامل ہے۔ اس بستی سے نکلنے والے پیغام اور اس کو ماننے والے مبارک لوگ اس کی وسعتوں میں اضافہ کرتے چلے جا رہے ہیں اور یوں یہ روحانی مملکت چاردانگ عالم میں پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ ایسے لگتا ہے اس کے روحانی انوار کی تاریں ساری دنیا میں جماعت کے مراکز تک پہنچی ہوئی ہیں اور ہر جگہ اسی نور کی تجلّی نظر آتی ہے جو اس بستی کے در و دیوار اور مناروں سے پھوٹ رہا ہے۔

بعض زیارتوں کا احوال

بیت الدعا، بیت الفکر و مسجد مبارک کی زیارت کے وقت وہاں لکھی ہوئی ایک عبارت پڑھی تو میری آنکھیں چھلک پڑیں اور میں نے دعا کی کہ یا الٰہی میرا ان مقامات میں دخول حسن نیت، قصدِ تعبّد اور اخلاص تام سے عبارت کر دے۔ پھر قادیان کی مساجد میں نمازیں ادا کرتے وقت اور مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر حاضری اور ہوشیار پور اور لدھیانہ میں مقامات کی زیارت کے وقت بھی جذبات پر قابو رکھنا مشکل ہوگیا اور اکثر اوقات چہرہ کو آب چشم کا غسل میسر آتا رہا۔

مزار مبارک پر جذبات کا بیان

قادیان میں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر دعا کیلئے کھڑا ہوا تو تصور کی آنکھ میں تمناؤں کو جھلکتے ہوئے دیکھ کر کہہ اٹھا کہ اگر مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات اور بات کرنے کی سعادت ملتی تو مَیں آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچا کر عرض کرتا کہ اے مسیح محمدی جس طرح تو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ملک کی زیارت کرنے اور وہاں کی خاک کو آنکھوں کا سرمہ بنانے کی خواہش کا اظہار کیا تھا اسی طرح آج ہم عرب تیرے پاس آکر کہتے ہیں کہ ہمیں تیرے اور ہم سب کے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دیار کے بعد تجھ سے اور تیرے دیار سے اس قدر محبت ہے کہ ہم اس بستی کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنانا چاہتے ہیں۔

آنے والا آچکا!

زیارت قادیان کے دوران میں نے قادیان کا ریلوے سٹیشن بھی دیکھا۔ اس وقت تو وہاں کوئی ریل گاڑی نہ تھی لیکن ایک روز صبح کے وقت میں نے ریل کی سیٹی سنی تو ایسے لگا جیسے وہ اعلان کر رہی ہو کہ اے لوگو غفلت کی نیند سے جاگ جاؤ اور سن لو کہ لمبے سفروں کے لئے اونٹوں کی سواری اب ختم ہوگئی ہے اس کی جگہ سفر کے نئے وسیلے نکل آئے ہیں۔ اے سونے والو جاگ جاؤ کہ خدا کی اور اس کے نبی کی بات پوری ہوگئی ہے اور ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے وقت جس مبعوثِ سماوی نے آنا تھا وہ آچکا ہے، آؤ اور اس کو قبول کر لو۔

شکر اور نصیحت

جب میں قادیان آیا تو اس بات پر اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے مجھے موت سے پہلے اپنے مسیح کی بستی کی زیارت کا شرف عطا فرما دیا۔ یہاں مجھے احساس ہوا کہ کاش میں نے ہوش کی عمر سے ہی رقت کے ساتھ دعا کی ہوتی تو کیا بعید تھا کہ آج سے کئی سال قبل ہی اللہ تعالیٰ مجھے مسیح محمدی کی بیعت کی سعادت عطا فرما دیتا اور میں کئی سال قبل یہاں آکر برکات سے فیضیاب ہو چکا ہوتا۔ اس صورت میں میری اور میرے اہل خانہ کی حالت ہی کچھ اور ہوتی۔ یہ سوچ کر جہاں مجھے احمدیت سے قبل گزرے ہوئے وقت کے بارہ میں حسرت اور افسوس ہوا وہاں میں نے کہا کہ کاش دیگر لوگ میری طرح یہ غلطی نہ کریں اور خدا تعالیٰ سے ہدایت کی دعا میں لگ جائیں اور بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ انکی دعائیں سن کر انہیں امام الزمان پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمادے اور انہیں میری طرح گزری ہوئی عمر پر حسرت اور ندامت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ایمان افروز مجالس

خاکسار عرض کرتا ہے کہ قادیان میں قیام کے دوران عربوں کے ساتھ بعض ایمان افروز مجالس بھی ہوئیں۔ ایک مجلس میں مکرم محمد حمید کوثر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان صحابہ کرام کے ایمان افروز واقعات سنائے جن سے انہیں ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا۔ اسی طرح بعض تاریخی، تبلیغی اور تربیتی امور پر بھی روشنی ڈالی۔ ایک مجلس میں مکرم محمد الیاس منیر صاحب مبلغ جرمنی کو دعوت دی گئی۔ انہوں نے دو نشستوں میں اپنی اسیری کی داستان اور دیگر اسیران راہ مولیٰ کے واقعات سنائے۔ ہر دو مجالس نہایت ایمان افروز اور علمی و تربیتی اعتبار سے بہت مفید ثابت ہوئیں۔

قادیان سے واپسی کا سفر

قادیان سے واپسی کا سفر کتنا مشکل ہے یہ اس بستی کی زیارت کرنے والے ہی بتا سکتے ہیں۔ جوں جوں انسان ان مقدس مقامات سے دور ہوتا جاتا ہے دل کی کیفیت عجیب ہوتی جاتی ہے۔ تیونس کے احمدی مکرم محسن لحفاوی صاحب نے ایک روز قبل ہی ان لمحات کا تصور کر کے ایک آزاد نظم لکھی تھی لیکن کسی کو سنائی نہ تھی۔

قادیان سے ایک ہی دن رخصت ہونے والے عربوں کی تعداد دس کے قریب تھی۔ ہم نے امرتسر ریلوے سٹیشن پر پہنچنے کے لئے ایک بڑی وین کرائے پر لے لی۔ جب یہ وین بہشتی مقبرہ کے قریب سے گزر رہی تھی تو اس میں سوار احباب کی حالت عجیب تھی۔ درد فراق سے دل پھٹے جا رہے تھے۔ ایسے میں مکرم محسن لحفاوی صاحب نے اپنی نظم پڑھنا شروع کر دی۔ اسے سن کر سب کے جذبات آنکھوں کے راستے چھلکنے لگے۔ جب محسن صاحب نظم سنا چکے تو سب نے دوبارہ سنانے کا کہا کیونکہ نظم کے الفاظ ان کے جذبات کی ترجمانی کر رہے تھے اور یوں دیر تک یہ کیفیت جاری رہی۔

آخر پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو اس بستی کی زیارت کرنے اور روحانی استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 17؍فروری 2017)

......☆......☆......☆......

SEELIN®
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

بقیہ رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 20

معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت مکرم بلال انور صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ بلال انور صاحب نے اپنا نیا گھر مسجد کے قریب ہی تعمیر کیا ہے اور انہوں نے سسکاٹون کے دورہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش کے لئے اپنا گھر بھی پیش کیا تھا۔ لیکن اس کے استعمال کی ضرورت پیش نہیں آئی تھی۔ بعدازاں دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

......☆......☆......☆......

8؍نومبر 2016ء (بروز منگل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سات بجے Prairie Land سنٹر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ خواتین کے ہال میں تشریف لے گئے اور سب کو السلام علیکم کہا۔ خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔ پولیس نے نماز پر جاتے ہوئے اور واپس آتے ہوئے قافلہ کو Escort کیا۔

سسکاٹون سے روانگی اور کیلگری میں ورود مسعود

آج پروگرام کے مطابق سسکاٹون سے کیلگری کیلئے روانگی تھی۔ سسکاٹون جماعت کے مقامی احباب مردو خواتین ہوٹل کے بیرونی حصہ میں جمع تھے۔ صبح ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ سے باہر تشریف لائے اور جماعتی عہدیداران سے گفتگو فرمائی۔ بعدازاں نو بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ پولیس کے Escort میں ایئرپورٹ کیلئے روانہ ہوا۔ قریباً بیس منٹ کے سفر کے بعد دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ سسکاٹون سے کیلگری تک اس سفر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور قافلہ کے ممبران کے علاوہ 14 احباب کو سفر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جن میں امیر صاحب کینیڈا مع اہلیہ، نائب امیر ڈاکٹر اسلم داؤد صاحب، جنرل سیکرٹری صبیح ناصر صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ، نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ، سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ، صدر لجنہ اماء اللہ، سید عامر سفیر صاحب ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز، طارق ہارون ملک صاحب (رسالہ ریویو آف ریلیجنز)، بشیر احمد ناصر صاحب فوٹوگرافر، سید قمر سلیمان صاحب وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ، ڈاکٹر تنویر احمد صاحب آف امریکہ (موصوف ڈاکٹر صاحب اس سفر میں قافلہ کے ساتھ ڈیوٹی پر ہیں) شامل ہیں۔

گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ ایئر کینیڈا کی پرواز AC8581، گیارہ بجکر بیس منٹ پر سسکاٹون سے کیلگری کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی۔ ایک گھنٹہ پچیس منٹ کی پرواز کے بعد جہاز کیلگری کے وقت کے مطابق گیارہ بجکر پینتالیس منٹ پر کیلگری کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔ (کیلگری کا وقت سسکاٹون سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے) ایئرپورٹ پر پروٹوکول آفیسرز نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ مکرم ملک عبدالباری صاحب نائب امیر جماعت کینیڈا اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ حکومت کی طرف سے نیشنل ممبر پارلیمنٹ دیپک اوبرائے صاحب، صوبہ البرٹا کے صوبائی ممبر پارلیمنٹ گراہم سوچا صاحب اور صوبائی ممبر پارلیمنٹ پرب گل صاحب بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ ان سبھی نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو بھی فرمائی۔ بعدازاں بارہ بجکر بیس منٹ پر ایئرپورٹ سے مسجد بیت النور کیلگری کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کے دس سے زائد موٹر سائیکل قافلہ کو Escort کر رہے تھے اور آگے اور دائیں بائیں چلتے ہوئے راستہ کلیئر کر رہے تھے۔

قریباً بیس منٹ کے سفر کے بعد بارہ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ''مسجد بیت النور'' کیلگری تشریف آوری ہوئی جہاں ہزاروں کی تعداد میں احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ استقبال کرنے والوں میں کیلگری کی مقامی جماعت کے علاوہ کینیڈا کی دوسری جماعتوں ٹورانٹو، سسکاٹون، ایڈمنٹن، وینکوور اور بعض دوسری جماعتوں کے علاوہ امریکہ کی مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب بھی شامل تھے۔ جونہی حضور انور کی گاڑی مسجد بیت النور کے قریب پہنچی۔ ساری فضا نعرہ ہائے تکبیر، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، غلام احمد کی جے، خلافت احمدیہ زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے والہانہ اور پُرشگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ **اھلًا و سھلًا و مرحبا** کی آوازیں ہر طرف سے بلند ہو رہی تھیں۔ بچوں اور بچیوں کے گروپس خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ مسجد کے سامنے والے حصہ میں خواتین کھڑی تھیں جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کے قریب پہنچے تو خواتین نے بڑے بھرپور انداز میں اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا اور شرف زیارت حاصل کیا۔

بعدازاں حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے ایک بار پھر سب کو السلام علیکم کہا اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ پروگرام کے مطابق دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النور میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے مرکزی کچن کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور ڈائننگ ہال میں بھی تشریف لے گئے، بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں خواتین اپنے پیارے آقا کی زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے اور یہاں نصب مارکیز کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس پر منتظمین نے بتایا کہ ایک مارکی میں لنگر خانہ قائم کیا گیا ہے اور باقی دو مارکیز کھانا کھانے کیلئے استعمال ہوں گی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں کیلگری جماعت کے 42 خاندانوں کے 160 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملک سیریا سے آئے ہوئے ایک مہاجر خاندان نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان سبھی احباب نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النور میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

کیلگری کا شہر کینیڈا کے صوبہ البرٹا میں دو دریاؤں Bow River اور Elbow River کے سنگم پر واقع ہے اور 1870ء سے آباد ہے۔ اس شہر کے گردونواح میں سرسبز و شاداب قطعات زمین اور شہر کے ایک طرف برف سے ڈھکی ہوئی راکی کوہسار کی چوٹیاں بہت خوبصورت منظر پیش کرتی ہیں۔

کیلگری میں جماعت کا قیام 1977ء میں ہوا اور 1978ء میں جماعت نے بطور مشن ہاؤس ایک چھوٹا سا مکان خریدا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جماعت کی ترقی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ابتدائی سالوں میں یہاں کیلگری کی جماعت کا سالانہ بجٹ صرف چند سو ڈالرز تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کیلگری نے یہاں پندرہ ملین ڈالرز کی لاگت سے ایک بہت خوبصورت، وسیع و عریض مسجد اور جماعتی سنٹر پر مشتمل ایک پورا کمپلیکس تعمیر کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے 2005ء کے دورہ کینیڈا کے دوران 18 جون 2005ء کو کیلگری میں اس پہلی مسجد بیت النور کا سنگ بنیاد رکھا تھا اور پھر اپنے 2008ء کے دورہ کینیڈا میں 4 جولائی 2008ء کو اس مسجد کا افتتاح فرمایا تھا۔

کیلگری کی یہ 'مسجد بیت النور' شہر کے نارتھ ایسٹ علاقہ میں ہے۔ مسجد کے قطعہ زمین کا رقبہ چار ایکڑ ہے اور یہاں مسجد اور پورے کمپلیکس کی تعمیر کا مجموعی رقبہ 48 ہزار مربع فٹ ہے۔ مسجد بیت النور کے مین ہال کے علاوہ مسجد کے دونوں اطراف لابی ہے۔ ایک طرف مردوں کیلئے اور دوسری طرف خواتین کیلئے یہ لابی استعمال ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ 7200 مربع فٹ کے رقبہ پر ایک ملٹی پرپز ہال تعمیر کیا گیا ہے۔ 1790 مربع فٹ پر ڈائننگ ہال تعمیر کیا گیا ہے۔ ایک بہت بڑے کمرشل کچن اور سٹور کی سہولیات بھی موجود ہیں۔ اس کمپلیکس کی دونوں منازل پر بڑی تعداد میں دفاتر موجود ہیں۔ ریجنل امیر، مبلغ سلسلہ، جماعتوں کے لوکل صدران، ان کی عاملہ اور ذیلی تنظیموں کے دفاتر موجود ہیں اور جدید سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ واقفین نو بچوں اور بچیوں کیلئے اور دیگر خدام، اطفال اور ناصرات کیلئے مختلف کلاس روم بھی یہاں بنے ہوئے ہیں جہاں ان کی تعلیمی و تربیتی کلاسز ہوتی ہیں۔ اس کمپلیکس میں داخل ہونے کیلئے مختلف اطراف سے راستے ہیں۔ یہ مسجد اور کمپلیکس جدید طرز پر تعمیر کیا گیا ہے اور اپنی نوعیت کے لحاظ سے کیلگری شہر میں یہ منفرد اہمیت کی حامل عمارت ہے جس کا روشن مینار اور گنبد بہت دور سے نظر آتے ہیں اور لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ کمپلیکس کے ایک احاطہ میں گیسٹ ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے یہاں کیلگری میں قیام کے دوران حضور انور کی رہائش، اسی رہائشی حصہ میں ہے۔

......☆......☆......☆......

9؍نومبر 2016ء (بروز بدھ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45 منٹ پر مسجد بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 54 خاندانوں کے 245 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقات کرنے والے ان تمام خاندانوں کا تعلق کیلگری جماعت سے تھا۔ ان سبھی افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔

پریس کانفرنس

اس کے بعد پروگرام کے مطابق پریس کانفرنس شروع ہوئی جس میں کیلگری سے درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے اور جرنلسٹ شامل ہوئے۔

کینیڈین پریس، دی کیلگری ہیرالڈ، دی کیلگری سن، میٹرو نیوز، سی.بی.سی نیوز کیلگری، سی.ٹی.وی نیوز کیلگری، گلوبل نیوز، سٹی ٹی وی، ریڈیو کینیڈا، سی.بی.سی ریڈیو کیلگری، AM 660 نیوز، ریڈیو ریڈ ایف ایم

☆ سب سے پہلے کیلگری ہیرالڈ نیوز پیپر کے صحافی Michael نے سوال کیا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کے انتخاب کے حوالہ سے آپ کا کیا ردِّعمل ہے؟ آپ اپنی جماعت کے لوگوں کو کیا نصیحت کریں گے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا ردِّعمل وہی تھا جو اکثر امریکن لوگوں کا تھا جنہیں اس نتیجہ کی بالکل توقع نہیں تھی۔ جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے تو احمدی مسلمان قانون پر عمل کرنے والے اور امن پسند شہری ہیں۔ ہم نے ملک کے قانون کو ہمیشہ عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اس لئے ہماری جماعت اس حکومت کے خلاف کوئی مظاہرہ نہیں کرے گی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ہمارے لوگوں میں سے بعض نے ٹرمپ کو ووٹ دیا ہو لیکن مجھے اس کا علم نہیں ہے۔

☆ اسکے بعد سی بی سی نیوز چینل کی رپورٹر کیٹ نے سوال کیا کہ بہت سے کینیڈین لوگ اس بات پر پریشان ہیں کہ ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا تھا کہ وہ مسلمانوں کو ملک کے اندر داخل نہیں ہونے دے گا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ بے شک مسلمانوں کو ملک کے اندر داخل ہونے سے روکے لیکن وہ مسلمان جو امریکہ میں پیدا ہوئے ہیں اور امریکہ میں ہی پلے بڑھے ہیں انکے بارہ میں کیا کرے گا؟ وہ لوگ جو کینیڈا میں پیدا ہوئے ہیں بے شک پیچھے سے ان کا تعلق کسی اور ملک سے ہو لیکن وہ یہاں پیدا ہوئے اور یہاں ہی پلے بڑھے ہیں وہ تو کینیڈین ہی کہلائیں گے۔ اسی طرح جو لوگ یورپ میں پلے بڑھے ہیں اور ان کے پاس یورپین نیشنلٹی ہے وہ یورپین ہی کہلائیں گے۔ اسلئے میرا نہیں خیال کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے اس پر عمل کرے گا۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ میری خوش فہمی ہے تو ایسی بات نہیں ہے۔ میرا نہیں خیال کہ کوئی بھی حکومت یا کوئی بھی عقلمند شخص اس طرح کے اقدام اُٹھائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے تو میرا نہیں خیال کہ وہ

مسلمان ممالک کے مسلمانوں کو امریکہ میں داخل ہونے سے بھی منع کرے گا۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو ملکوں کے درمیان بھی تنازعات اُٹھیں گے۔

اس جرنلسٹ نے کہا کہ کیا آپ ڈونلڈ ٹرمپ سے ملنا پسند کریں گے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ ملاقات کا انتظام کروادیں تو مل لوں گا۔

جرنلسٹ نے عرض کیا کہ آپ ٹرمپ سے کیا کہیں گے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلے تو میں یہ جاننا چاہوں گا کہ وہ مجھ سے کیا چاہتا ہے؟ پھر میں اسے یہی کہوں گا کہ جو کچھ بھی تم نے الیکشن کی تحریک میں کہا ہے اس پر عمل درآمد نہ کروانا ورنہ ملک کے اندر بڑا فساد پیدا ہو جائے گا۔

☆ میٹرو نیوز پیپر کے صحافی Aaron نے سوال کیا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کی جیت اور Brexit کا آپس میں کافی موازنہ کیا جارہا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ Brexit کے بعد مسلمانوں کے خلاف ظلم میں اضافہ ہوا ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ڈونلڈ ٹرمپ کی جیت کے بعد امریکہ میں بھی اضافہ ہوگا؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ Brexit کے بعد یوکے میں مسلمانوں کے خلاف نفرت میں اضافہ ہوا ہے۔ آج کل تو امریکن لوگوں میں ایک لطیفہ چل رہا ہے کہ جس طرح برطانیہ کے لوگ Brexit کے حق میں ووٹ دے کر یورپین یونین سے علیحدہ ہوئے ہیں اسی طرح امریکن ٹرمپ کو ووٹ دے کر امریکہ سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے تو میرا نہیں خیال کہ مسلمانوں کو کسی بڑے مسئلہ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہو سکتا ہے کہ کہیں کہیں اِکّا دُکّا واقعات ہو جائیں لیکن آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ سارے امریکہ کے شہری مسلمانوں اور اسلام کے خلاف نکل آئیں گے۔ ایسا نہیں ہوگا۔ امریکن شہریوں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو خود مسلمان نہیں ہیں لیکن مسلمانوں کے حق میں بول رہے ہیں۔ اس لئے میرا نہیں خیال جو اس نے کہا وہ اس پر عمل بھی کرے گا۔

☆ اسکے بعد ریڈیو کینیڈا کے صحافی اسٹِفنی نے سوال کیا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کے الیکشن جیتنے کی وجہ سے ساری دنیا میں مسلمانوں پر کیا اثرات آئیں گے؟ مسلمان دنیا میں اس کا کیا ردِّ عمل ہوگا؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ کسی قسم کا ردِّ عمل ہوگا۔ میں تو بعض ایسے مسلمانوں کو بھی جانتا ہوں جو Trump کے حق میں بول رہے تھے۔ ہر ایک کو مکمل آزادی حاصل ہے۔ ردِ عمل تو اس وقت ہو جب واقعی حکومت کی طرف سے کوئی ایسی سخت پالیسی آجائے جس سے مسلمانوں کو دھچکا لگے۔ میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اگر ڈونلڈ ٹرمپ جیت بھی جاتا ہے تو وہ کبھی بھی اپنی پالیسیوں پر عمل نہیں کرے گا۔ یہ صرف اس کے الیکشن جیتنے کے حربے ہیں۔

☆ ریڈ ایف ایم ریڈیو کے نمائندہ Risi صاحب نے کہا کہ میرا سوال 'اسلاموفوبیا' کے بارہ میں ہے۔ دنیا میں اس وقت بہت سے لوگ اسلام کے خلاف باتیں کر رہے ہیں۔ ہم اس مسئلہ کو کس طرح حل کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک اسلاموفوبیا کا سوال ہے تو بعض لوگ اس میں حق بجانب ہیں۔ میں کئی خطابات میں کہہ بھی چکا ہوں کہ extremist groups نے ویسٹرن ورلڈ میں ایک خوف پیدا کر دیا ہے۔ پیرس، بیلجیم اور جرمنی میں ہونے والے حملوں نے اور نائین الیون کے بعد 7/7 کو لنڈن میں ٹرین کے ساتھ ہونے والے واقعات نے خوف پیدا کیا ہے اور یہ آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے۔ اب extremist groups نے حملوں میں زیادہ تیزی پیدا کر دی ہے۔ اگر تیزی پیدا نہیں ہوئی تو کم از کم اعلان کر دیتے ہیں کہ یہ حملہ بھی ہم نے کیا ہے اور وہ حملہ بھی ہم نے کیا ہے۔ کینیڈا میں ایک ٹرین کا واقعہ ہوا اور ایک دوسرا واقعہ بھی ہوا۔ امریکہ میں بھی دو تین واقعات ہوئے۔ تو یہ ساری چیزیں خوف پیدا کرتی ہیں۔ اس لئے ان کا خوف حق بجانب ہے۔ لیکن یہ اسلامی تعلیم نہیں ہے۔ اسلامی تعلیم تو extremism کے خلاف ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم بڑے واضح طور پر کہتا ہے کہ اسلامی تعلیمات میں کسی قسم کی کوئی شدت پسندی کی جگہ نہیں ہے اور نہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت سے ثابت ہے۔ اسلام کے اندر ہر قسم کے خودکش حملے یا کلبوں پر ہونے والے حملے یا اس قسم کی دوسری کارروائیاں مکمل طور پر منع ہیں۔ اگر ہم اسلام کی اصل تعلیمات کا مطالعہ کریں اور اسلام کی اصل تعلیمات کو پھیلائیں جو کہ احمدی مسلمان کر رہے ہیں تو یہی ایک طریق ہے جس سے مغربی دنیا کے لوگوں کے ذہنوں میں سے اسلام کا خوف نکالا جا سکتا ہے۔

☆ اسکے بعد ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ ایسا کیوں سمجھتے ہیں کہ ٹرمپ کی حکومت ٹرمپ کی باتوں پر عمل نہیں کرے گی؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ Donald Trump کو اپنی پارٹی کی پالیسی پر عمل کرنا پڑے گا۔ ان کی پارٹی کا کوئی نہ کوئی تو منشور ہوگا۔ اور میرا نہیں خیال کہ اس کی پارٹی کا منشور یہ کہتا ہو کہ تم مسلمانوں کے خلاف ظلم کرو۔ اس کے علاوہ امریکہ کی حکومت کے پیچھے پینٹا گون اور سی آئی اے کا بھی ہاتھ ہوتا ہے اور میرا نہیں خیال کہ وہ اپنے ملک میں بھی اُسی قسم کا اضطراب اور فساد دیکھنا چاہتے ہیں جو دنیا کے بعض دیگر ممالک میں نظر آرہا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ نے دیکھا ہوگا کہ الیکشن جیتنے کے بعد ٹرمپ کا رویہ ایک رات میں تبدیل ہو گیا ہے۔ کل تک تو وہ کہہ رہا تھا کہ ہیلری کلنٹن کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہونا چاہئے اور آج کہہ رہا ہے کہ ہیلری کلنٹن تو ہمارے ملک کا اثاثہ ہے اور اس کے ساتھ اس کے مطابق سلوک ہونا چاہئے۔ تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بدل گیا ہے۔

☆ ہیرالڈ نیوز پیپر اور کیلگری سَن کے صحافی Michael نے دوبارہ سوال کیا کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ مغربی ممالک میں اسلاموفوبیا کو ختم کر رہے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ پیرس، بیلجیم اور جرمنی میں ہونے والے حملوں کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ دوسری طرف آپ کو یہ بات بھی پریشان کرتی ہوگی کہ بعض مغربی ممالک مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے جیسا کہ Calais میں مسلمان مہاجرین کے لئے کیمپس بنائے گئے جو بعد میں ختم کر دیئے گئے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ سارے غیر قانونی immigrants ہیں اس لئے انہوں نے Calais میں کیمپس بنائے ہیں۔ اور یہ کیمپ صرف Calais میں نہیں بلکہ جرمنی میں بھی بہت ساری جگہوں پر بنائے گئے ہیں کیونکہ سیرین رفیوجیز اور بعض دیگر ملکوں کے رفیوجیز کی ایک بہت بڑی تعداد جرمنی میں آئی ہے۔ لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان کیمپوں میں رہنے والے مہاجرین غیر قانونی کام نہیں کر رہے ہیں یا پھر غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث نہیں ہیں۔ لہٰذا حکومت ملک میں امن و امان کیلئے ان کیمپوں کو ختم کر رہی ہے اور ان مہاجرین کو ایسی جگہوں پر رکھ رہی ہے جہاں انہیں باسانی کنٹرول کیا جا سکے اور ان پر نظر رکھی جا سکے۔ اس کی ابتدا حکومت کی طرف سے نہیں بلکہ مہاجرین کی طرف سے ہوئی جنہوں نے ملکی قانون کو توڑنے کی کوشش کی۔ یہ مہاجرین بڑی بڑی سڑکوں پر ٹریفک روک رہے تھے اور بعض جگہ انہوں نے ٹرکوں اور کاروں کو بھی لُوٹا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت کو بھی اقدام اٹھانے پڑے۔ اگر وہ پُرامن طور پر رہ رہے ہوتے تو میرا نہیں خیال کہ حکومت کبھی بھی انکے خلاف کوئی قدم اٹھاتی۔ اب جب حکومت نے انکے خلاف کارروائی کی ہے تو وہ آگے سے سختی دکھا رہے ہیں بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ انتقام لینے پر تُلے ہوئے ہیں۔ تو اس طرح یہ لوگ انصاف سے کام نہیں لے رہے۔

☆ اسکے بعد میٹرو نیوز پیپر کے نمائندہ نے دوبارہ سوال کیا کہ آپ کی جماعت کیلگری میں حکومت کی طرف سے ہونے والی parades میں شامل ہوتی ہے اور کینیڈین لوگوں تک پہنچنے کیلئے اسی قسم کی دوسری تقریبات بھی منعقد کرتی ہے۔ آپ کے خیال میں خاص اس وقت کینیڈین لوگوں تک پہنچنا کیوں ضروری ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ صرف اِس وقت ضروری نہیں بلکہ یہ کام تو ہم ہمیشہ سے کر رہے ہیں اور یہی ہمارا مشن ہے۔ ہماری جماعت کا کام ہی تبلیغ کرنا ہے۔ ہمارا مقصد ہی یہ ہے کہ حقیقی اسلام کا پیغام پھیلایا جائے اور یہی ہم کر رہے ہیں۔ دنیا کے موجودہ حالات ایسے ہیں کہ لوگ اسلام سے خوفزدہ ہیں۔ ہم لوگوں کے ذہنوں سے اسلام کے بارہ میں خوف نکالنے کے لئے اسلام کی حقیقی اور پُرامن تعلیمات کو پھیلا رہے ہیں اور لوگوں کو سمجھا رہے ہیں کہ ہم جہاں بھی رہتے ہیں امن، پیار اور ہم آہنگی کے ساتھ رہتے ہیں اور یہی اسلام کا حقیقی پیغام ہے۔

☆ اسکے بعد Red FM ریڈیو کے نمائندہ Risi نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ جب یہ شدت پسند مختلف جگہوں پر اسلام کے نام پر ہونے والے حملوں کی ذمہ داری لیتے ہیں تو اسلاموفوبیا میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس پر آپ کا کیا ردِّ عمل ہوتا ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں پہلے بھی کئی مرتبہ اپنے خطابات اور انٹرویوز وغیرہ میں کہہ چکا ہوں کہ یہ اسلام کی اصل تعلیم نہیں ہے۔ یہ لوگ جو کچھ بھی کر رہے ہیں وہ اسلامی تعلیمات کے منافی ہے اور یہ لوگ صرف اور صرف اسلام کا نام بدنام کر رہے ہیں۔ میں جب بھی اس قسم کی گھناؤنی حرکتیں دیکھتا ہوں تو اپنی جماعت کو کہتا ہوں کہ پہلے سے بڑھ کر اسلام کی اصل تعلیمات کو پھیلانے کی کوشش کریں۔

یہ پریس کانفرنس دو بجکر دس منٹ تک جاری رہی۔

ٹی وی چینل News660 کے نمائندہ کا حضور انور سے انٹرویو

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں کیلگری کے مشہور ٹیلیویژن چینل News 660 کے سینئر جرنلسٹ Ian Campell نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو لیا۔

جرنلسٹ نے سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کیلگری تشریف لائے اور انٹرویو کیلئے وقت دیا۔

☆ اسکے بعد جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ کل رات امریکہ میں ہونے والے الیکشن کے بارہ میں آپ کے کیا تاثرات ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو نتیجہ نکلا ہے اس کی توقع تو امریکن شہریوں کو بھی نہیں تھی۔ لیکن گزشتہ دنوں میں ماہرین نے رائے دینا شروع کر دی تھی کہ دونوں فریق برابر ہی ہیں۔ دونوں میں سے کوئی بھی جیت سکتا ہے۔ چونکہ لوگوں نے پہلے ہی کہنا شروع کر دیا تھا اس لئے الیکشن کے نتائج اتنے بھی حیران کن نہیں ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ دنیا بھر میں لاکھوں احمدی بستے ہیں۔ کیا آپ وائٹ ہاؤس اور ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ اپنے تعلقات میں بہتری دیکھتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ اصل میں ڈونلڈ ٹرمپ اسلامی تعلیمات سے ناواقف ہے۔ اگر اسے صحیح تعلیمات کا علم ہوتا تو وہ باتیں نہ کہتا جو اس نے کہی ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب ہم دیکھتے ہیں کہ چند انتہا پسند لوگ اسلام کے نام پر ظلم و بربریت کر رہے ہیں تو ڈونلڈ ٹرمپ کے ردِ عمل کی وجہ سمجھ آتی ہے۔ لیکن بجائے اس کے کہ وہ اسلام کی صحیح تعلیمات سمجھنے کی کوشش کرتا اور یہ سمجھتا کہ یہ جو دہشتگرد کر رہے ہیں یہ اسلام کی تعلیم نہیں اس نے تمام دنیا کے مسلمانوں اور اسلام کو اور اپنے ملک میں بسنے والے مسلمانوں کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ اگر دیکھا جائے تو ساری دنیا میں گنتی کے چند ایک لوگ ہیں جنہوں نے یہ ظالمانہ رویہ اختیار کیا ہوا ہے جبکہ دنیا میں 1.6 بلین مسلمان ہیں اور یہ سب تو اس میں شامل نہیں ہیں۔ اس لئے میرے خیال میں اگر اس نے مسلمان کمیونٹی سے تعلقات بنائے ہوتے تو اس کے لئے بہتر ہوتا۔

☆ جرنلسٹ نے عرض کیا کہ کیا آپ ان کے ساتھ اپنے تعلقات کو بہتر ہوتا دیکھتے ہیں یا آپ امید کرتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کر لے گا؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال میں جب وہ اپنا دفتر سنبھالے گا تو خود بھی اسلام کی حقیقت کو سمجھنا چاہے گا۔ کیونکہ اُس نے جو باتیں پہلے کی تھیں وہ صرف الیکشن جیتنے کے لئے تھیں اور جہاں تک میرا خیال ہے امریکہ کے پریذیڈنٹ کو اتنی اجازت نہیں ہوتی کہ وہ ہر جگہ پر اپنی

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کی عیال یعنی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ (مشکوۃ)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔
(سنن سعید بن منصور)

طالبِ دعا: فیملی و افراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

مرضی چلا سکے۔ اس لئے اس کو اور بہت سی باتوں کا خیال رکھنا پڑے گا۔

☆ جرنلسٹ نے عرض کیا کہ آپ کا خیال ہے کہ Trump اپنے وعدے پورے کرے گا؟ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال میں وہ کبھی بھی ان باتوں پر عمل نہیں کرے گا اور مجھے امید بھی ہے کہ وہ ایسا نہیں کرے گا۔ لیکن اگر وہ کرتا ہے تو پھر بہت فساد پیدا ہوگا۔

☆ اسکے بعد جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ لوگوں کو کیسے یقین دلائیں گے کہ ڈونلڈ ٹرمپ کے آنے سے پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں؟ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لوگوں کے دلوں میں جو خوف ہے وہ Trump کی ان باتوں کی وجہ سے ہے جو اس نے الیکشن سے پہلے کی تھیں۔ آپ دیکھیں کہ دنیا میں پہلے ہی بہت فسادات ہو رہے ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں مسلمان حکومتیں اپنی ذمہ داریاں نہیں نبھا رہیں جس کے نتیجہ میں وہاں صورتحال کافی خراب ہے۔ تو ان حالات کو مدّنظر رکھتے ہوئے اگر وہ اپنی باتوں پر عمل کرے گا تو یہاں بھی وہی صورتحال پیدا ہوگی جو مشرق وسطیٰ کے ممالک میں ہے بلکہ خانہ جنگی کی طرف بھی جاسکتی ہے۔

☆ جرنلسٹ نے اگلا سوال کیا کہ آپ کے خیال میں آپ کی جماعت کیلئے سب سے بڑی دشواریاں کیا ہیں؟ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک ہماری بات ہے تو ہم ایک تبلیغ کرنے والی جماعت ہیں۔ ہم تو قرآن کریم کی بیان کردہ اسلام کی صحیح تعلیم جو امن و امان اور آشتی کے پیغام پر مشتمل ہے دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ ہم قانون کی پیروی کرنے والے لوگ ہیں۔ ہمارا ردِّعمل پُرتشدد نہیں ہوتا۔ پاکستان میں تو ہمارے خلاف قوانین بھی موجود ہیں جیسے کہ 1974ء میں ہمارے خلاف قانون بنایا گیا اور ہمیں غیر مسلم قرار دیا گیا اور اسی طرح 1984ء میں ملٹری حکومت نے اس قانون کو اور سخت کیا اور ہمیں اسلامی شعائر پر عمل کرنے سے بھی روک دیا۔ ہم اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے نہ ہی تبلیغ کر سکتے ہیں اس کے باوجود ہم نے کوئی پرتشدد کارروائی نہیں کی۔ ہم جہاں بھی رہتے ہیں قانون کی پیروی کرتے ہیں۔ اگر ہمیں یہ محسوس ہو کہ ہم کسی جگہ کے خاص حالات کے باعث وہاں نہیں رہ سکتے تو ہم ہجرت کرلیں گے۔ کہاں کریں گے؟ یہ خدا بہتر جانتا ہے۔ لیکن میرے خیال میں دنیا کی کوئی بھی بڑی طاقت ایسے حالات نہیں پیدا کرنا چاہے گی کہ اس کے اپنے شہریوں کو ملک چھوڑنا پڑے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ بعض لیڈر لوگوں میں اسلام کے مخالف جذبات پیدا کررہے ہیں اور ISIS نے بھی ایک بڑی مشکل پیدا کی ہے تو ان مسائل کے پیش نظر آپ کیلئے امن کا پیغام پہنچانا کتنا مشکل ہے؟ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اصل مشکل یہ ہے کہ وہ جو بھی ظلم وستم کررہے ہیں وہ اسلام کے نام پر کررہے ہیں۔ ہم واحد جماعت ہیں جو ان حملوں کے جواب دے رہی ہے اور اپنے عمل سے لوگوں کے شکوک دور کررہے ہیں۔ ہمارے لئے اصل دشواری یہ ہے کہ ہمیں پہلے سے بڑھ کر اسلام کو صحیح پیغام پہنچانے کے لئے محنت کرنے کی ضرورت ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہم نے 'اسلاموفوبیا' کے بعض واقعات یہاں کیلگری میں اور باقی دنیا میں بھی دیکھے ہیں۔ آپ کے خیال میں ایسا کیوں ہے؟ کیا اس کی وجہ جاہلیت ہے؟ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ جاہلیت ہی ہے۔ بعض نام نہاد علماء ذاتی مفاد کی خاطر اور بعض دہشتگرد گروہوں کی وجہ سے اسلام کی اور قرآن کی صحیح تعلیمات کو غلط رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ اگر یہ لوگ قرآن کا مطالعہ کریں یا وہ تقاریر ہی سن لیں جو میں نے کی ہیں تو شاید ان لوگوں کو سمجھ آجائے۔ ان تقاریر میں میں نے قرآن کریم کی متعدد آیات پیش کرکے ثابت کیا ہے کہ قرآن اس طرح کے ظلم و ستم کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی دوسری آیت میں فرماتا ہے کہ 'خدا تعالیٰ تمام جہانوں کا رب ہے اور سب کو رزق عطا کرتا ہے اور ان کو پالتا ہے اور بانیٔ اسلام ﷺ تمام دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے تھے۔ اگر یہ بات سچ ہے تو کیسے ممکن ہے کہ وہ لوگ جو یہ ظلم وستم کررہے ہیں وہ بخش دیئے جائیں گے۔ جو لوگ اسلام کے نام پر یہ ظلم کررہے ہیں وہ ضرور خدا تعالیٰ کے مورد عتاب ٹھہریں گے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ شام کے لوگوں کی مدد کیلئے جو اقدامات کئے جارہے ہیں، آپ کے خیال میں یہ کافی ہیں؟ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو کچھ بھی ہورہا ہے یہ بہت پہلے ہونا چاہئے تھا۔ اور اب بھی جو کچھ ہورہا ہے یہ کافی نہیں ہے۔ ان دہشتگرد تنظیموں کو ابھی بھی تیل کی refineries تک رسائی حاصل ہے اور وہ یہ تیل مختلف حکومتوں کو بیچ رہے ہیں اور ایک بینک سے دوسرے بینک میں پیسے ٹرانسفر کئے جا رہے ہیں۔ پھر یہ بھی دیکھیں کہ ان کو اسلحہ کہاں سے مل رہا ہے۔ اسلئے جو بھی اقدامات ہورہے ہیں یہ کافی نہیں ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے آخری سوال کیا کہ کینیڈا کے لوگ اسلام کی موجودہ حالت دیکھ رہے ہیں اور Donald Trump سے سن رہے ہیں کہ وہ امریکہ میں مسلمانوں کے آنے پر پابندی لگادے گا۔ اس حوالہ سے آپ کا اپنے پیروکاروں کیلئے کیا پیغام ہے؟ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا پیغام اپنے پیروکاروں کیلئے یہی ہے کہ ہمیشہ امن و امان سے رہیں۔ میرا ہمیشہ یہی پیغام رہا ہے جو میں اپنی جماعت کو MTA کے ذریعہ بھی پہنچاتا ہوں کہ کبھی بھی شدید ردّعمل کا اظہار نہیں کرنا اور نہ ہی قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا ہے۔ بلکہ قانون کی ہمیشہ پیروی کرنی ہے۔

آخر پر اس جرنلسٹ نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر بھی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ان پر ہدایات سے نوازا۔

یونیورسٹیز اور کالجز کی طالبات کی حضورانور ایدہ اللہ کے ساتھ نشست

پروگرام کے مطابق حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھ بجے مسجد بیت النور کے ہال میں تشریف لائے جہاں یونیورسٹیز اور کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کی حضورانور کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ اس کلاس میں 76 طالبات شامل ہوئیں۔

☆ کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو سدرۃ المنتہیٰ صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ شواریا باجوہ صاحبہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد نائلہ چوہدری صاحبہ نے اطاعت کے موضوع پر عربی میں حدیث پیش کی جس کا انگریزی ترجمہ روکاش رانا صاحبہ نے پیش کیا۔

☆ بعدازاں عائشہ ملک صاحبہ نے شہد کی مکھیوں اور قرآن کریم پر ایک پریزنٹیشن دی۔ موصوفہ نے بتایا کہ شہد کی مکھیاں مل جل کر رہتی ہیں اور ان کا ایک باقاعدہ نظام ہوتا ہے جس میں ان کی ایک ملکہ ہوتی ہے اور باقی اس کے تحت ہوتی ہیں جن کے سپرد مختلف کام ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کی سورۃ النحل کی آیت 69 میں بیان ہوا ہے کہ ’’اور تیرے ربّ نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ پہاڑوں میں بھی اور درختوں میں بھی اور ان (بیلوں) میں جو وہ اونچے سہاروں پر چڑھاتے ہیں گھر بنا۔‘‘

چنانچہ شہد کی مکھیاں ایسی ہی جگہوں پر گھر بناتی ہیں۔ شہد کے چھتے ایک منفرد خاصیت رکھتے ہیں۔ ہر قسم کے کام نہایت منظّم طریقے سے ہوتے ہیں۔ شہد کے چھتوں میں ایک خاص حد تک نمی کا ہونا لازمی ہے۔ اس میں کمی بیشی سے شہد کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اسلئے چھتے کی نمی کو ایک خاص حد تک برقرار رکھنے کا کام بھی کچھ مکھیوں کے سپرد ہوتا ہے۔ سورۃ النحل کی آیت 70 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے کھا اور اپنے ربّ کے رستوں پر عاجزی کرتے ہوئے چل۔ ان کے پیٹوں میں سے ایسا مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور اس میں انسانوں کیلئے ایک بڑی شفا ہے۔ یقیناً اس میں غوروفکر کرنے والوں کیلئے بہت بڑا نشان ہے۔‘‘

شہد کی مکھیاں پھولوں سے nectar اکٹھا کرتی ہیں اور اس کو اپنے پیٹ سے نکلنے والے ایک انزائیم انورٹیز (Invertase) سے ملا کر شہد بناتی ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے شہد کے استعمال سے بہت سی بیماریوں کے لئے شفا ہے۔ اسی طرح تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ شہد کو بہت سی بیماریوں میں استعمال کرکے شفا حاصل کی جاسکتی ہے۔ مثلاً شہد کو زخموں اور جلے ہوئے حصوں پر لگایا جاسکتا ہے۔ موسموں کی allergies کو کم کیا جاسکتا ہے۔ بچوں کی پیٹ کی بیماری Gastroenteritis میں بہت مفید ہے۔ اس سے انفیکشن کو بھی ختم کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس سے بیکٹیریا ختم ہوتا ہے خاص طور پر Manuka Honey سے زخموں کے انفیکشن میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ نیز قدرتی شہد کھانسی کے لئے بھی بطور علاج استعمال ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ عام مکھی اور شہد کی مکھی میں فرق الہام کا ہے۔ ایک گند کھاتی ہے اور ہر کوئی اس سے تنگ آتا ہے اور دوسری نیکٹر (Nector) کھاتی اور شفا والی چیز بناتی ہے۔ گند پر بیٹھنے والی مکھیاں بیماریوں کے پھیلانے کا پیش خیمہ ہیں جبکہ شہد کی مکھیاں بیماریوں سے شفا کی اشیاء بناتی ہیں جس کا کوئی مقابلہ نہیں۔ الہام نے شہد کی مکھیوں کو مکمل اطاعت، تنظیم اور لگن کا مادہ سکھایا ہے۔ سائنس نے قرآن کریم کی پندرہ سو سال قبل بات کو ثابت کردیا ہے۔

☆ اسکے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ ہم نے یہ مشاہدہ کیا ہے کہ شہد کی مکھیاں غائب ہورہی ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ غائب تو نہیں ہو رہیں مگر اس کا خطرہ ضرور ہے۔ اور اس کی وجہ زہریلے کیمیکلز ہیں جو کیڑے مکوڑے مارنے کیلئے پودوں پر چھڑکے جاتے ہیں جس کی وجہ سے حشرات کو مارا جاتا ہے کہتے ہیں کہ اس وجہ سے 30 فی صد مکھیاں کم ہوگئی ہیں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے بتایا ہے کہ منوکا (manuka) شہد زخموں کو مندمل کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ پراپولس (Propolis) بھی شہد کی قسم ہے اس پر کوئی تحقیق نہیں کی؟ پراپولس میں شفا کی زیادہ بہتر خاصیت ہے۔ آجکل manuka پر زیادہ زور ہے حالانکہ اصل میں پراپولس میں خاص شفا ہے۔ شہد کی مکھیاں اس شہد کو اپنے چھتے کو متاثر ہونے سے بچانے کے لئے بھی استعمال کرتی ہیں۔

حضورانور کے استفسار پر موصوفہ نے بتایا کہ وہ پولیٹیکل سائنس کی طالبہ ہیں۔ اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پولیٹکل سائنس کا شہد کی مکھی کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ یہ تحقیق تو بائیولوجی کی سٹوڈنٹ یا کسی entomologist یا Apiculturist کو پیش کرنی چاہئے تھی جسے شہد کی مکھیوں میں دلچسپی بھی ہوتی۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پراپولس میں دوسرے شہد کی نسبت زیادہ شفا پائی جاتی ہے اور اس کی تحقیق ڈنمارک میں شروع ہوئی تھی۔ پراپولس اب تو کمرشلائز بھی ہوگیا ہے۔ اس کی مرہم بھی ملتی ہے اور دوسری مصنوعات بھی ہیں۔

☆ اسکے بعد دوسری presentation سائیکالوجی کی طالبہ نے Resperate & Body Scan پر دی۔ موصوفہ نے بتایا کہ انہوں نے سائیکالوجی میں بی ایس سی اور اکنامکس میں بی اے کیا ہوا ہے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو اس non-pharmacuetical device کا کیسے پتہ چلا؟ کیا آپ نے اس کے بارہ میں خود تحقیق کی تھی؟ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ ان کی کلاس میں اس آلہ کے حوالہ سے پراجیکٹ تھا۔ اس لئے انہیں اس کو سٹڈی کرنے کا موقع ملا۔ موصوفہ نے بتایا: میری تحقیق اس بات پر ہے کہ Resperate اور باڈی سکین میں سے زیادہ بہتر کونسی چیز ہے؟ رسپریٹ ایک ایسا آلہ ہے جو کہ بغیر کسی دوائی کے سانسوں کی مقدار کو کم کرکے بلڈ پریشر کو کم کرنے کیلئے حال ہی میں بنایا گیا ہے۔ اس آلہ کے ساتھ ایک sensor لگا ہوتا ہے جسے سینہ پر لگاتے ہیں تاکہ سانسوں کا مشاہدہ کیا جا سکے اور اس کے ساتھ ایک ہیڈفون ہوتا ہے جس میں موقع کی مناسبت سے ہدایات دی جاتی ہیں جس میں میوزک کی

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکاف عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

ٹون (Tone) بھی ہوتی ہے۔ 2002ء میں امریکہ کی FDA (فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن) نے باقاعدہ اس چیز کو تسلیم کیا کہ اس آلہ کے ذریعہ بلڈ پریشر میں کمی کی جاسکتی ہے۔ دوسری طرف ’باڈی سکین‘ والی مشین ایک ویڈیو چلاتی ہے جس میں شامل ہونے والے آنکھیں بند کر کے بیٹھ جاتے ہیں اور وہ جسم کے مختلف حصوں کی طرف توجہ دلاتی ہے اور رہنمائی کرتی ہے۔

میری تحقیق کے مطابق باڈی سکین video active control کی طرح کام کرتی ہے۔ تحقیق کے دوران مریضوں سے پندرہ سوال کیے گئے۔ سوالات سے معلوم ہوا کہ صرف 17 فیصد لوگوں نے relax ہونے کی کوشش کی جبکہ باقی لوگوں نے کوئی کوشش نہیں کی۔ تحقیق میں مریضوں پر دونوں مشینوں کو آزمایا گیا۔ پانچ منٹ کے لئے تین مرتبہ مشین کو لگایا گیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ مریضوں کی سانسیں ایک منٹ میں 10 مرتبہ تک پہنچ گئیں جو اس مشین کا مقصد تھا۔ جبکہ دونوں مشینوں سے دل کی دھڑکن میں کوئی فرق نہیں آیا۔ انسان زیادہ تر پریشانی کی حالت میں مختلف جسمانی تبدیلیوں سے گزرتا ہے جس میں سے دل کی دھڑکن کی تیزی، سانسوں کی تیزی، پسینہ، Pupil Dilation ہوتی ہے۔ باڈی سکین کی نسبت رسپریٹ کے ذریعہ سے سانسوں کی تعداد میں کمی واقع ہوئی۔ اس تحقیق کے دوران میں نے ایک مقالہ پڑھا جس سے معلوم ہوا کہ آوے مریا (Ave Maria) کی دعائیں (عیسائیوں کی دعائیں) یا یوگی منتر پڑھنے سے ایک منٹ میں چھ سانسوں تک کم کی جاسکتی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ممکن ہے عیسائیوں کی rosary prayer یا یوگی منتر بنیادی طور پر مذہبی عمل ہیں مگر شروع میں صرف سانسوں کی رفتار کم کرنے، ذہنی یکسوئی اور سکون حاصل کرنے کے لئے ہوں۔ ان تحقیقات میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مراقبہ کرنے سے ذہنی سکون حاصل کیا جاسکتا ہے۔ مراقبہ میں لوگ بغیر کسی تعصب کے غور و فکر کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں ان کی سوچ میں کس طرح تبدیلیاں آتی ہیں۔

موصوفہ نے بتایا: حیران کن بات یہ ہے کہ قرآن پاک نے ہم مسلمانوں کو پندرہ سو سال پہلے بتا دیا تھا کہ ہم اپنی پریشانی کو کس طرح کم کر سکتے ہیں۔ سورۃ الرعد کی آیت 29 میں ہے کہ ’’وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ سنو! اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔‘‘ اس کے علاوہ نماز کے دوران جسمانی حرکات ہمارے جسم اور روح کے لئے ایک اچھی ورزش کا ذریعہ بھی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ رسپریٹ آلہ پر تحقیق کر رہی ہیں یا اس کو پروموٹ کر رہی ہیں؟ اس پر طالبہ نے عرض کیا کہ یہ ایک مہنگا آلہ ہے جس کی کئی سو ڈالر قیمت ہے۔ ہم یہ تحقیق کر رہے ہیں کہ اس کا فائدہ ہے یا نہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: اتنے زیادہ پیسے خرچ کرنے سے تو ہوسکتا ہے ویسے ہی انسان کی سانس ختم ہو جائے۔ پھر اس کا کیا فائدہ ہوگا۔ کوئی ایسی بات بتاؤ جو سستی بھی ہو اور بغیر دوائی کھائے بلڈ پریشر بھی نہ ہو اور سانس بھی ٹھیک رہتا ہو۔ جو بلڈ پریشر کے مریض ہیں وہ دکان پر جائیں گے اور قیمت پتہ کریں گے تو وہیں ان کا بلڈ پریشر ہائی ہو جائے گا۔

☆ایک اور طالبہ نے عرض کیا کہ ایک سستی چیز ورزش ہے جو آپ کے آرام کی حالت میں دل کی دھڑکن کو بھی کم کرتی ہے اور سانسوں کی رفتار کو بھی کم کرتی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ورزش کر تو سکتے ہیں مگر ہر ایک کے لئے ورزش کرنا بہت مشکل ہے۔ ویسے تو قرآن شریف بھی کہتا ہے اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کون یہ ذکر کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا نمازیں پڑھنا ہی ہے۔ آپ لوگوں کا ڈرامہ لگا ہوتا ہے تو نمازیں چھوڑ دیتی ہیں۔ کہتی ہیں بعد میں پڑھ لیں گے۔ پتہ نہیں ڈرامہ کی قسط بعد میں دیکھی جائے یا نہ دیکھی جائے اس لئے ڈرامہ تو ابھی دیکھو۔ نماز تو بعد میں بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ اس طرح تو پھر ذکر تو نہ رہا۔ اور ڈرامے بھی ایسے اُوٹ پٹانگ ہوتے ہیں جن میں حادثات ہی حادثات ہوتے ہیں اور اس کے بعد بلڈ پریشر اور بڑھ جاتا ہے اور ڈپریشن بھی ہو جاتا ہے۔

☆اسکے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ آپ نے بتایا تھا کہ مریضوں سے سوال کرنے سے معلوم ہوا تھا کہ انہوں نے پہلے کبھی مراقبہ وغیرہ نہیں کیا تھا۔ تو کیسے معلوم ہوگا کہ ان کے بلڈ پریشر میں رسپریٹ کی وجہ سے فرق پڑا ہے یا مراقبوں کی وجہ سے؟ اس پر طالبہ نے جواب دیا کہ صرف تین لوگوں نے مراقبہ کیا تھا باقی لوگوں نے نہیں کیا تھا۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ یہ آلہ آپ کو صرف ہدایت دے گا کہ آپ بیٹھ جاؤ یا کھڑے ہو جاؤ یا لیٹ جاؤ۔ یہی کچھ بتائے گا یا کچھ اور بھی بتاتا ہے؟ اس پر طالبہ نے عرض کیا کہ رسپریٹ میں صرف بیٹھنے کی حالت میں استعمال ہوتا ہے اور آپ ہیڈ فون کے ذریعہ ہدایات سن رہے ہوتے ہیں۔ باڈی سکین فوراً نہیں بتا سکتا کہ آپ اب کس طرح سانس لے رہے ہیں لیکن رسپریٹ میں وہ ساتھ ساتھ بتاتا ہے کہ اب آپ تیز سانس لے رہے ہیں اور اب آہستہ ہو جائیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو امیروں کے چونچلے ہیں۔ امیر تو ایسی چیزیں خرید لیں گے مگر غریب کیا کریں گے؟ اس کا مطلب ہے کہ امیر رسپریٹ استعمال کرے اور غریب نمازیں پڑھے؟ اس لئے اسے چھوڑو۔ کمپنی والوں نے صرف پیسے بنانے ہوتے ہیں اور آخر پر دوائی ہی لینی پڑتی ہے۔ جس کو عارضی تکلیف ہو اس کی تو اور بات ہے لیکن جو مستقل بیمار ہیں تو ان کو تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ جن کا بلڈ پریشر کبھی کبھار ہائی ہوتا ہے ان کو تو ویسے ہی آلہ استعمال کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور جو مستقل بیمار ہیں انہیں دوائی کھانی پڑے گی۔ چاہے وہ آلہ استعمال کریں یا نہ کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے تو صرف دو آلہ جات کا مقابلہ کیا ہے کہ ان میں سے کون سا بہتر ہے۔ تو یہ ثابت ہوا کہ رسپریٹ زیادہ بہتر ہے۔ باڈی سکین صرف یہ بتاتا ہے کہ اب یہ ہو گیا ہے مگر رسپریٹ رہنمائی بھی کرتا ہے کہ اب بیٹھ جاؤ، گہرے سانس لو، تھوڑا آرام کرو وغیرہ وغیرہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ یہ صرف دل کے مریضوں کیلئے ہے یا دمہ کے مریضوں کیلئے بھی ہے؟ اس پر طالبہ نے عرض کیا کہ زیادہ تر تو دل کے مریضوں اور ہائی بلڈ پریشر والوں کیلئے ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دمہ کی بیماری تو بہت عام ہے۔ اس لئے ایسی چیزوں پر تحقیق کیا کریں جو غریبوں کو فائدہ دے، صرف امیروں کو نہیں۔

☆اسکے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ زندگی میں بعض دفعہ دو چیزوں میں سے ایک چننی ہوتی ہے اور بعض دفعہ سمجھ نہیں آتی کہ کیا کریں۔ مذہب کہتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے رہنمائی حاصل کریں۔ لیکن جب دعا کرتے ہیں تو براہ راست کوئی رہنمائی نہیں ملتی۔ اس حوالہ سے کیا کرنا چاہئے؟ کس طرح ہم خدا سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اتنا نیک تو کوئی نہیں کہ تم دعا کرو اور ساتھ ہی الہام ہو جائے۔ اس مقام کو حاصل کرنے کیلئے سب سے پہلے نیکی اور تقویٰ کے معیار کو بلند کرنا پڑے گا۔ اگر یہ معیار نہیں ہے اور آپ نے دو اختیارات میں سے ایک کو چننا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دماغ دیا ہے۔ اس کے مثبت اور منفی پہلو کے بارہ میں سوچیں۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ان میں سے جو بہتر ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے میرے دل میں سہولت پیدا کر دے۔ اگر دل میں بیٹھ جائے کہ یہ چیز بہتر ہے تو ٹھیک ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ کوئی خواب آئے یا الہام ہو یا کسی خاص طریقے سے پتہ لگے۔ اگر دل کا اطمینان ہو جاتا ہے تو وہ بھی ٹھیک ہے۔ استخارہ کا مطلب ہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے دل میں خیر ڈال دے۔

☆اسکے بعد ایک طالبہ نے عرض کیا کہ اُس نے انٹرنیشنل کریمنل جسٹس میں ماسٹرز کیا ہوا ہے۔ ہمارے سرپرست ہمیں بتاتے ہیں کہ یہ بہت برے لوگ ہیں۔ ان سے خاص طرح کا سلوک کرنا ہے۔ اسلئے ان سے سلوک اچھا نہیں ہوتا کیونکہ انہوں نے بہت برے کام کیے ہوتے ہیں۔ مگر دوسری طرف ہم کہتے ہیں کہ ہمیں عملی طور پر اچھا ہونا چاہئے اور ہر ایک سے نرمی سے پیش آنا چاہئے۔ اس لئے سمجھ نہیں آتی کہ ایسے لوگوں سے سلوک کیسا کیا جائے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ ملزموں کی بہت بڑی تعداد ایسی ہوتی ہے جنہیں کوئی Tempatation ہوتی ہے یا Frustration ہوئی ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کے ساتھ چھوٹے موٹے جرائم کئے یا ایسے لوگوں کے ساتھ مل گئے اور ایک مجرم کے ساتھ دوسرے بھی پکڑے گئے تو وہ بھی جرم کا حصہ بن جاتے ہیں۔ اکثر اسی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ گھناؤنے جرائم کرنے والے لوگ بہت کم ہوتے ہیں۔ اگر ان کو وہاں جیلوں میں سمجھایا جائے تو تبدیلی آسکتی ہے۔ جیلوں میں کس لیے ڈالا جاتا ہے؟ اس کا مقصد اصلاح کرنا ہی ہوتا ہے۔ اسی لئے عیسائیوں کے پادری بھی ہر اتوار عبادت کرانے کے لئے جیلوں میں جاتے ہیں۔ مسلمان مولوی بھی جاتے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم نے بعض جگہ کوشش کی کہ ہمارے آدمی جیلوں میں جائیں اور انہیں اسلام کی حقیقی تعلیم سکھائیں۔ اس کے نتیجہ میں امریکہ میں بھی کئی لوگوں نے خاص طور پر افریقن امریکن اور بعض گوروں نے بھی اپنی اصلاح کی اور پھر بیعت بھی کر لی۔ بعض ابھی بھی جیل میں ہیں اور مجھے خطوط لکھتے ہیں کہ ان کے اندر کس طرح تبدیلی آئی اور انہوں نے کس طرح یُوٹرن (U Turn) لیا۔ وہ لوگ جیلوں میں باقاعدہ نماز پڑھتے ہیں۔ ہمارے لوگوں کے باقاعدہ دورے ہوتے ہیں۔ تو اصل چیز یہ ہے کہ ان کی اصلاح کی جائے۔ پاکستانی جیلوں کی طرح نہیں کہ وہاں جا کر اور مجرم بن جائیں۔ بعض ایسے لوگ ہیں مثلاً مسلمان مولوی ہیں یا اسی قسم کے شدت پسندانہ خیال رکھنے والے لوگ ہیں وہ دوسروں کو بھی Redicalize کر دیتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو علیحدہ رکھنا چاہئے اور پھر اس کے مطابق ان کے ساتھ سلوک کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر سارے مجرموں کو ایک جگہ ڈال دیا جائے اور ایک جیسا سلوک کیا جائے تو ایک دوسرے کا اثر بھی ہو رہا ہوتا ہے۔ یہاں کی جیلیں تو ایسی ہیں کہ اگر کوئی ان کی اصلاح کرنا چاہے تو اصلاح کر سکتے ہیں۔ پاکستان کی جیلوں کی طرح نہیں ہیں۔ پاکستان میں مَیں بھی ایک جیل میں رہا ہوں۔ وہاں ایک بیرک میں اسّی افراد کی گنجائش تھی لیکن وہاں دو سو چالیس افراد تھے۔ سارے ڈاکو، قاتل اور چور تھے۔ یہ لوگ ایک دوسرے پر اثر ڈالتے ہیں۔ پھر رہنے کی جگہ بھی نہیں، لیٹنے کی جگہ نہیں، بیٹھنے کی جگہ نہیں۔ پھر آپس میں لڑتے ہیں۔ پھر جب جیلوں میں لڑتے ہیں تو ایک نیا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اسلئے تھرڈ ورلڈ ملکوں کی جیلوں اور یہاں کی جیلوں میں فرق ہونا چاہئے۔ اصل یہ کوشش ہونی چاہئے کہ کس طرح اصلاح کرنی ہے۔ اور ہر ایک کی نفسیات علیحدہ علیحدہ ہے اور ہر ایک کا جرم کا معیار علیحدہ علیحدہ ہے۔ انکی سمجھ علیحدہ ہے، ان کے جذبات علیحدہ ہیں۔ اسلئے ہر ایک کی انفرادی اصلاح ہونی چاہئے۔

☆اسکے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ جب ہم وصیت کرتے ہیں تو اپنی ذاتی چیزوں اور جائیداد پر کرتے ہیں تو پھر ہمیں اپنے گھر کے سربراہ (اپنے باپ یا شوہر) کی اجازت کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟ اور اس کے بغیر وصیت قبول کیوں نہیں ہوتی؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ کہیں نہیں لکھا کہ باپ کی اجازت کی ضرورت ہے۔ اگر آپ طالبعلم ہیں تو اپنی پاکٹ منی پر یا اگر آپ کی کوئی اپنی پراپرٹی ہے اس پر وصیت کر سکتے ہیں۔ اور جب بڑے ہو کر کچھ کمائیں گے اس پر وصیت ہوگی یا جو کوئی پراپرٹی ہوگی اس پر بھی وصیت ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک خاوند کا سوال ہے تو اس کے بطور witness تصدیقی دستخط لیے جاتے ہیں۔ اس لیے کہ حق مہر خاوند کے ذمہ ہے۔ اگر خاوند نے حق مہر پہلے ہی ادا کر دیا ہے تو اس بات کی تصدیق ہو جائے گی کہ حق مہر کا حصہ عورت نے ادا کرنا ہے۔ لیکن اگر حق مہر ادا نہیں کیا تو حق مہر ادا کرنا اسی کی ذمہ داری ہے۔ تو خاوند کے دستخط اس لئے لیے

کلامُ الامام

’’اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالبِ دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

جاتے ہیں کہ اگر لڑکی کو کچھ ہو جاتا ہے تو اس کے حق مہر میں سے دسواں حصہ مَیں ادا کروں گا۔ تو خاوند سے دستخط کروانے کی یہ وجہ ہے۔ اسلئے نہیں کہ اس کی اجازت کے بغیر وصیت نہیں کر سکتے۔ وہ لڑکیاں جن کی شادی نہیں ہوئی کیا وہ انتظار کریں گی کہ میری شادی ہو، میرا خاوند ہو تو میں اس سے دستخط کرواؤں اور پھر وصیت کروں؟ تو خاوند کے دستخط تو صرف قانونی تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے ہیں۔

☆ایک طالبہ نے سوال کیا کہ دماغی صحت کے بارے میں لوگوں میں شعور دینے کیلئے جماعت کیا کہتی ہے؟ میرا ذاتی خیال ہے کہ دماغی بیماریوں سے متعلق لوگوں کو آگاہ کرنا چاہئے۔ میں بعض لوگوں سے ملی ہوں جو اس کا شکار ہیں۔ لجنہ میں کاؤنسلنگ کرنے کی ضرورت ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا جائزہ لینا چاہئے۔ بعض لوگوں کو بچپن میں ڈپریشن ہو جاتا ہے اور وہ آہستہ آہستہ بڑھتا بڑھتا دماغی بیماری بن جاتا ہے۔ اگر شروع میں اس کا علاج کر لیا جائے تو اچھی بات ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپکو چاہئے کہ لجنہ میں ایک ٹیم بنالیں۔ بہت سی لڑکیوں کو ڈپریشن ہو جاتا ہے۔ مختلف کیسز سامنے آتے ہیں۔ بعضوں کو شادیوں کے بعد، شادی کی وجہ سے اور بعض کو بچوں کی وجہ سے بڑھاپے میں ڈپریشن ہو جاتا ہے۔ اس لئے اگر ایسا کر سکتی ہیں تو کریں بڑی اچھی بات ہے۔ اگر اس کے لئے کوئی سکیم ہے جو جماعت میں ہر جگہ استعمال کی جا سکتی ہے تو مجھے بھجوا دیں۔

☆اس کے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ قرآن کریم کی سورۃ النساء کی آیت 13 میں وراثت کے بارے آیا ہے کہ اگر کسی میاں بیوی کی اولاد نہیں ہے تو بیوی فوت ہو جائے تو مرد اس کی آدھی جائیداد ورثہ میں لے گا۔ اور اگر خاوند فوت ہو تو اس کی بیوی اس کی جائیداد کا چوتھا حصہ لے گی۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر مرد کے کوئی بچے نہیں ہیں اور اس نے کسی کی دیکھ بھال نہیں کرنی تو وہ پھر بھی عورت کی نسبت کیوں زیادہ ورثہ لے سکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ عموماً بیوی نے اپنی جائیداد اپنے خاوند کے ذریعہ سے بنوائی ہوتی ہے۔ اور دوسری بات اگر مرد نئی شادی کرتا ہے اور اس سے بچے پیدا ہوتے ہیں تو اس نے ان کی ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں۔ اسلام نے عورت کی حفاظت اس طرح کی ہے کہ مرد کے اخراجات اور ذمہ داریاں عورت سے زیادہ ہیں۔ دوسری طرف عورت کو جہاں وراثت کا حق بالکل بھی نہیں تھا بلکہ ماضی قریب میں تو یورپ میں بھی نہیں تھا وہاں عورت کو چوتھا حصہ وراثت کا حق ملا اور اگر بچے ہیں تو آٹھواں حصہ وراثت کا ملے گا۔ تو یہ حالات سامنے رکھو کہ پہلے عورت کو کچھ بھی نہیں مل رہا تھا۔ پھر اگر عورت چوتھا حصہ لیتی ہے اور آگے شادی کر لیتی ہے تو اس کو اگلے خاوند سے دوبارہ پراپرٹی ملنے کا امکان ہے اور اس کے اخراجات بالکل بھی نہیں ہیں۔ پھر اگلی آیات میں آتا ہے کہ جتنے پیسے خرچ کرنے ہیں وہ مرد نے کرنے ہیں، عورت نے نہیں کرنے۔ عورت پر تو کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ ساری ذمہ داری تو مرد کے اوپر ڈال دی۔ اس لئے اس کو اِنکم بھی زیادہ دے دی۔ اور جو چوتھا یا آٹھواں حصہ عورت کو ملا وہ صرف عورت کا ہی ہے چاہے شادی کرے یا نہ کرے۔ قرآن کہتا ہے کہ اگر کسی عورت کا خاوند فوت ہو جائے اور اگر اس کی عمر شادی کی ہے تو اسے شادی کرنی چاہئے اور اس طرح ان کی ذمہ داری اٹھائی جاتی ہے۔ بعض ایسے کیسز بھی ہوتے ہیں کہ بعضوں کی نہیں بھی ہوتی۔ لیکن اسلام میں جو ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں وہ مرد پر ڈالی ہیں۔ اس لئے اس کا حصہ زیادہ مقرر کیا۔ عورت پر خرچ کیلئے کوئی ذمہ داری نہیں ڈالی، سوائے اپنے خرچ کیلئے۔ اس لئے اس کا حصہ کم کیا۔ اس میں عورتوں کو بہت اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہے؟ پہلی چیز تو یہ دیکھیں کہ جہاں عورت کی وراثت تھی ہی نہیں۔ ماضی قریب میں یورپ میں بھی نہیں تھی۔ یہاں اب بھی قانون ہے کہ جائیداد بڑے بیٹے کو مل جاتی ہے۔ یا وصیت لکھ دو تو کسی اور کے پاس چلی جاتی ہے اور باقی محروم رہ جاتے ہیں۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ ہر ایک کا حصہ ہے۔ خاوند کا بھی، بیوی کا بھی اور بچوں کا بھی۔

اب خاوند بیوی کا جہاں سوال ہے وہاں یہ سوال بھی تو اٹھتا ہے کہ بچوں میں لڑکوں کے دو حصے ہیں اور لڑکی کا ایک حصہ ہے۔ جس کے لڑکے ہیں وہ تو پوری پراپرٹی لے گئے اور جس کی لڑکیاں ہیں انہیں دو تہائی ملے گا۔ باقی سارا رشتہ داروں میں چلا جائے گا۔ لیکن اگر کسی کی لڑکے لڑکیاں دونوں ہوں تو اولاد میں ساری تقسیم ہو جائے گی۔ تو اسلام نے جو سارے فیصلے کیے ہیں وہ اس بات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے کئے ہیں کہ کس کس کی کتنی ذمہ داریاں ہیں۔ اسی حساب سے حصے مقرر کئے گئے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بعض کیسز میں ظلم بھی ہوئے ہیں اور لوگ اپنی عورتوں کو حصہ نہیں دیتے اور خود ہی کھا جاتے ہیں۔ بلکہ یہاں بھی ہمارے ایشین لوگوں میں اور زمینداروں میں رواج ہے کہ بیٹیوں کو کچھ نہیں دیتے۔ ہاں اگر جماعت کو پتہ چلے تو جماعت سختی کرتی ہے اور زبردستی حصہ دلواتی ہے۔

☆اسکے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ میں نے کعبہ کے بارے میں پڑھا تھا کہ ہر سال کعبہ کے غلاف پر 5.3 ملین امریکن ڈالر خرچ آتا ہے۔ کیا ہمیں اس پر اتنا پیسہ خرچ کرنا چاہئے یا یہ پیسوں کا ضیاع ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کعبہ کے غلاف میں سونے کا دھاگہ ڈالتے ہیں۔ یہ شرعی چیز تو نہیں ہے۔ اسے نہ بھی ڈھانکیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کونسا غلاف تھا۔ ہر سال کئی ملین ڈالر خرچ کر کے غلاف چڑھاتے ہیں اور پھر اس کے ٹکڑے کاٹ کر نیلامی میں بیچتے ہیں۔ اتنے پیسے واپس بھی آجاتے ہیں۔ وہاں کے بادشاہ تیل کا پیسہ کھا رہے ہیں۔ گھروں میں بھی سونا لگایا ہوا ہے اگر کعبہ میں لگا دیتے ہیں تو ان کی مرضی ہے۔ اگر غلاف چڑھانا ہی ہے تو جو پیسے نیلامی میں بیچنے سے ملتے ہیں اگر غریب ملکوں میں دے دیں تو اور بھی زیادہ اچھا ہے۔ ویسے تو ضروری نہیں کہ غلاف چڑھایا جائے۔

☆اس کے بعد ایک طالبہ نے عرض کیا کہ آجکل عورتوں کے حقوق کے بارے میں بہت زور دیا جاتا ہے۔ اس جمعہ کو حضور کے ساتھ ایک تقریب بھی ہے اور اس میں کہا گیا ہے کہ لجنہ نہیں آئے گی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو مرکز میں پیس کانفرنس ہوئی تھی اس کے بارے انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ جو مرد اور عورتیں اپنے تبلیغی دوست لائیں گے انہیں بیٹھنے دیا جائے گا۔ اگر آپ مہمان لا رہی ہیں تو آپ آسکتی ہیں۔ اگر جگہ نہ ہو تو آپ کے مہمان تو چلے جائیں گے اور آپ ان کیلئے قربانی دے دینا اور باہر کھڑی ہو جانا اور مہمان کو کہہ دینا کہ جگہ نہیں ہے اسلئے باہر ہوں اور میں قربانی دے رہی ہوں اور اگر جگہ ہوئی تو بیٹھ جانا۔ میں نے کہا ہوا ہے کہ ہماری لڑکیاں جو مہمان لائیں وہ شامل ہو سکتی ہیں لیکن کھانے کے وقت وہ علیحدہ کھانا کھائیں گی اور یہ Discrimination نہیں بلکہ اسلامی تعلیم ہے۔ ٹورانٹو میں بھی لڑکیاں اپنے ساتھ مہمانوں کو لے کر آئی تھیں لیکن میں نے انہیں کہہ دیا تھا کہ تم لوگوں نے علیحدہ عورتوں میں جا کر کھانا کھانا ہے۔ اپنے مہمان کو کہہ دو کہ ہم اس طرح یہاں بیٹھ کر نہیں کھا سکتیں۔ ہاں جب تک وہ فنکشن ہو رہا ہے تقاریر ہو رہی ہیں وہ سن لیں۔ اس کے علاوہ ہمارا کچھ ڈریس کوڈ بھی ہونا چاہئے اور کچھ ethics بھی ہونے چاہئیں۔

☆اسکے بعد ایک طالبہ نے جس نے تجویز دی تھی کہ جماعت میں جن عورتوں کو ڈپریشن کا مرض ہوتا ہے ان کی کونسلنگ ہونی چاہئے، عرض کیا کہ اس کیلئے حضور انور کی خدمت میں کس طرح سکیم بھجوائی جا سکتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلے لجنہ سے مل کر یہاں کی لجنہ کی لسٹ بنائیں کہ کتنے ایسے کیسز ہیں؟ پھر یہ بات بھی ہو کہ ان کے گھر والوں کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟ ہمارے کلچر میں یہ بھی تو ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ علاج کروایا تو لوگ پتہ نہیں کیا سمجھیں گے۔ حالانکہ اگر ان کو سمجھایا جائے اور ان کو کوئی کمپنی مل جائے اور کچھ باتیں کرنے کا موقع مل جائے تو اسی سے بہت سارے لوگ ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ تو اس کی سکیم بنا کر مجھے بھیجیں اور صدر لجنہ کو بھی دیں۔ طالبات کی یہ کلاس سات بجے ختم ہوئی۔

یونیورسٹیز اور کالج کے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ نشست

اس کے بعد یونیورسٹیز اور کالج کے طلباء کی نشست شروع ہوئی۔ اس میں ستر طلباء نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم رخشان بٹ صاحب نے تلاوت کی اور دانیال خان صاحب نے اس کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔

☆اس کے بعد شاہ نواز صاحب نے پریزنٹیشن دی۔ انہوں نے بتایا کہ وہ یونیورسٹی آف البرٹا میں Bio Resource ٹیکنالوجی میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں اور Wind Turbines پر ریسرچ کر رہے ہیں کہ کس طرح ان میں بہتری لائی جا سکتی ہے۔ وہ اپنی ریسرچ میں اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ Bio degradable system زیادہ بہتر ہے۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ سولر انرجی کے مقابل پر Wind Turbine کے ذریعہ کتنی کم یا زیادہ توانائی پیدا کی جا سکتی ہے؟ اس پر شاہ نواز صاحب نے بتایا کہ اس کا انحصار panels پر ہوتا ہے۔ شمسی توانائی wind energy سے زیادہ مؤثر نہیں ہے۔ اگر شمسی توانائی کے 25 پینلز سے 5 کلوواٹ طاقت پیدا ہوتی ہے تو ونڈ سے 1.47 میگاواٹ طاقت پیدا ہوتی ہے۔

☆اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ ایک پینل کی قیمت کتنی ہوتی ہے؟ کیا یہ cost effective ہوتا ہے یا نہیں؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ان کے علم میں نہیں ہے کہ ایک پینل کی کیا قیمت ہوتی ہے لیکن توانائی پیدا کرنے کے دیگر پرانے ذرائع کی نسبت اس کو زیادہ cost effective نہیں سمجھا جاتا۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ اسکے وِنگ بنانے کیلئے فائبر گلاس استعمال ہوتا ہے جو کہ پٹرولیم سے بنتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ اس کے wing کے دو حصے ہوتے ہیں جو آپس میں جوڑے جاتے ہیں لیکن اندر کچھ خلا ہوتا ہے۔ ونگ کے ایک حصہ کی لمبائی 38 میٹر تک ہوتی ہے اور کُل لمبائی 90 میٹر کے قریب ہوتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب ہم کسی windmill کو دیکھتے ہیں تو دیکھنے میں اتنی لمبی نہیں لگتیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ البرٹا میں کتنی windmill ہیں؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ یہ انرجی سیکٹر کا 9 فیصد حصہ ہیں۔ لیکن ابھی تک cost effective نہیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر موصوف نے اپنے پراجیکٹ کے بارہ میں بتایا کہ ابھی تک وِنڈ مِل بنانے کے لئے جو چیزیں استعمال کی جاتی ہیں وہ non-renewable ہوتی ہیں اسلئے اب اسکے بدلے میں کوئی اور چیزیں تلاش کر رہے ہیں۔

حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا کوئی ایسی کمپنی ہے جو وِنڈ مِل بناتی ہو؟ موصوف نے عرض کیا کہ اس پر یورپ میں کچھ کام ہو رہا ہے۔ وہ اس کا ایک چھوٹا version بنا رہے ہیں جس سے 10 کلوواٹ انرجی بن سکتی ہے لیکن وہ بھی پٹرولیم سے بنی ہوئی فائبر گلاس استعمال کرتے ہیں۔ اور ہماری کوشش ہے کہ ہم اسے مکمل طور پر bio degradable بنا دیں۔

☆اس کے بعد فرہاد احمد قریشی صاحب نے پریزنٹیشن دی۔ موصوف نے بتایا کہ وہ کچھ عرصہ پہلے پاکستان سے آئے ہیں اور یونیورسٹی آف کیلگری میں میڈیکل سائنس میں ماسٹرز کر رہے ہیں۔ ان کی ریسرچ انسانی دماغ میں Sound Signals کے بارہ میں ہے۔ ہم مختلف فریکوئینسی کی آوازیں سنتے ہیں جو دماغ کے مختلف حصوں میں جاتی ہیں جس کے ذریعہ سے مختلف neuron متحرک ہو جاتے ہیں۔ نیوران کی یہ حرکت الیکٹریکل سگنل پیدا کرتی ہے جن کا electrodes کے ذریعہ پتہ لگ سکتا ہے۔ اس طرح ہم ایک چوہے کو مختلف قسم کی آوازیں سنا کر اس کے دماغ کو پڑھتے ہیں۔ اس ریسرچ کے ذریعہ سماعت کے آلوں کے بارہ میں علم بھی بڑھ سکتا ہے۔ اس presentation کے حوالہ سے ایک طالب علم نے سوال کیا کہ چوہوں پر یہ تجربہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟ کوئی دوسرا جانور کیوں نہیں استعمال کیا گیا؟

اس پر موصوف نے کہا کہ چوہے کی سماعت کی رینج

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُالدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

ایک hertz سے لے کر 100 Kilohertz تک ہے جس میں انسان کی hearing range بھی آجاتی ہے جو 20 سے لے کر 20 kilohertz تک ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ چوہوں کی کالونیاں آسانی سے reproduce کی جاسکتی ہیں۔ انہیں آسانی سے رکھا بھی جاسکتا ہے اور بہت سستی بھی ہوتی ہیں۔

☆حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا اس ریسرچ کے ذریعہ اُن لوگوں کی سماعت کو بہتر بنایا جاسکتا ہے جو مشکل سے سنتے ہیں؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ہمارا یہ طریقہ ہر قسم کے آلۂ سماعت کو دیکھ سکتا ہے۔ اس طرح ان میں بہتری پیدا کی جاسکتی ہے۔ ہم آلۂ سماعت کا دماغ کے اندر پیدا ہونے والا رسپانس پڑھ سکتے ہیں اور دیکھ سکتے ہیں اس کو کس طرح بہتر بنایا جائے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس طرح تو آپ ہر ایک کیلئے علیحدہ آلۂ سماعت بنائیں گے لیکن عام طور پر تو ایک ہی قسم کی hearing aid ہوتی ہے جو وہ مارکیٹ میں دے دیتے ہیں۔ لیکن اگر آپ ہر شخص کیلئے علیحدہ hearing aid بنائیں تو کیا یہ cost effective ہوگا؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ مجھے اس کا علم نہیں کیونکہ ابھی ریسرچ کا آغاز ہے۔

☆اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ اگر mouse کو اس کی سماعت کی طاقت سے بڑھ کر high sound waves سنائی جائیں تو اس کا ان پر کیا اثر ہوتا ہے؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ایک خاص range تک جانور رسپانس دیتا ہے لیکن جب اس کی range سے زیادہ فریکوئینسی والی آواز سنائی جائے تو جانور اس کا کوئی جواب نہیں دیتے۔

☆ایک اور طالبعلم نے سوال کیا کہ کیا اس طریق کے مطابق ہم جانوروں کو commands دے سکتے ہیں یا انہیں کنٹرول کر سکتے ہیں؟ اس پر موصوف نے بتایا کہ انڈیا میں ایک تجربہ ہوا ہے۔ انہوں نے وہاں ایک شخص کے دماغ کے signals فرانس میں بیٹھے ہوئے شخص کے دماغ کو بھیجے تھے۔ ان دونوں کے سروں پر electrodes لگائے جاتے ہیں جو ان signals کو encode کر لیتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر موصوف نے بتایا کہ یہ سب کچھ انٹرنیٹ کے ذریعہ کیا جاسکتا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ تو بڑی خطرناک چیز ہے۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر ایک طالبعلم فرخ صاحب نے بتایا کہ وہ پٹرولیم انجینئرنگ کر رہے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ پٹرولیم انجینئرنگ کر رہے ہیں لیکن یہاں تو پٹرول ختم ہو رہا ہے۔

☆ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ پاکستان سے ایم بی بی ایس کر رہے تھے اور فائنل ایئر میں تھے لیکن حالات کی وجہ سے کینیڈا آنا پڑا۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ وقفِ نو ہیں اس لئے گھانا یا کیربین (Caribbean) میں سے کہیں جا کر ڈگری مکمل کر لیں گے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا گھانا یا کیریبین (Caribbean) ممالک کی ڈگری یہاں چل جاتی ہے؟ اس پر موصوف نے بتایا کہ یہاں ان کی ڈگری نہیں چلتی کیونکہ فارن میڈیکل گریجوایٹس کیلئے یہاں سے لائسنس لینا پڑتا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ آپ کو یہاں آکر اپنی ڈگری کو اَپ ڈیٹ کرنا پڑتا ہے۔ یہاں کی ڈگری کے برابر ایک کورس کرنا پڑتا ہے۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ آپ کے ذہن میں گھانا کا کیوں خیال آیا؟ اس پر طالب علم نے عرض کیا کہ وہ وقفِ نو ہیں۔ اس لئے جہاں بھی حکم ہوگا چلے جائیں گے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ گھانا سے پتہ کروایا ہے کہ وہاں داخلہ وغیرہ مل جائے گا اور فیس وغیرہ کیا ہوگی؟ اس پر طالب علم نے عرض کیا کہ انہوں نے گھانا سے پتہ کروایا ہے۔ وہ پاکستان کی یونیورسٹی کے credentials کو مان لیتے ہیں۔ ان کے دو بھائی بھی پاکستان سے آئے ہیں اور وہ ان کے credentials کو بھی مان رہے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹھیک ہے پھر گھانا چلے جاؤ۔

☆ایک طالب علم نے عرض کیا کہ میں نے پچھلی دفعہ پوچھا تھا کہ ہم اس معاشرہ میں دجال کو کیسے پہچان سکتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس بات کو تو تین سال ہو گئے ہیں۔ تین سالوں میں دجال نہیں پہچانا گیا؟

☆ اسکے بعد طالبعلم نے سوال کیا کہ ہم سیاست میں کرپشن سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر دجال پہچانا گیا تو سیاست بھی پہچانی گئی۔ سیاست میں corruption کیا ہے؟ کرپشن کا نام ہی سیاست ہے۔ اس سے بچنے کا طریق ایک ہی ہے کہ اسلامی نظام رائج ہو جائے۔ یہ نظام تو اس وقت مسلمان ملکوں میں بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کرو۔ اور جو حکومت میں سیاستدان ہیں ان کے سپرد امانتیں ہیں۔ اسلام کی تعلیم یہی ہے کہ اصل جمہوریت representation کے ذریعہ ہوتی ہے یعنی لوگوں نے جو تمہارے سپرد امانتیں کی ہیں ان کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ لوگوں نے جو اعتماد کیا ہے اس اعتماد پر پورا اترو اور اس کا صحیح طرح سے honour کرو۔ لیکن یہ چیز تقویٰ سے ہی پیدا ہو سکتی ہے۔ اسلامی جمہوریت میں پارٹی affiliation نہیں ہوتی اور نہ ہی ذاتی مفادات ہوتے ہیں۔ بلکہ جو بھی کام کرنا ہے اس میں انصاف اور سچائی ہونی چاہئے۔ جب یہ ساری چیزیں پیدا ہو جائیں گی تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ اب سیاست انفرادی طور پر تو نہیں ہے بلکہ پارٹی یا پھر مخالفت اور دشمنی کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔

☆ ایک طالبِ علم نے عرض کیا کہ کل رات کو امریکہ کا صدارتی الیکشن ہے۔ اس کے بارہ میں حضور کا کیا نظریہ ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: امریکہ کا صدارتی الیکشن ہے۔ اور صدر کوئی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر تو نہیں ہوتا۔ اس نے اگر کوئی بھی قانون enact کرنا ہے تو اس کو ایک procedure سے گزرنا پڑے گا۔ ایک بِل آئے گا۔ پھر کیبنٹ میں اس پر بحث ہوگی۔ پھر کانگریس میں بحث ہوگی۔ پھر سینیٹ میں بحث ہوگی اور اس کے بعد ہی کوئی قانون بنے گا۔ اس لئے راتوں رات تو تبدیلی نہیں آئے گی۔ ان کے ہاں سینٹ اور کانگریس وغیرہ میں بھی لابیاں بنتی ہیں۔ ہر ایک چیز کی لابی بنی ہوتی ہے۔ تو کیا مسلمانوں کی اور دوسری minorities کی لابیاں نہیں ہوں گی؟ لوگوں نے بے شک Trump کو ووٹ دے دیا ہے لیکن ضروری نہیں کہ اس کی ساری پالیسیز پر عمل ہو۔ بہت ساری چیزیں کام کر رہی ہوتی ہیں۔ اسکی اپنی پارٹی Republican کی بہت ساری پالیسیز اس کی باتوں کے خلاف ہیں اور سینیٹ میں ان کی majority ہے۔ اس لئے ایسی پالیسیز بننے میں اور ان پر عمل کرنے میں کافی وقت لگتا ہے۔ یہ نہیں ہوگا کہ وہ ایک رات میں ہی انقلاب برپا کر دے گا۔ وہ کوئی ضیاء الحق تو نہیں کہ مارشل لاء آرڈر جاری کیا جو قانون بن گیا۔

☆اس طالبعلم نے عرض کیا کہ میں واقفِ نو ہوں اور ایک واقفِ نَو کی زندگی کیسی ہونی چاہئے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر وقفِ نو کی کلاس ہونی ہے تو پھر وہیں پوچھ لینا تا کہ باقی سارے واقفینِ نَو کو بھی پتہ لگ جائے۔ جس طرح میں اپنے خطبوں میں بیان کرتا رہتا ہوں ہر احمدی کی زندگی ویسی ہی ہونی چاہئے۔ ابھی پچھلے جمعہ کو میں نے خطبہ دیا ہے جن میں پندرہ سے بیس پوائنٹس دیئے ہیں۔ اس کو سن کر بھی پتہ نہیں لگا کہ کیسی ہونی چاہئے؟

☆ اس کے بعد ایک طالب علم نے سوال کیا کہ Trump کے الیکشن کے بعد اور ایک بڑی جنگ کے ہونے کے خطرہ کے حوالہ سے جماعت کی کیا پالیسی ہے؟ اگر ہمیں ملک کیلئے لڑنا پڑے تو کیا کرنا چاہئے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ کسی ایک ملک کے شہری ہیں اور جنگ میں military service لازمی ہے تو پھر آپ کی مجبوری ہے۔ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ یہ ڈیوٹی ادا کریں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کسی چھوٹے ملک سے لڑنا آپ کے ملک کی طرف سے ظلم ہے تو آپ اپنا ملک چھوڑ سکتے ہیں۔ لیکن جب تک آپ ملک میں رہ رہے ہیں اور ملک کے شہری ہیں آپ کیلئے لازمی ہے کہ اُن تمام قوانین کے مطابق رہیں جو ملک آپ سے چاہتا ہے۔

☆اسکے بعد ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ مسلمان ممالک میں جو خرابیاں ہیں ان کا سلسلہ کتنے عرصہ تک چلے گا؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ جب مسلمانوں کا دین بگڑ جائے گا۔ اور اس حد تک بگڑ جائے گا کہ جب وہ اپنے علماء کے پاس بھی جائیں گے تو وہ ایسے لوگ دیکھیں گے جو جانوروں کی طرح ہوں گے جو ان کی رہنمائی کرنے کی بجائے ظلم کرنے کی طرف توجہ دلائیں گے۔ جب نظام بگڑا ہوگا تو سب کچھ ہی بگڑا ہوگا۔ اس زمانہ میں مسیح موعود آئے گا اور تم مسیح موعود کو مان لینا۔ اور آنحضرت ﷺ نے اور قرآن کریم نے اس کی نشانیاں بھی بتائیں۔ تو یہ وہی زمانہ ہے۔ اب جب تک یہ مسلمان اس آنے والے کو نہیں مانتے یہ اسی طرح بگڑے رہیں گے۔ اس لئے ہمارا زیادہ سے زیادہ کام ہے کہ اسلام کی صحیح تعلیم کو ہر جگہ پہنچانے کی کوشش کریں تا یہ بگاڑ جلد سے جلد ختم ہو۔ یہ قومیں تو آپس میں ہی لڑ کر اپنے آپ کو تباہ کر لیں گی۔ دیکھو عراق نے اپنا آپ تباہ کر لیا۔ ایک وقت تک تو امریکہ کی گود میں گرے رہے اور ان کے لئے امریکہ سب کچھ تھا۔ لیکن دوسرے وقت میں امریکہ نے ان کو تباہ کر دیا۔ تو جب یہ لوگ اللہ کی بجائے دنیاداروں کی طرف جھکیں گے یا دنیاوی حکومتوں کی طرف جھکیں گے تو پھر تباہیاں ہی ہوں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو اصل چیز یہی ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتے اور بندوں کے حق ادا نہیں کرتے وہ اپنا بگاڑ ختم نہیں کر سکتے۔ ابھی امانت کی بات ہوئی ہے کہ امانت کا حق ادا کرو۔ مسلمان ممالک میں حکومتیں اپنی عوام کا حق ادا نہیں کر رہیں۔ اسی طرح جو وہاں کے لوگ ہیں وہ بھی ایمانداری سے حق ادا نہیں کر رہے۔ اور علماء نے بھی ہر جگہ بگاڑ پیدا کر رکھا ہے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے کو ماننے کو تیار نہیں تو پھر اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کب تک چلے گا۔ یا تو یہ لوگ اسی طرح آپس میں لڑ مر کے تباہ ہو جائیں گے یا دوسری قومیں ان کو کمزور کر کے ان پر قبضہ کر لیں گی۔ اب یہ سارے ملک کمزور ہو چکے ہیں۔ ان ملکوں میں اونچی اونچی عمارتیں ہوتی تھیں۔ ایک زمانہ میں بیروت پیرس کہلاتا تھا لیکن اب تباہ ہو گیا۔ بغداد بھی یورپین شہر کے برابر تھا لیکن ختم ہو گیا۔ مٹی کا ڈھیر بن گیا۔ اسی طرح شام کے سارے علاقے دمشق وغیرہ تباہ ہو رہے ہیں۔ یہ اسی لئے ہو رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے ہیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانتے تباہیاں چلتی رہیں گی۔

☆ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر تیسری جنگ عظیم شروع ہوئی تو مسلمان ممالک سے شروع ہوگی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسلمان ملک سے شروع ہو یا کسی بھی ملک سے لیکن مغرب اس میں ضرور involve ہوگا۔ کیونکہ مسلمان ممالک تو West کے بغیر لڑ ہی نہیں سکتے۔ اور پھر مختلف blocks بن جائیں گے۔ ویسے تو اب کہا جا رہا ہے کہ Trump کے جیتنے سے روس اور امریکہ شاید ایک ہو جائیں۔ اگر یہ اکٹھے ہوتے ہیں تو چین اپنا بلاک بنانے کی کوشش کرے گا۔ اسلئے جب تک ساری صورتحال واضح نہیں ہو جاتی، ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن بہرحال یہ ثابت شدہ ہے کہ اگر World War ہوتی ہے تو یورپ بھی محفوظ نہیں اور کینیڈا اور امریکہ بھی محفوظ نہیں اور ایشیاء بھی محفوظ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو تباہی آنی ہے اس میں جزائر کے رہنے والے بھی محفوظ نہیں اور ایشیاء تو بھی محفوظ نہیں اور مغرب میں رہنے والے بھی محفوظ نہیں۔ کوئی خدا تمہیں نہیں بچائے گا۔ کیونکہ یہ خدا کو چھوڑ بیٹھے۔ جس خدا کو مانتے ہیں وہ انہیں بچا نہیں

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Proprietor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سکتا۔اور مسلمان جس واحد خدا کو مانتے ہیں اس کا حق ادا نہیں کر رہے، اس کے حکموں پر عمل نہیں کر رہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے میرے حق کے ساتھ لوگوں کے حق ادا کرو۔ کون حق ادا کر رہا ہے؟ حکومتیں عوام کو لوٹ رہی ہیں اور عوام اپنی حکومتوں کے خلاف لڑ رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تیسری دنیا کے جتنے بھی مسلمان ملک ہیں وہاں جب بھی کوئی سیاستدان یا لیڈر آتا ہے تو سب سے پہلے ان کے اپنے سوئس (Swiss) اکاؤنٹ بھرنے شروع ہوتے ہیں اور اس کے بعد ملک کی ترقی ہوتی ہے۔ جب تک ایسا رہے گا تو یہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔اب یہ جو جنگیں ہو رہی ہیں یہ بھی عذاب ہی ہے۔ضروری نہیں کہ زلزلہ اور طوفان اور آندھیاں اور Hurricanes آئیں تو تب ہی عذاب آتا ہے۔جنگیں بھی عذاب کی ایک صورت ہیں جو آیا ہوا ہے لیکن مسلمان اس کو realize ہی نہیں کر رہے۔

☆ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ پچھلے دنوں جب انڈیا اور پاکستان کی جنگ کی بات ہو رہی تھی تو میرے سنّی دوست کہہ رہے تھے کہ اگر پاکستان میں غیر مسلم بھی ہمارے ساتھ لڑیں تو وہ بھی جہاد ہے۔اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر کوئی حملہ ہوتا ہے اور اس میں اگر پاکستان ظالم ہے تو وہ غلط ہے۔اگر ہندوستان ظالم ہے تو وہ غلط ہے۔ جو بھی ظلم کے خلاف لڑتا ہے اور اپنے ملک کے دفاع کیلئے لڑتا ہے تو اسے کوئی دینی جنگ نہیں کہیں گے۔ یہ ہندو مذہب کے ساتھ جنگ نہیں ہوگی یا عیسائیت اور اسلام کی جنگ تو نہیں ہو رہی۔ یہ تو ملکوں میں Geo political war ہے۔جو فوجی اس میں اپنے ملک کی خاطر لڑ رہا ہے وہ جہاد ہی کر رہا ہے۔ ملک کی خاطر قربان ہونے والا شہید ہی ہوتا ہے چاہے وہ کوئی ہو۔

☆ایک طالبِ علم نے سوال کیا کہ جب حضور انور لندن میں ہوتے ہیں تو حضور کی daily routine کیا ہوتی ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو میری یہاں کی daily routine کا پتہ چل گیا ہوگا۔ اور لندن میں میری daily routine یہاں کی نسبت زیادہ سخت ہوتی ہے۔میں لندن میں یہاں کی daily routine سے زیادہ busy ہوتا ہوں۔صبح سے لے کر رات تک۔ ہفتہ میں ساتوں دن۔ اور دن میں بہت سے گھنٹے۔ اب میں ساری چیزیں تو detail سے نہیں بتا سکتا۔ پہلے کئی دفعہ بتا چکا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ طلباء کی یہ کلاس آٹھ بجے ختم ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام طلباء کو شرف مصافحہ سے نوازا اور تمام طلباء کو قلم عطا فرمائے۔

تقریب آمین

بعدازاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت درج ذیل 43 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم سجیل احمد مبشر، ارسلان آصف، نور السلام، مرزا سلمان فاروق، زین دانیال رفاقت، سماہیر کاشف، فراز احمد، مسرور عباس، اردمنش سیف، پیام احمد، حارث محمود، ہاشم رائے، حمزہ احمد ظفر، ساگر باجوہ، محفوظ بھٹی، واھب رائے، رمیز علی چیمہ۔

عزیزہ صوفیہ ولی، زویا نوید مرزا، فریحہ علی رانا، طوبیٰ مانگٹ، عاتکہ جاوید، بریرہ افتخار، سبرینا احمد، مدیحہ احمد، نوال شعیب، ماہ روش وڑائچ، ظوہیر عاطف، عنایہ نواز، محسنہ چوہدری، سبیکا سعادت، ماھین زبیر، ملائکہ خان، ایلیا جاوید، علیشا ملک، زویا قریشی، ناجیہ رانا، تاشفہ چوہدری، طوبیٰ احمد، ستارہ امان اللہ، آنیہ خادم، کاشفہ محمود، علیشاہ ملک۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

10؍نومبر 2016ء (بروز جمعرات)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر مسجد بیت النور میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک رپورٹس اور دفتری خطوط ملاحظہ فرمائے اور ھدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے مسجد بیت النور میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج شام کے اس سیشن میں کیلگری جماعت کے 42 خاندانوں کے 175 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان ملاقات کرنے والی فیملیز میں شہدائے لاہور اور سیریا سے آنے والے مہاجرین کی فیملیز بھی تھیں۔ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا اور ہر ایک ان میں سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ بیماروں نے اپنی شفایابی کیلئے دعائیں حاصل کیں۔ پریشانیوں اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی تکالیف دور ہونے کیلئے دعا کی درخواستیں کیں اور تسکین قلب پاکر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔ بعضوں نے اپنے مختلف معاملات اور کاروبار کیلئے راہنمائی حاصل کی۔ طلباء اور طالبات نے اپنے امتحانات میں کامیابی کیلئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔غرض ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا۔ دعاؤں کے خزانے لوٹے اور ان کے دیدار کی پیاس بجھی اور انکی پریشانیاں اور تکالیف راحت وسکون اور اطمینان قلب میں بدل گئیں اور یہ مبارک لمحات انہیں ہمیشہ کیلئے سیراب کر گئے۔ان سبھی لوگوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النور میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

کیلگری میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد تین ہزار سے زائد ہے۔ مسجد بیت النور اور اردگرد کا سارا ماحول ہی بڑا روح پرور ہے۔ یہ ایام بہت ہی مبارک اور برکتوں اور اللہ کے فضلوں کے حصول کے دن ہیں۔اس جماعت کا ہر مکین، مرد، عورت، بچہ بوڑھا ان برکتوں سے فیضیاب ہو رہا ہے۔ آنکھیں پیارے آقا کے دیدار سے سیراب ہو رہی ہیں اور دل تسکین پا رہے ہیں اور ایمان بڑھ رہے ہیں اور یہاں عید کا سماں ہے۔ کیلگری مسجد جہاں دن کو بہت خوبصورت نظر آتی ہے۔ وہاں رات کو بھی بہت خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔ روشنیوں میں مسجد کی بیرونی چاردیواری پر ایک ترتیب کے ساتھ لکھی ہوئی، اللہ تعالیٰ کی صفات چمکتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں اور دور سے نظر آتی ہیں۔ مسجد کے احاطہ کے اردگرد بیرونی باڑ اور درخت بھی رنگ برنگی روشنیوں سے مزیّن ہیں اور خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔اس مسجد کی طرف جانے والی سڑک کیلگری کی مقامی حکومتی انتظامیہ نے جماعت کے حوالے کر دی ہے کہ جیسے چاہیں اس کو استعمال کریں، اپنی سہولت اور انتظام کی خاطر بیشک اس کو دونوں اطراف سے بلاک (Block) کر دیں۔ عام ٹریفک متبادل راستوں سے جائے گی۔ چنانچہ جماعت کی انتظامیہ نے اپنی سہولت اور انتظامات کے مدّنظر اس سڑک کو مکمل بلاک کیا ہوا ہے اور صرف جماعتی انتظامیہ اور ڈیوٹی والے احباب کیلئے اسے کھولا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کیلگری آمد پر مقامی حکومتی انتظامیہ کی طرف سے غیر معمولی تعاون اور خیر سگالی کا مظاہرہ ہے۔ مسجد کے اردگرد کے علاقوں میں حکومت نے پارکنگ کی سہولیات مہیا کی ہیں اور بعض کار پارک جماعت کو دیئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کی ہوائیں ہر سُو چل رہی ہیں۔ یہ دن بڑے ہی مبارک اور برکتوں والے دن ہیں۔

......☆......☆......☆......

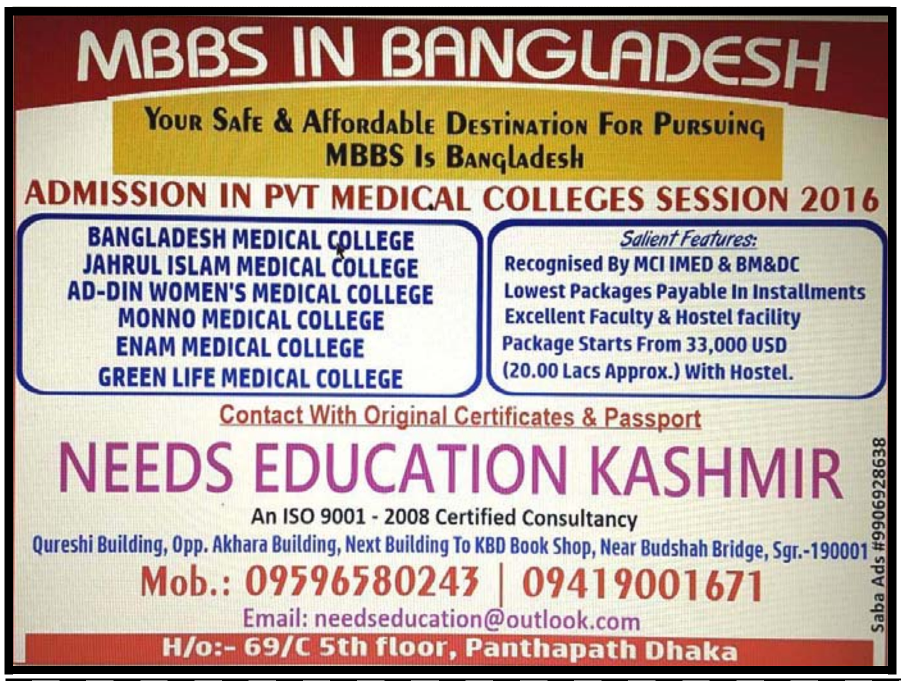

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8153: میں ساجدہ بیگم زوجہ سیدو خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد، کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 ردسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 2 تولہ 22 کیرٹ، حق مہر: 5525 روپئے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: ساجدہ بیگم گواہ: ادریس خان

مسل نمبر 8154: میں شاہین اختر زوجہ مکرم عبد الواحد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 رنومبر 2016 صیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 2 تولہ 22 کیرٹ (حق مہر کے عوض میں)۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: شاہین اختر گواہ: محمد ندیم انور

مسل نمبر 8155: میں شاہین نظر زوجہ مکرم شیخ عبد الجبار صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن سنگار پور، امباپوجا، ہلدی پدا، بستہ ضلع بالاسور صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 رنومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 5 گرام 22 کیرٹ، زیور نقرئی: 4 تولہ، حق مہر -/10,500 روپئے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: شاہین نظر گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8156: میں قائمہ بی بی زوجہ مکرم کلیم الدین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن سنگار پور، امباپوجا، ہلدی پدا، بستہ ضلع بالاسور صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 رنومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 2 تولہ 22 کیرٹ، حق مہر: -/11000 روپئے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد الامۃ: قائمہ بی بی گواہ: محمد ظفر الحق

مسل نمبر 8157: میں صدیقہ بی بی زوجہ مکرم شیخ عرفان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی، ساکن سنگار پور، امباپوجا، ہلدی پدہ، بستہ، ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 رنومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی ایک تولہ 22 کیرٹ، زیور نقرئی: 10 گرام، حق مہر: -/12,000 روپئے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: صدیقہ بی بی گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8158: میں صابرہ بی بی زوجہ مکرم سلیم الدین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن سنگار پور، امباپوجا، ہلدی پدہ، پستہ ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 رنومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 8 گرام 22 کیرٹ، حق مہر: -/35,000 روپئے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: صابرہ بی بی گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8159: میں صدیقہ بی بی زوجہ مکرم شیخ اسلام خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 ردسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 1.5 تولہ 22 کیرٹ، نقد رقم: -/40,000 روپئے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: صدیقہ بی بی گواہ: ادریس خان

مسل نمبر 8160: میں زینت النساء زوجہ مکرم افتخار احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی، ساکن دار الفضل ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 5 تولہ، 22 کیرٹ، زیور نقرئی: 10 گرام، حق مہر: -/24,125 روپئے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: زینت النساء گواہ: ادریس خان

مسل نمبر 8161: میں امۃ الاعلیٰ زوجہ مکرم حلیم خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 رنومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 5 تولہ 22 کیرٹ، زیور نقرئی: 15 تولہ، حق مہر: -/40,500 روپئے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: امۃ الاعلیٰ گواہ: محمد ندیم انور

مسل نمبر 8162: میں سفیر احمد خان ولد مکرم مقصود احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 رنومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/24,845 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد ظفر الحق العبد: سفیر احمد خان گواہ: محمد ندیم انور

مسل نمبر 8163: میں ممینا بیگم زوجہ مکرم شیخ لقمان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی، ساکن دار الاسلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 رنومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 1.5 بھری 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 8 بھری، حق مہر: -/25,525 روپئے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: ممینا بیگم گواہ: فضل الحق خان

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 13 April 2017 Issue No. 15

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا، اکتوبر، نومبر 2016ء

یونیورسٹیز اور کالجز کے احمدی طلباء وطالبات کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ نشست، سسکاٹون سے روانگی اور کیلگری میں ورود مسعود
فیملی ملاقاتیں، تقریب آمین، پریس کانفرنس، ٹی وی چینل ''News660'' کے نمائندہ کا انٹرویو

{رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن}

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 7، 8، 9اور 10رنومبر 2016 کی مصروفیات

7رنومبر 2016 (بروز سوموار) بقیہ رپورٹ

یونیورسٹیز اور کالجز کے احمدی طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ نشست

بعدازاں پروگرام کے مطابق سات بجکر پینتالیس منٹ پر یونیورسٹیز اور کالجز کے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نشست شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم ہبۃ اللہ صاحب نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزم وجاہت احمد صاحب نے پیش کیا۔

بعد ازاں نعمان حسن صاحب نے Cystic Fibrosis کے عنوان پر presentation دی۔ نعمان حسن صاحب نے ڈیپارٹمنٹ آف سائیکالوجی میں ماسٹرز کیا ہوا ہے اور اب وہ میڈیسن کے پہلے سال میں ہیں۔ موصوف نے اپنی presentation دیتے ہوئے بتایا کہ Cystic Fibrosis ایک بیماری ہے جس کی کوئی دوا نہیں بنی لیکن بعض دوائیں جو دی جاتی ہیں ان سے صرف symptoms پر اثر پڑتا ہے۔ اب synchrotron technology کو استعمال کرکے اس پر studies کی گئی ہیں۔ مگر اس کا تجربہ صرف جانوروں پر ہی کیا جارہا ہے۔ فی الحال جانوروں پر تجربہ کرکے سیکھ رہے ہیں تاکہ بعد میں دواساز اداروں کو ادویات بنانے کیلئے دیا جاسکے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان کمپنیوں نے تو صرف پیسے کمانے ہوتے ہیں۔ آپ کی ریسرچ کا کیا نتیجہ آیا ہے؟ کیا یہ nano technology سکین کرنے کیلئے بھی استعمال ہوسکتی ہے؟ اس پر نعمان صاحب نے عرض کیا کہ ابھی نتائج دیکھے جارہے ہیں اور nano technology کے ذریعہ سکین کرنے کے بارہ میں سٹڈی نہیں کی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری ایشین خواتین میں Uterus Cystic Fibrosisi بہت عام ہے۔ اس پر نعمان صاحب نے عرض کیا کہ سب سے زیادہ Caucasian لوگوں میں پائی جاتی ہے اور اس کے بعد ایشین لوگوں میں اس کی ریشوز یادہ ہے۔

☆ اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر ایک خادم مشرف نوید خان صاحب نے بتایا کہ انہوں نے organic chemistry میں پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے اور اس وقت کینیڈا میں بطور post doctor fellow کام کررہے ہیں۔ انہوں نے Organic Synthesis کے عنوان پر اپنی Presentation دی تھی۔ اس حوالہ سے انہوں نے بتایا کہ انہوں نے ایک نیا synthetic method بنایا ہے جو کہ Good American Journal میں شائع ہوا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ اس agro chemical کو سپرے کے ذریعہ استعمال کیا جاتا ہے یا کوئی اور طریق ہے؟ اس پر مشرف نوید خان صاحب نے عرض کیا کہ لیب میں ٹیسٹ کرنے کیلئے مائیکروپلیٹس ہوتی ہیں جن پر اس کمپاؤنڈ کو dissolve کرکے چیک کیا جاتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ اس کیمیکل کے فوائد کیا ہیں؟ کیا اس کو anti-bacterial کہیں گے یا anti fungal؟ اس پر مشرف صاحب نے عرض کیا کہ اس پراسس کے مطابق oxodiozol بنایا گیا ہے جو کہ دوائیوں میں استعمال ہوسکتا ہے جن کو فنگس یا insects کے خلاف بھی استعمال کیا جاسکتا ہے جس کے نتیجہ میں فصلوں کی پیداوار بڑھانے میں مدد مل سکتی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں تو خشک موسم ہے۔ کیا یہاں فصلوں میں فنگس آتی ہے؟ اس پر مشرف صاحب نے عرض کیا کہ یہاں پر کنولا اور mustard وغیرہ کی کافی پیداوار ہے اور ان فصلوں میں فنگس آنے کے امکانات ہوتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر مشرف صاحب نے عرض کیا کہ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے ماسٹرز کیا تھا اور اس کے بعد جرمنی سے ماسٹرز کیا ہے۔ پھر یوکے سے پی ایچ ڈی کی تھی۔ اس کے پوسٹ ڈاکٹریٹ کی جاب یوکے میں کی اور اب کینیڈا میں کررہے ہیں۔ لیکن مستقل جاب نہ ہونے کی وجہ سے کسی بھی ملک کا residence status نہیں مل سکا۔ اب وہ دوبارہ کوئی جاب تلاش کررہے ہیں۔

☆ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ سسکاچوان کی یونیورسٹیز کی ranking اتنی اعلیٰ نہیں ہے۔ لیکن ہم نے میڈل دینے کا criteria بنایا ہوا ہے اسکے مطابق تو پہلے دس نمبر پر آنے والی یونیورسٹیوں کے طالبعلموں کو دیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے سسکاٹون یونیورسٹی کا تو کوئی طالبعلم میڈل نہیں لے سکتا۔ اس لئے اس کو بدلنا پڑے گا کہ ہر سٹیٹ کی پہلی یا پہلی دو یونیورسٹیوں کے طلباء میڈل حاصل کرسکتے ہیں۔

☆ اسکے بعد توصیف احمد خان صاحب نے بتایا کہ وہ بھی post doctorate fellowship کررہے ہیں۔ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق 'شہد' پر ریسرچ کررہے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل میں شہد کی مکھی کا ذکر کیا ہے۔ نیز قرآن کریم میں آیا ہے کہ شہد میں شفاء ہے۔ میری ریسرچ کا موضوع شہد اور چینی میں فرق دیکھنا ہے کہ آیا شہد چینی سے بہتر ہے یا نہیں؟ ابھی تو ڈاکٹرز یہی کہتے ہیں کہ شہد بھی چینی کی ہی ایک قسم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ چینی اور شہد میں فرق ہے۔ چینی لوگ بناتے ہیں اور شہد اللہ تعالیٰ کے الہام سے بنتا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے پڑھا تھا کہ ایک آدمی جسے کینسر تھا اس نے sugar بالکل ختم کردی۔ اپنی ہر چیز سے شوگر نکال دی اور وہ پچھلے دس سال سے survive کررہا ہے اور اس کا کینسر بھی subside کرگیا ہے۔ اب مجھے نہیں پتہ کہ اس نے شہد استعمال کیا ہے یا نہیں۔ لیکن اس نے چینی کے ذریعہ اپنا کینسر کنٹرول کرلیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: Manuka honey کے بارہ میں کیا ریسرچ آئی ہے؟ آپ کو نیوزی لینڈ سے پتہ کرنا پڑے گا کیونکہ Manuka نیوزی لینڈ میں ہوتا ہے۔ وہ بڑے دعوے کرتے ہیں کہ اس شہد کی یہ یہ خاصیتیں ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ڈنمارک سے بھی پتہ کریں۔ انہوں نے propolis پر ریسرچ کی تھی۔ اس پر توصیف خان صاحب نے عرض کیا کہ propolis پر پورے یورپ میں ہی ریسرچ ہورہی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ویسے تو سارے یورپ میں ہورہی ہے لیکن شروع ڈنمارک سے ہی ہوئی تھی۔ وہاں سے بھی پتہ کرنا چاہئے کہ انہوں نے کن اقسام پر ریسرچ کی ہے۔ ہمارے ایک البراکی صاحب بھی ہیں جو پہلے امریکہ میں تھے اور اب یہاں ٹورانٹو میں آگئے ہیں۔ ان کا بیٹا بھی ریسرچ کررہا ہے۔ ان کو بھی اپنی ریسرچ میں شامل کرلینا تھا۔ ان کا شہد کی مکھیوں کا بہت بڑا فارم بھی تھا۔ اس پر عزیزم توصیف صاحب نے عرض کیا کہ وہ ان کے ساتھ رابطہ میں ہیں۔ وہ اس بات پر ریسرچ کررہے ہیں کہ شہد کی مکھیوں میں کمی کیوں واقع ہورہی ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ فصلوں پر کثرت کے ساتھ Insecticides استعمال ہورہے ہیں۔ یہی اس کی بڑی وجہ ہے۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا کہ insecticide کا شہد پر کوئی اثر پڑتا ہے؟ اس پر توصیف صاحب نے بیان کیا کہ شہد کی مکھی بڑی اچھی طرح سے impurities نکال دیتی ہے اس لئے اس کا شہد پر اثر نہیں پڑتا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا insecticides کا residual effect تو نہیں ہوگا لیکن جس فصل یا پھول پر insecticide spray کیا ہوا ہے وہاں شہد کی مکھی نے جاکر nectar تو لینا ہی ہوتا ہے۔ اس لئے بعض اوقات وہ شہد بنانے سے پہلے ہی مرجاتی ہیں۔ اس لئے تو مکھیاں مررہی ہیں۔ تقریباً تیس فیصد جو فارمز ہیں تباہ ہوگئے ہیں۔ اور اس کی بڑی وجہ insecticides ہی ہیں۔ طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس آٹھ بجکر پچیس منٹ تک جاری رہی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تمام طلباء کو قلم عطا فرمائے اور حضور انور نے باری باری ہر طالبعلم سے دریافت فرمایا کہ وہ کس کلاس میں ہیں اور کیا پڑھ رہے ہیں، کون سا مضمون لیا ہوا ہے۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آٹھ بجکر پینتالیس منٹ پر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سسکاٹون کی زیر تعمیر مسجد کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔

سسکاٹون میں تعمیر ہونے والی یہ پہلی احمدیہ مسجد ہے۔ جماعت سسکاٹون نے اپنی مسجد کی تعمیر کے لئے 16 ایکڑ کا قطعہ زمین 1988ء میں خریدا تھا۔ 2005ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ کینیڈا کے دوران 20 جون 2005ء کو اس قطعہ زمین کا معائنہ فرمایا تھا اور مسجد اور اس کمپلیکس کی تعمیر کے نقشہ جات بھی ملاحظہ فرمائے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قطعہ زمین پر بڑی خوبصورت اور وسیع وعریض مسجد تعمیر ہورہی ہے۔ مسجد کے ساتھ جماعتی دفاتر، مشن ہاؤس، نمائش ہال، ملٹی پرپز ہال (جس میں Indoor کھیلوں کا بھی انتظام ہوگا) رہائشی حصہ، گیسٹ ہاؤس اور دیگر مختلف حصے بھی تعمیر ہورہے ہیں۔ ایک بڑا وسیع وعریض کمپلیکس ہے۔ حضور انور نے تفصیل سے اس سارے کمپلیکس کا معائنہ فرمایا اور ساتھ ساتھ انتظامیہ سے مختلف امور دریافت فرماتے رہے۔ مسجد کا ایک بہت بڑا گنبد بھی ہے اور ایک بلند مینارہ بھی ہے جو ہر آنے جانے والے کو دور سے نظر آتا ہے۔ یہ مسجد مین روڈ کے قریب ہے اور روزانہ ہزاروں کی تعداد میں گزرنے والے مسافر اس مسجد کو دیکھتے ہیں۔ مسجد کے

باقی رپورٹ صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad